ناول

انارکلی

ایک عجیب تاریخی فسانہ

جس میں

شمس النساء یعنی انارکلی اور شہزادہ سلیم یعنی شہنشاہ جہانگیر

کے عشق ... کا حال ایک دلکش پیرایہ میں مندرج ہے

مصنفہٗ

خاکسار محمد الدین فوق

مصنف

کام خانہ بربادی۔ ناصح مشفق۔ غریب الدیار۔ غم نصیب سٹوڈنٹس

رام کہانی۔ حسرت مطلب وغیرہ وغیرہ

جس کو

حکیم رام کشن مالک کتب خانہ تجارتی و کارخانہ جڑی

بوٹی لوہاری دروازہ کٹڑہ تارکشاں لاہور نے

سنہ ۱۹۱۴ء میں

صرف ٹائٹل پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں طبع کرایا

نایاب کتب

طب متعلقہ عدالت - یہ رسالہ اہل پیشہ طب اور ڈاکٹروں کے لئے جان ہے مگر پولیس اور وکیلوں اور حاکم وقت کا بادی گارڈ ہے - اس میں نہایت عمدہ اور قابل قدر مضمون درج ہیں - چند مضمون کی ناظرین کے پیش نظر ہے - ڈاکٹروں حکیموں کو گواہی کس طرح دینی چاہیئے - شناخت عمر بحالت حیات و بعد مرگ - شناخت حیثیت رتبہ بعد مرگ - خضاب شدہ بالوں کی شناخت - بجلی اور بندوق کی روشنی میں آدمی کی شناخت - ضرب و اقسام - وسائل تشریح و شناخت خودکشی سے جلے ہوئے کی پہچان - شناخت موت مع علامات شناخت موت لاحق - شناخت پھانسی دینے کی - پانی میں لاش کا رہنا - اور غرق شدہ کی شناخت - باہ کا بیان - دوا کی شناخت - غرضیکہ اس میں صدہا ترکیبیں درج ہیں - یہ ایک بڑا بھاری مجموعہ ہے - قیمت صرف (عہ)

مجموعہ لوازمات - اس قابل قدر کتاب میں مربے - حلوے - اچار - چٹنیاں - اور ریتے اور چاہیں بنانے کی نہایت نفیس خوش ذائقہ ترکیبیں درج کی گئی ہیں - قیمت (۸ر)

ربڑ اسٹیمپ میکر - اس کتاب میں ہر ایک طرح کی ربڑ کی مہریں بنانیکا طریقہ تشریح و بنانے کے تمام قاعدہ وغیرہ درج ہیں - قیمت (۵ر)

آئینہ حکمت معروف رسالہ فصد

یہ رسالہ بوعلی سینا جیسے مشہور و معروف فاضل کی علمی تصنیف ہے - اردو خواں پبلک اس زبردست مصنف کی فیض تصنیف حیات انسان سے بالکل بے بہرہ تھی - جسے نہایت کوشش کے ساتھ اس کا ترجمہ اردو سلیس زبان میں شائع کیا ہے جس سے ایک معمولی آدمی بھی فصد کے معاملات اور ضروریات سے واقف ہو سکتا ہے - اس کے ساتھ دو رسالہ اور بھی ہیں - ایک میں صدہا مجرب نسخہ - دوسرے میں ہر ایک کا مجرب علاج لکھا گیا ہے - قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے صرف (۲ر)

حکیم رام کشن پاس مالک کتب خانہ شجاعی لوہاری دروازہ گمٹی بازار لاہور

دیباچہ طبع ششم

قدر دانوں نے جو بخشا ہے اسے حسن قبول
فوق اب شکر گزاری کے لئے حاضر ہے

اس کس مپرسی کے زمانہ میں جبکہ اکثر اہل تصنیف و تالیف کو پبلک
ردانی کا رونا درپیش ہے یہ بات پبلک کے خادم نیاز مند فوق کے
چھ کم باعث فخر نہیں ہے کہ اس کی ناچیز کتاب [illegible] کی اب چھٹی
طبع سے آراستہ ہو کر قدردان پبلک کے قدرداں ہاتھوں تک
ہے اس اڈیشن میں بہ نسبت پہلے دوسرے اور چوتھے
ن کے کئی نئے باب بڑھائے گئے ہیں

ل سنہ ۱۹۰۳ء

خاکپائے اہل ذوق

محمد الدین فوق مالک اخبار کشمیری

اصحابِ ناول

اکبر . . . .

سلیم . . . .

خانخاناں . . . . . .

ابوالفضل . . . .

فیضی . . . . فرخندہ بیگم

نورقلی . . . . نادرہ یا انارکلی

[illegible] . . . .

ابوالفتح . . . . زعفران

سیام . . . . ستارہ، ہیرہ وغیرہ

ابوابِ ناول

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱	سیر گلستان وحالات شہزادہ [illegible]	۳	۱۱	تاریخ عشق	۹۹
۲	سیر و تماشا	۱۳	۱۲	محرم محبت کی [illegible]	۱۱۱
۳	بیگم کی [illegible]	۱۹	۱۳	دل کی ماننا . . —	۱۲۱
۴	عشق کی داد رسید	۲۸	۱۴	اضطراب	۱۳۴
۵	آنکھیں لڑ گئیں	۳۱	۱۵	نشانات غم	۱۴۸
۶	یاروں کی چہ میگوئیاں . .	۴۵	۱۶	عشق کی شعلہ . . —	[illegible]
۷	بیقراری [illegible] —	[illegible]	۱۷	انارکلی کی تربیت	
۸	[illegible] زعفران	[illegible]			[illegible]
۹	قیدِ تنہائی . . ———	[illegible]		[illegible]	
۱۰	[illegible]	[illegible]		[illegible]	

ناول نگاری

- 7 DEC 1372
URDU STACKS
۲۹

پہلا باب

سیرِ بوستان و حادثۂ جہالستان

چلا ہے سیر گلستاں کو ذوقِ نغمہ سنجی سا ہے
جیسے نہ ہوں دام و دانہ کہیں

اللہ اکبر۔ میرا سمند اشہب فرخندہ قدم و شب قلم تاریخی مسافت کی تین سو برس کی راہ سرعت سے طے کر کے اکبری دور قنات کی اس پُرخطر منزل پر جہاں شعلہ میں سما ہے تا دل کا یہ دعا بیکسے قیامت خیز تاریخی واقعہ وقوع میں آیا تھا ایسے وقت آ ہو میں پہنچا کہ ابھی ایک تمازت شمس سے آلودہ صبح کا دل لینے وقت ہے عشاق کی نادر سیات متعلق لیتی ہوئی ان خوش الحان خوش نوا بلبلوں میں عالمِ مطلق کی تسبیح و تہلیل میں مشغول ہیں۔ اور اپنی اپنی دلربا تانوں سے چوٹ کھائے ہوئے دلوں میں تسکین اور ولولے پیدا کر رہے ہیں [illegible]
[illegible]

آتش شب برات جو لطف نگاہ بار ہوئی
تیغ و تبسم سے زیادہ نشتر کا ہوئی —

پتے میں کہ نظارۂ حقیقی قدرت کا تماشا دیکھ کر کہ غنچے مسکرا رہے ہیں نرگس ہے کہ کسی کی طرح آنکھیں لڑا رہی ہے سنبل ہو کر زلف پُرخم کی طرح بل کھا رہا ہے۔ غرض کہ شگفتگی و سرسبزی نئے نئے رنگ کی کرشمہ سازیوں سے اہل نظر کو محویت سے عالم میں اپنی اپنی طرف کھینچے لیتی ہیں جہاں سے قدم اٹھانا دشوار ہے۔

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست صبح کا دلفریب وقت ہے مستانہ ہوا اپنی چلبلی سی عروس باغ کو عروسانہ لباس پہنا کر دلہن بنا رہی ہے اور حسینانِ دلی کے ابھار میں دلفریب نگاہوں سے کام لے رہی ہے ایسے دلفریب وقت میں جب کوئی رنگین مزاج و محبت کے جذبات بھر ولولوں اور اپنے حوصلوں کو دل میں لیے ہوئے [illegible] چہروں کو دیکھ [illegible] طرح کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

صبح کا وہ سہانا وقت ہے۔ خزاں کی پامالی
سے بچے ہوئے درخت نسیم صبح کی آبیاری سے خوشحالی
سے ہیں تر و تازگی و نضارت کا زبردست جوش
ہر شخص کی پتی پتی سے نظر فریب و دلکش
بنا ہوا ہے بسنتی کی صنعت کا عجائب [illegible] کہ تو
پھولوں کی ایک ایک پنکھڑی کسی رنگ کے گل سے
گالوں کا نمونہ ہے اور سبزہ خودرو [illegible]
پہلو پر گویا کسی سبز رو کا دھانی دوپٹہ پڑا ہے۔
صبح کا دلکش وقت ہے ایک حسین و مہ جبین
بھولی بھالی دوشیزہ لڑکی جس کا دلربا و زاہد فریب
حسن ایک خاص امتیاز رکھتا ہے
[illegible] پھولوں کو پیار سے [illegible] اختیاری
[illegible] کی سبزی شاخیں [illegible]
سے [illegible] ملا بیٹا ہی ہے
اور [illegible] ہوئی انگلیوں کو چھو کر لگی ہوئی
اس [illegible] پھر لوٹ جاتی ہیں
[illegible] یا [illegible]
صبح کا [illegible] آفتاب
عالم تاب [illegible] شار
[illegible] اور وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک گلدستہ
[illegible] میں بار بار دیکھتا جاتا ہے
[illegible]

مگر جھجک اور سہم کر پھر [illegible] لیتی
ہے اور اپنے قصد میں کسی طرح کامیاب
نہیں ہونے پاتی یہ کیوں یہ اس لیے
کہ جب وہ گل پر ہاتھ اپنی نازک
طرز گین انگلیاں گل کی پتیوں تک لیجاتی
[illegible] ہے تو پھر نہیں معلوم اسکا دل
دل اسکے کانوں میں چپکے سے ایسے کان
میں پھونک دیتا ہے کہ وہ دونوں ہاتھ
اپنا [illegible] تھام لیتی ہے اور یہ پھر ہر دو
اپنے [illegible] ارادے سے باز رہتی ہے

پھول [illegible]
دیکھنا [illegible]

اس نونہال [illegible] کے بڑے الم
آئین سے ابھی صرف چودھویں ہی سال
میں پاؤں رکھا ہے [illegible]
[illegible] والے دونوں ! [illegible]
بیا [illegible] کہ خدا کے دربار میں یہ دعا
[illegible] میں اور سننے والے حضور [illegible]
آمین [illegible] میں سے امیر مینائی

باقی [illegible] میں کوئی [illegible] یا رب ہو رہے
[illegible]
[illegible] دین ابھی اور [illegible]
اور [illegible] صورت [illegible]
[illegible] اس وقت ۲۳ سال کی ہوئی
[illegible]

ہے غیرت سے اسکا حسن بازغہ بھی آفتاب محشر کیسی
طرح کم نہیں بلکہ آفتاب میں آتش پیکال دیا یا شعلہ
جوالا ہوتا ہے لیکن نازک خیالان ذوی ذیوکاں نیا
صنع انداس سراپا تیکے سراپا لکھنے میں اس کی زلف
کو باعتبار درازی کے رہ ظلمات ورہ
دور دراز سے اس کی زلف پرخم کو باعتبار
تہ در تہ ہونے و رسائی تیر خضر طول اہل شب ہجر
شب سراج تخت سرما۔ شب عالم
بے انتہا رشتہ عمر ابد مطول سے اس کی
جبین مبین کو باعتبار نورانیت کے آفتاب
محشر یا مہتاب دہ۔ تقدیر ضیاء ظہور نسترن
زہرہ۔ صبح حشر ہیر زلوع صادق
سے اسکے ابرو کو باعتبار اس کی دلکشی
کے طغرا۔ قوس۔ قوس قزح ہلال
تیغ تیغ یا نون کاف پیالی ابہار سے
اس کی مژگان کو باعتبار اس کی نازک
انگلی سے خنجر۔ تیغ ناوک خدنگ
سناں تیر نشتر سے اس کی سوان ناک
کو باعتبار کی دلکشی کے الف
شمع شمشاد۔ گل انار شمع حرم کی اس
اس کے رخسار لالہ زار کو باعتبار
شعلہ بھی سیکھ بال ہے۔ [illegible]
ابہم لالہ سحر [illegible] ہمیشہ نی
پہنا خورشید نور دعا شمس گلزار ابراہیم
خورشید [illegible] [illegible] نسترن اور

سے اس کے دہن تنگ تک کو باعتبار کمی
تنگی کے ذرہ قطرہ یا نقطہ جیم میم ماہ صفر
عدم چشم سوزن۔ صدف۔ صورت سے
اسکے ہاتھ لب کو باعتبار اس کی
سرخی دجان [illegible] کے مرجان یاقوت
رمانی لعل کانی۔ عقیق یمنی شہد غنچہ گل
قند مکرر۔ لعل شکر ستان قفل شکر زادہ نبات
مصری کی ڈلی لال نایاب سے اس کے
ذقن کو باعتبار اس کے عمق کے چاہ
حیات زمزم چاہ یوسف چاہ بابل قطرہ آب
حیات سہیل۔ شیب۔ شفتالو بہی سے
اس کے گلو و نحر کو باعتبار صراحی دار
ہونے کے دستہ بلور تیغ نور صبح بیاض
ذار۔ معیار کعبہ صفحہ آئینہ سے اسکے کان
کو باعتبار زردی کے زرد بھی سے ذراسی سیپ
اس کے بازو شب روکو باعتبار اسکی
خوبرولی کے ماہی دریا نور شعلہ طور
سے اسکی کلائی کو باعتبار نزاکت کے
شاخ بلور نہال کافور سے اس کے
اس کے کف دست و انگلی فرصع و
کو ازکی شکل ریشم سے اس کے ہاتھ والی
کی انگلیوں کو باعتبار اس نزاکت کے
شمع کا فوری شاخ گل سے اس کی
سیم سینہ کینہ کو باعتبار اس کی فراخی
کے دور و دراز تختہ عاج [illegible]

خانہ تخت بلور سیمان [illegible] بگیند گنبد
سفید مرصع گلشن حسن [illegible] سپہر کی [illegible]
پہنچانی سے پھیر کہ اٹھتا ہو۔ تاسخ
دو ابی [illegible] تجلی نگاہ جاناں رتبہ لن
ان دونوں سینہ ہمارا طور سینہ ہو گیا
ایسے شلک کو باعتبار صفائی و دلربائی کے
چشمہ موج چشمہ حیوان۔ موج سمندر صفحہ
قرطاس تختہ آئینہ تختہ قائم۔ تختہ بلور تختہ
الماس تختہ کا فور [illegible] صبح قیامت
بھی ثابت کر باعتبار اسکی پیچ کی [illegible]
ورطہ و رطہ بحر حسن گرداب پیارو زلف
باغ حکمت چاہ زمزم چشمہ زمزم کا سید [illegible]
اس کی کمر کو باعتبار اس کی نزاکت [illegible]
بیت سے تارک رگ جان رگ [illegible]
تار نظر تار ہوئے کہیں۔ عنقا ہما [illegible]
[illegible] سے ناسخ
اس قدر پتلی کمر ہے اس پری رخسار کی
کھنچے میں پہنچی نسب [illegible] نسیم [illegible]
اس کے آنے کا حال معلوم نہیں۔
حباب آرا ہے دست [illegible] گردن [illegible]
کہ کیا [illegible]
کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

مشغلہ طور سے اسکی نماق پاکر باعتبار
اس کی فتنہ افزائی کے قیامت خیز بھی آفت
انگیز یا [illegible] بھی فتنہ افزائی سے اس
اس کی قد پاکر باعتبار اس کی صفا کی ہما
کے میدان حشر حسن ارم آئینہ جم سے
بعض یہ کہ اسکی آفت افزائی دلربائی
کے سرو شمشاد صنوبر طوبی سلون
کبید نہال طور پا بہ [illegible] نار [illegible]
[illegible] طور شاخ۔ نخل ارم
شمع کا فوری [illegible] تشبیہ
دیتے ہیں۔
پیارے ناظرین۔ السلام آپ ہمارے
ذوق الذکر استعارات تشبیہات کو [illegible]
شاعروں کا مبالغہ تصور [illegible]
یہ زمرد جمال [illegible] خصال خاتون بلا
مبالغہ ایسی ہی تھی۔ اگر میرا کہا باور نہ ہو
تو اسوقت اس باغیچہ کے گل بوٹوں ہی کی
کیفیت ملاحظہ فرما لیجئے۔ اگر اب بھی
آپ نہ مانیں تو آپ کو اختیار ہے
ذوق سے
[illegible] عشقوں کے واکیا جاتے ہیں
[illegible] علی سینے کو میں
[illegible]
[illegible] جمال غیرت ماہ کمال
[illegible]

خاتون: نادیکھا کرو ہی ہو گئی ہی انتظار [illegible]
یا ناحق ہی باہر ہی ماری پھرتی ہو -
نادرہ - (دو تین روز لڑکی کا نام) [illegible] باغ
میں آئی تھی - اماں جان اس وقت
ایک گلدستہ بناتی ہوں مگر دل اندر ہی اندر
بیٹھا جاتا ہے - سچ تو یہ کیفیت کسی طرح
سہتا ہی نہیں - معلوم ہوتا ہے [illegible]
بھاگتا ہے ۔
خاتون - بیٹی تم [illegible] کی عادی [illegible]
ہو گئی ہو۔ آج تو تیری طبیعت [illegible]
اسی ہی اپنے گھر کی سی معلوم ہوتی ہے
اور کچھ بیٹھا جاتا ہے اور دل بھی معلوم
ہوتا ہے کہیں سے جلیبی [illegible] منگا کر
کھاتی ہوں مگر [illegible] آج [illegible]
[illegible] رہا ہے [illegible] کیفیت [illegible]
رہی ہے کچھ ایسی ایسی بد [illegible] خیال ہو رہی
ہیں کہ دل کانپ کر رہ جاتا ہے - [illegible]
آ جاتا ہے - تم تو [illegible] آئیں [illegible]
ابا کہیں باہر جاتے تھے جو انہوں نے [illegible]
ناکی گھر میں موجود ہوتے یا [illegible]
منگوا تا اتنا سبب [illegible] معلوم
ہوئی - [illegible] تو ابھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نظر پڑا کھا گیا جب ناشتہ آگئے تو پہلے
کبھی نہیں [illegible] ایک [illegible] دودھ بھی [illegible]
میں [illegible] تھا اور نہ چکنا چور
ہوگیا تھا [illegible] کے چارہ ہی کیا تھا
تمہارے ابا کو چائے کی ایسی عادت پڑ گئی
ہے [illegible] سے پہلے
ہی نہیں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نہیں آتا
[illegible] تو
[illegible] سے
[illegible] ہی نہیں آتی -
[illegible] عادت ہے [illegible]
[illegible] نیند آئے اور
[illegible]
[illegible] عادت انسان کی دوسری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمہارے واپس نہ آنے سے دل تو بہت گھبرا گیا ہے
دیکھنا چاہیے کتنی دیر میں وہ واپس آتا ہے
نادرہ ۔ میری اچھی اماں ۔ یہ آج صبح ہی
ابا جان کہاں گئے ہیں ۔ وہ تو اتنا سویرے
منہ اندھیرے کہیں نہیں جاتے ہیں ۔ آج
ایسی کیا مجبوری تھی ۔
والدہ ۔ بیٹی کچھ ایسی ہی ضرورت ہے
جو آج تمہارے ابا مرزا حیدر علی سے ملنے
کو اتنا سویرے گئے ہیں ۔
نادرہ ۔ وہ ایسی کونسی ضرورت تھی جس سے
اسقدر بے چینی تھی ۔ کیا چچا جان کی خیریت
دریافت کرنے نہیں گئے ۔
والدہ ۔ کل دو چار دن سے کچھ ایسے متوحش ہوتے
نظر آ رہے ہیں کہ دل بے قابو ہو گیا ہے ۔
آخر گھبرا کر تمہارے چچا کی خیریت دریافت کرنے
گئے ہیں ۔ کیونکہ تمہارے چچا کی طبیعت
نصیب دشمناں کچھ ناساز تھی ۔
نادرہ ۔ یا اللہ میرے چچا جان اچھے ہوں اور
میرا ابا خیریت کی خبر لائیں ۔
والدہ ۔ بیٹی خدا کرے ۔ آج صبح ہی سے
میری بائیں آنکھ بے طرح پھڑک رہی
ہے اس نگوڑی کا پھڑکنا مجھے کبھی راس
نہیں آتا ۔
نادرہ ۔ اماں جان یوں تو خدا کی بھیجی
ہوئی کسی کا چارہ ہی نہیں سکتا ۔ چچا جان

متردد نہ ہوں خدا چاہے اچھی ہی خبر ملیگی ۔
والدہ ۔ دیکھا چاہیے تمہارے ابا کب آتے ہیں
خدا کرے مرزا اچھی ہی خبر سنائیں ۔
نادرہ ۔ یا اللہ میرے چچا جان کی خبر سنا ۔ میں تیرا شکر
بجا لاؤنگی اور خدا کی منتیں کرونگی خلق بھی کھلاؤنگی
والدہ ۔ بیٹی تیرے منہ میں گھی شکر خدا ایسا ہی
کرے بیٹی جیسے سرفراز کو پال پوس کیطرح پالا
اور پرورش کیا ہے وہ مجھے تجھ سے بھی زیادہ عزیز
ہے تو لا کھ ہیچ سمجھ سرفراز نور جان ہے ۔ یا اللہ میرا
سرفراز اچھا اور خیریت سے ہو ۔
نادرہ ۔ میں اسکا مطلب نہیں سمجھی ۔ کہ
ابا جان مرزا حیدر علی صاحب کے گھر چچا جان
کی خیریت دریافت کرنے کیوں گئے ۔ کیا
خدا نخواستہ ابا جان اور چچا جان میں کچھ شکر
رنجی تو نہیں ہوگئی ۔ ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوا
کہ چچا جان کا خط آیا تھا کہ بھائی کے مزاج شریف
تو نات نہیں ہیں ۔ پھر مرزا صاحب کے یہاں
جانے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ سمجھ لو علم
یہ کیا معاملہ ہے ۔
والدہ ۔ بیٹی ان بگاڑ اور ان بن کیوں
اور کس بات پر ہونے لگا سچ تو یہ ہے ۔ کہ
تمہارے چچا یا جان تو ہم سے خوش قسمت و
خوش نصیب ہیں جنکی خیر و خیریت
ایسا خدا بخش دیا ہے اسکا ایسا ہو ۔ جیسا سمجھ
بیٹا بھائی خدا سلامت رکھے اپنے فضل و کرم

سے رخصت فرمایا۔ ورنہ آجکل کے بھائی
تو یوسف علیہ السلام کے سے بھائیوں کو
بھی کنویں میں ڈھکیلواتے ہیں ایسا ہی تمہارا
چچا بھی مقدر کا دھنی ہے کہ جسے غیب سے
ایسا مہربان شفیق تر بھائی ملا جو باپ سے بھی
زیادہ پیار لاڈ شفقت و محبت کرتا ہے بھلا پھر
خدانخواستہ نہیں ٹھیک نگوڑی اپنا منحوس منہ
کیونکر دکھا سکتی ہے

نادرہ۔ اماں مگر مرزا صاحب کے یہاں
ابا کیوں خیریت پوچھنے گئے کیا چچا جان سے
بذریعہ خط و کتابت یہ بات ناممکن یا
محال تھی مجھے تو تعجب ہے۔ کہ مرزا صاحب
کو چچا صاحب کی خیریت معلوم ہو اور ابا جان کو
نہ معلوم ہو یہ بالکل انہونی بات ہوئی بات
معلوم ہوتی ہے کیا چچا جان کو مرزا صاحب
میرے ابا جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

والدہ بیٹی ابھی کم تم تمام خدا بالکل بچہ ہو
ابھی تمہیں اتنی سمجھ کہاں۔ جو تم ان
معاملات کی تہ کو پہنچ جاؤ۔ خدا رکھے
اس کے لئے عمر باید۔ جان من بات
یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا بھائی دوسرا
نثار علی ان دونوں اکبر آباد سے بھاگی
دوسرا [illegible] الا ہے۔ اسمیں اور تمہارے
چچا میں ایسی دوستی ہے جیسے دانت
کاٹی روٹی کہتے ہیں۔ بس اسی لئے
تمہارے اباجان مرزا صاحب
کے یہاں گئے ہیں۔ کہ اگر مرزا نثار علی
آ گیا۔ تو اس سے مفصل حالات
معلوم ہو جائیں گے۔
معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نثار علی آگیا ہے
ورنہ اتنی دیر تمہارے ابا وہاں ہرگز نہ ٹھہرتے
بلکہ واپس چلے آتے اور اب تک آ گئے ہوتے
چونکہ اکبر آباد میں تمہارے چچا اور مرزا نثار علی
ہمسایہ ہیں۔ اور مکان سے مکان ملا ہوا
اور شاید تمہارے چچا نے بھی یہ لکھا ہے
کہ مرزا نثار علی سے میرے مشرح حالات
معلوم ہونگے اسلئے تمہارے ابا جان کو مرزا
صاحب کے یہاں جانا اور مرزا نثار علی سے
کچا چٹھا معلوم کرنا ضروری و لازمی ہوا
ہیں سو آج اس جستجو میں گئے ہیں۔ خدا خیر
کرے اچھی خبر لائیں۔ مگر دل کی کیفیت بالکل
قابو سے نکلا جاتا ہے۔ خدا ہی خیر کرے

نادرہ۔ خدا کرے مرزا نثار علی آ گئے
ہوں۔ اور مژدہ خیریت لائے ہوں۔

والدہ۔ آمین خدا ایسا ہی کرے

نادرہ۔ دیکھئے والدہ کو [illegible] دیکھکر [illegible]
وہ اباجان آ گئے ہیں۔ [illegible]
اور کسی قدر رنجیدہ [illegible] آ رہے ہیں۔ [illegible] ان کی
آنکھیں کیوں اشکبار ہیں۔ کیوں [illegible]
ابا آپ کیوں [illegible]

خاتون ۔ میں ! نادرہ کے ابا خیریت تو ہے
اے ہاے آج صبح ہی سے میری بائیں آنکھ
کمبخت بُری طرح پھڑک رہی ہے اور میرا دل
دھک دھک کر رہا تھا سو دل نگوڑا خود بخود گھبرا رہا تھا
جب سے ۔ ! خدایا یہ آنا تو تھا کہ آج کچھ نہ کچھ
جھگڑا ضرور پیدا ہوگا اور کوئی نہ کوئی آفت
لا محالہ اپنا منحوس منہ دکھائیگی ۔ کہو تو سرفراز
خیریت سے تو ہے اور میرے نوجوان دلبر
اور میرے عزیز بھائی اور میرے مہربان شوہر کے پیارے اور
جگر کے ٹکڑے پیارے سرفراز خدا تجھے سلامت
رکھے اور تو جہاں رہے پھولتا پھلتا رہے
اللہ کہو کہو جلد کہو ۔ میرا پیارا سرفراز اچھا
تو ہے ورنہ کلیجہ الٹا کر اور دل پھٹ کر
منہ کو آ جائے گا ۔

اعجاز بخش ۔ (یہ نادرہ کے ابا کا نام ہے)
ہاے ہائے ! کیوں کیا ۔ میں کمبخت میں بد
نصیب میں واژوں مقدر میں بد قسمت
کہیں کا نہ رہا ۔ ہائے ہائے ! اے اس
فلک کینہ ور اور اس چرخ جفا شعار نے کہیں
کا نہ رکھا ۔

قیامت ٹوٹ پڑی آسمان پھٹ پڑا فلک ستمگار
نے بہت سے تیر چلایا تو میری روح
رواں میری جان میرا پیارا میرا دل آرا میرا
عزیز بھائی ۔ جو کہ تمام دنیا میں پیارا
تھا ۔۔۔ بیٹی نادرہ

تیرا پیارا چچا ہمیشہ کیلئے روٹھ گیا ہائے
میرا بازو ٹوٹ گیا پیارے سرفراز کیا تو نے ہمیشہ
کیلئے منہ پھیر لیا اور کیا تو ہمیشہ کیلئے ہمیں داغ
مفارقت دے گیا ۔ ہائے کیا اب تو قیامت تک
اپنا منہ نہ دکھائیگا اور کیا تو روز حشر تک اپنا منہ
ہمیں نہ دکھائیگا ہائے ہائے ! واے واے !!

کہ ہم دیتا فلک آزار گوارا وہ سے
ایک تیر نہ گر وہ جدائی دیتا

نادرہ ۔ (نادرہ سسکیاں لیکر اور آنکھوں میں
آنسو بھر کر) ہائے میرے اکلوتی بیٹی کا
پیارا چچا کیا ہوا ۔ اے کاش زمین پھٹ
جاتی اور میں اس میں سما جاتی مگر یہ دن نہ دیکھتی
میرے چچا کے عوض میری جان جاتی
یا اللہ تو مجھے اٹھالے کہ میرا ننھا سا دل یہ صدمہ
نہیں اٹھا سکتا عجب نہیں کہ میں بھی اس
کوفت میں آ جاؤں گی ملک عدم جاؤں گی ہائے فلک تو
نے کیا کیا ناحق میرے پیارے چچا کو مجھ سے چھین لیا

کون سے دن کیلئے تیرا جور رہی
ہمیشہ ظالم تیری ہر دم چھری تیز رہی

فرخندہ بیگم (اصلی نام اعجاز بخش کی بی بی کا)
یا نادرہ کی والدہ کا ۔ ۔۔ بہت سے اس
نیک خاتون کے لقب سے یاد کیا ہے ۔ او
میرے پیارے دیور تیری بے وقت
کی موت نے سارا جہاں میری آنکھوں میں
اندھیرا کر دیا ہے تیری بے وقت کی جدائی نے میری

خونچکاں ہو اشکبار آنکھو جیوڑے خون بہا دیا
تیرے بیوقت منہ پھیر لینے سے مجھے ہلکان
دندان اور یہ گلنار رخسار نظر آتا ہے تیرے
بیوقت کے اٹھ جانے سے میرا دل تیرے مردہ
شکل سنبل اور ریحان سی پیچ و تاب کھاتا ہے
آہ میرے پیارے دلبر ہیں سے تجھے بجلی
کی طرح پالا تھا۔ یہ تو نے مجھ سے کیسی
بے وفائی اور کیسی بے اعتنائی کی مجھکو تو
تجھ سے ہرگز یہ امید نہ تھی۔ آہ میرے بیٹے
پیارے دل کے ٹکڑے تو نے بھی مجھ سے
اس طرح یکا یک منہ پھیر لیا سچ ہے
پیارے سچ ہے سے آتش

رفیق حال میرے وقت پر نہیں کوئی
شریک جنگ میں شمشیر کا نیام نہیں

اٹھا لیتی۔ میرے قوت بازو میرے بڑھاپے
کے ساتھی میرے نخل درخت کے ثمر
میرے جان کا ٹکڑا میرے عزیز بھائی میں
تجھے کہاں ڈھونڈوں کہاں تلاش کروں
میرے یوسف ثانی ترستے ہیں کس ایک
کنوئیں میں بصورت ناشاد و نامراد
جا پڑا اب کہاں پاؤنگا۔ تیری مفارقت
میں رو رو کر آنکھوں کو دیدہ یعقوب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ مجھے کہ اس صدمہ اور درد و ایذا
سے نجات ہو جاتی مگر نہیں میں کیا
سینہ کوبی کروں میرے بیٹے کبھی تو آ
دن بھی [illegible] ایسا ذوق
کریں جدائی کا اس کس کس [illegible] ہم [illegible]
کہ ہونیوالے ہیں ہم سب سے عنقریب جدا
نادرہ سے آنسو پونچھ لے میری بیٹی
بس رونا تو زندگی بھر ہے اس وقت تو
صبر تو چھاتی پر دھرو اور صبر کرو کیونکہ اللہ ہمیشہ
صبر والوں کے ساتھ ہے یا اللہ میری بچی کو صبر
جمیل عطا کر ورنہ اسکا ننھا سا معصوم
کلیجہ دہل جائیگا اور یہ سہم کر بیمار پڑ جائیگی
نادرہ۔ اسے میرے پیارے چچا میں تمہیں کہاں
اور کس طرح ڈھونڈتی پھروں۔ اے
اے ظالم اجل جیسا تو نے میرے ناشاد و پدر
کو مجھ سے جدا کیا ویسا ہی اجر تو خدا سے پائے
اور [illegible] تیری بھی کمبخت [illegible]
[illegible] نہ پائے خدا کرے

فرخندہ بیگم۔ اُف اُف میرے جگر کے ٹکڑے [illegible]
تیری [illegible] باتیں تیری [illegible] حرکتیں
جب فرخندہ [illegible] یاد آتی ہیں تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی ٹوٹ گئی ۔
اعجاز بیگی ۔ اے اب صبر سے چارہ اور شکر سے
سوا یارہ ہی کیا ہے حیف اے عزیز تم تو سدھارے الٹی
برباں لحد پہ مرد گریاں چلے
منگنا نہ ہو سکے نہ دولت سو یاں کا سے

فرخندہ بیگم ۔ ہائے اے میرے تو ہوش
اس خبر کے سنتے ہی اڑ گئے اتنا بھی
حوصل نہ ہوا کہیں جاتی اس مرحوم کی کچھ
ورد وقیفت بھی پوچھتی اور اس ماں جگر دوز
کی کچھ اور واقیفت ہے ۔ کہ تجہیز و تکفین
کیونکر ہوئی کس نے کی اور اس دلدوز ماتم
کو کے دن ہوئے موت کیونکر ہوئی ۔
اعجاز بیگی ۔ اے اور کیفیت کیا پوچھتی
ہو ۔ ہر سٹ دالا مرگیا ۔ بیگم ہیں درد مفارقت
زندگی بھر کے لئے دے گیا لیکن اب اسکے حق
میں یہ دعا اور صبر کرو ۔ کہ وہ غفور الرحیم
اس کی مغفرت اور اسے غریق رحمت
کرے ۔ تجہیز و تکفین اچھی طرح ہوئی
البتہ یہی تو یہ حسرت ہے ۔ کہ آخری دیدار
بھی نصیب نہ ہوا ۔ ہائے ہائے گردش فلک
اور دل سے تاق ۔

ہم تمھیں سمجھ گیا ہر بانی پیدا کرنا تھا
تمھی کو پیدا کیا بھی جنا ہے غضب جانا تھا

فرخندہ بیگم ۔ مگر تم نے پہلے تو کچھ ایسی
خطر ناک ... اسکی بیماری کی وجہ میں

خود ہی نہ اس کے پاس پہنچ گئی ہوتی ہائے
مرتے وقت بھی اس مرحوم کی دید نہ میسر ہوئی
ہائے یہ قول تو مجھے تا زیست رلائے گا ۔ مسرو

دل کے دل ہی میں آرمان رہے دل کے
پھوٹے ہائے نہ افسوس پھپھولے دل کے

اعجاز بیگی ۔ حالت نازک ہو گئی تھی کیا کچھ دیر
لگتی ہے اور یوں بھی تو پہلے ہی سے ۔
نازک اندام نحیف و مضمحل تھا ۔ بیماری کمبخت
نے اور بھی رہا سہا خون چوس لیا ہوگا
پھر کیا تھا ۔ موت ظالم کا داؤں چل گیا
نادرہ ۔ حیف میرے چچا اب میں قسمت
جلی کسے چچا کہکر پکاروں گی ۔ اف اف
کلیجہ منہ کو آتا جاتا ہے اور دل خون ہو
کر آنکھوں سے بہا جاتا ہے ۔
اعجاز ۔ چلو بیٹی مکان کے اندر چلیں اس
وقت یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ۔ گو مکان
کی چار دیواری کاٹے کھاتی ہے
در و دیوار سے وحشت برس رہی ہے
دل امنڈا آتا ہے ۔ جگر شق ہوا جاتا ہے
مگر اسوقت اندر چلنا ہی مناسب ہے
کیونکہ اگر لوگوں کو خبر لگ جائیگی تو پرسا دینے
والوں کا تانتا لگ جائیگا ۔

(اعجاز بیگی کے ایما و اشارے
سے یہ دونوں ماں بیٹی سیاہ لباس
پہنکر گھر میں گئیں ۔ اس مکان کا احاطہ

اتنا بڑا اور وسیع تھا کہ اسمیں ایک
چھوٹے سے باغیچہ کے علاوہ پانچ سات
اور گھر بھی بنے اور آباد تھے اعجاز بیگی کا
مکان اور باغیچہ ان گھروں سے کسیقدر فاصلہ
پر تھا۔ بایں وجہ ہنگامہ رونے پیٹنے اور آہ و بکا
کی آواز ابھی تک اسی مکان تک محدود تھی
اس لئے کسی اور کو اس سانحہ کی خبر نہ ہو پائی۔
بلا غرض متفکر عورتیں زنانخانہ میں سر کرا ماتم عظیم سے
قیامت برپا کرنے لگیں۔ آخر ان کے بین و بکا کی آواز
نے مکان سے نکلکر احاطہ کی اور اور عورتوں
کا دل دہلایا۔ یہ وہ درد انگیز بین اور
قیامت خیز شیون تھے کہ سنکر ان کے گریہ و زاری
کی وجہ معلوم کرنے کے قسم گریاں و دل بریاں آ کے
شریک حال و شریک ملال ہوئیں۔
بیچارا اعجاز بیگی مغموم مردانے مکان میں
بیٹھا ہوا ہے۔ آنسو بہا رہا ہے۔ کہ کچھ دیر
بعد ان بھی یہی حسرت انگیز واقعہ پیش
منظر نظر آنے لگا۔

دوسرا باب

سیر و شکار

چلا آج جو تو سیر و شکار کو منظر
کرنے نہ تیر نظر کا بچے شکار کوئی

شام ہونے کو ہے مغل سوار ہو کے
گھوڑے پر سوار ہے۔ بے تکلیف سے

طوفان نمودار ہے بگولے بلند ہو ہو کر چاروں
طرف اندھیرا پھیلا رہے ہیں بیچارے مسافر
راہ ہو میں غبار کے تودوں اور ہوا کے تھپیڑوں
سے بلبلا رہے ہیں گرد نے آنکھ کان ناک
کے ساتھ وہ سلوک کیا جو رنگ گل کی جانب سے
بلبل کے ساتھ یا ملک نازک عاشق کے دل کے
ساتھ کسی بے حال بیقرار مرد و عورت مبتلا یار اس تند
اور تیز آندھی سے پہلے ہی منزل پہنچ گئے۔ یا
کسی آتیں پناہ گزین ہو گئے وہ گویا بہت ہی اچھے
رہے اور قسمت کے دھنی نکلے مگر بیچارے آتا لیق مار
خوف کے جہاں کھڑے تھے وہیں کانپ رہے تھے لرزاں
کر کانپ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے ع
رسید بود بلائے ولے بخیر گذشت
مگر جو بیچارے مصیبت کے مارے
ابھی راہ ہی میں تھے ان بیکسوں کی تو وہ
مثل تھی پلیہ مری کہ خدا کی پناہ۔ ہزار کوشاں تھے
ہیں اللہ کہ تنکا رستے میں جھپکنے میں آنکھیں
کے میں منہ کو رومال سے چھپا سکیں۔ مگر ریت
کے ذرہ اس بلا کے تھے کہ بندوق کی
گولیوں کی طرح آتے تھے اور سیاہی جسم کو
چاندماری بناتے تھے جن سے آنکھ ناک کان
اٹے جاتے تھے
شام ہونے کو ہے۔ مگر آفتاب عالمتاب
وقت سے پہلے ہی اس طوفان سے خوف زدہ
ہو کر اپنے نورانی چہرہ پر گرد کی چادر اوڑھ لیا

نقاب ڈال لی ہے اور اسکی نیتروشن چھپنے والی کرنیں
بھی جو ابھی عالم اسکا نکو بند کئے ہوئے ہیں سہم سہم کر نہاں
ہونے کو شفق کی طرح سمٹ گئی ہیں تاریکی نے چشم زدن میں
زمین و آسمان پر اپنا قبضہ کر لیا اور کون ہو سکتا ہے
سکہ بٹھا دیا ونکے باقی ماندہ حصہ کو بھی شب کا شب
رنگ لباس پہنا کر ظلمت کدہ بنا دیا طرفۃ
العین میں تمام جہاں تیرہ و تار کا شات
ظلمت بار ہو گیا۔ یا اللہ یہ طوفان ہے
یا قیامت کا سامان ہے۔

شام ہو چکی ہے۔ ہوا کے تند و تیز جھونکے
اس خاک کو جو ابھی اونٹوں کی لمبی لمبی
قطاروں ہاتھیوں کے زبردست اور چھوٹے
بڑے پاؤں گھوڑوں کے سموں گاڑیوں
چھکڑوں بہلیوں کے پہیوں اور لکڑ بند
انسانوں کی دبی دبی چالوں سے روندی
جا رہی تھی اڑا اڑا کر آسمان پر پہنچا رہے
جس نے چرخ نیلی فام تنے ہوئے دل
بادل سے شامیانے کو بالکل چھپے میں
میں چھپا لیا۔ اب دیکھنے والوں کو اسی
آسمان کے نیچے ایک اور آسمان نظر
آنے لگا۔

شام ہو چکی ہے۔ لیکن اس قیامت خیز
محشر انگیز طوفان میں نظر یاروں کو کچھ
لوگ نظر آ رہے تھے جو [illegible]
[illegible]

ان کے شور و غل ہنگامہ دہائی اور رفتار سے
زمین دہل جاتی ہے اور پامال ہو ہو کر سرمہ ہو چکی
ہے۔ انکے سپاہیانہ اطوار صاف بتا رہے ہیں کہ یہ
ریگستان میں چلنے والے مسافروں کی طرح سر سے
پاؤں تک خاک آلودہ ہو کر گرد و غبار سے [illegible]
گذر رہے ہیں اور زمین کے طبقوں کو [illegible]
اڑا اڑا کر فلک فرسا کر رہے ہیں۔ یہ سوار و
پیدل و تیر تلوار وغیرہ اور ڈھال بندوق
وغیرہ سے اوپچی بنے ہوئے ہیں علاوہ ان کے
شکار کے اور بھی سامان تیار ہیں اور یہ
کل کے کل فریفتہ سیر و شکار ہیں۔

شام ہو چکی ہے اس ظلمت بار آندھی
میں جوان مردوں کو بیم کر [illegible]
کی صاعقہ بار تلواریں چمک ہی رہی ہیں یہ وہ برق
برق وش ہیں جو معرکہ رزم کو بھی مشعلہ
یا برق وشی سے روشن نہیں کرتیں۔
بلکہ یہ وہ شوخ چنچل [illegible] پرکالہ
آتش ہیں کہ جو اپنے عاشق کش حسن کی
چمک دمک سے آن واحد میں اس بجلی کی
طرح جو تڑپ تڑپ کر اندھیری راتوں میں [illegible]
الغرض [illegible]
اور [illegible] کی تڑپ آسمان و زمین [illegible]
ہو جاتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

دہلا دینے والی ظلمت بار اندھی میں یہ چمک کیسی ہے کیا ان
ہی تار لکل آسکے نہیں جنہیں اس غبار کی تاریکی
ہو اخضر فناک سے پ دکھا دکھا کر دو ہو کا دے رہے ہیں
وہ ان خونخوار تلواروں کی چمک ہے جو نا برق کا
کام بھی رہی ہیں۔ اور اور دعوی سے کچھ ہی نہ ہے
کہ یہ اختر ستارہ سے کم نہیں بلکہ دشمن کی خرمن ہستی پر
بجلی کیطرح گرتے اور شہاب ثاقب کی طرح
لوٹنے میں دو چار قدم آگے ہی ہیں غرضیکہ
یہ وہ خوفناک سین ہے کہ جہاں شمع ہستی
کو جلانے اور چمک چمک کر نگاہوں
کو خیرہ کرنے والی برق بھی بار بار تڑپ
کر اپنی وہ ہا رہی ہے۔ اس منظر سے
لطف یا کیفیت کی ہیبت کچھ اندھی
دلیر سپاہی کے جی ہی دل سے
پوچھئے۔ کہ جو معرکہ کارزار کے سینہ ہی
ہیبت دہلانے والے معرکوں میں سینہ سپر
ہوا ہو۔ غرضیکہ اس وقت یہ میدان بالکل
میدان گگلو بنے پر غبار ہو رہا ہے
جیسے ہوئے تند کی طوفان بے تمیزی
گو ابھی شام ہونے کو عرصہ ہے۔ اور کچھ
دن بھی موجود ہے۔ مگر اس باقی دن کو
تاریکی کے شکنجہ میں لا کر چھپا شامہ
قزاقی رات کر دیا ہے۔ کیونکہ تاریکی
چادر ظلمت کالی کالی گھٹاؤں کی طرح
پچھا رہی تھی۔ اور غبار کے غبار سے ہوا

کے زبردست تھپیڑوں سے تہ و بالا ہو ہو کر کسی کی بکھری
ہوئی زلفوں کی طرح پھرتے تھے ادھر ادھر مار مار
پھرتے تھے۔ ریگستان کے ذرے جو اڑ اڑ کر آنکھوں میں
سما گئے تھے وہ آنکھوں میں خار کیطرح کھٹک کر
ہر ایک کو بار خاطر ہو رہے تھے اسپ صبا رفتار برق
کردار بھی گرد و غبار سے نکالنے کے لئے بار
بار کھانستے اور گلے صاف کرتے تھے مگر
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
انکی تمام کوششیں رائگاں جاتی ہے۔
آخر رحم خداوندی نے جوش میں آکر اور
ان تمام آفتوں کو سر میدان شکست
فاش دیکر انکا رخ پھیر دیا۔ اب کیا تھا
آندھی سے تند ہوا اور تند سے معمولی ہوا
رہ گئی مگر اسکے ساتھ ہی رعد کی کڑک
بجلی کی چمک اپنا رنگ جمانے لگی اسی
عالم میں ہماری شہزادہ بین نظر نے شہزادوں
صاحب زادوں۔ درباریوں روساء
عظام و معززین کی محبت میں ایک ایسی
رشک مہتاب و دلعزیز صورت دیکھی
جسے دیکھتے ہی بیساختہ منہ سے نکل گیا

بالائے سرش ز ہوشمندی
میتافت ستارہ بلندی

یہ وہ پاکیزہ صورت تھی۔ جس کی نورانی
پیشانی سے جاہ و جلال نمایاں صورت
و اقبال عیاں تھے لیرے سے تباہی

رعب و داب ٹپک رہا تھا قیافے سے سطوت
و طنطنہ کشور کشائی ظاہر ہو رہا تھا۔
اب ہم آپکو انتظار کی زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتے
اسلیئے بتائے دیتے ہیں کہ یہ سکندر صولت وارث تخت
خاندان مغلیہ کا ہمایوں قدم میمنت حشم و چراغ
اور کشور ہندوستان کا شہنشاہ فلک بارگاہ جلال الدین
اکبر ذی جاہ تھا اور اسکے ہمرکاب یہ مصاحب علامہ عصر
ابوالفضل فیضی۔ خان خانان کوکلتاش وغیرہ وغیرہ
حکیم ابو الحسن حکیم ابو الفتح و بیربل اور راجہ
ٹوڈرمل خاص مصاحب
تھے اور کیوں نہ ہوں یہ اکبری نورتن سے
نگینے یا درۃ التاج سمجھے جاتے تھے۔ اور یہی
وہ یکتائے روزگار و یکتائے دیار تھے
کہ جنکے علم و فضل کا طوطی قیامت تک
شکر فشان عالم رہیگا۔
اس طوفان کی مصیبت و تکلیف جس
طرح اکبری نورتن کو پہنچ رہی تھی۔
ویسا ہی شاہ ذیجاہ بھی محسوس فرما رہے
تھے۔ کیونکہ آپ کے ناک۔ کان منہ وغیرہ
بھی خاک سے گوہر غلیظ ہو رہے تھے
اسی جھنجھلاہٹ و غیض و غضب کی
حالت میں شاہ ذیجاہ کی زبان درفشان
سے بہت ہی سخت و ملائم کلمات بے
ساختہ نکل رہے تھے۔
اب آندھی کچھ کچھ کم ہو چلی تھی۔ اور
ہوا معمولی سے کچھ تیز چل رہی تھی۔ لیکن کبھی
کبھی ہوا کا تند و تیز جھونکا بھی آجاتا
تھا اور بجلی بھی چمک چمک جاتی تھی
بادل بھی گرج رہے تھے تو عجب انسان حیوان
تک سب دہل جاتے تھے۔
شاہ ذیجاہ نے راجہ مان سنگھ کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا
کہ ابھی راجہ صاحب بہادر یہیں ہماری تو قسمت آپ ہی
ان مصائب کے بانی مبانی و ذمہ وار ہیں اور آپ ہی
اس خطا کے خطاوار ہیں یہ سنتے ہی راجہ صاحب کے
طائر ہوش پران ہو گئے۔ اور سارے مصائب کے
ارکان تھر کانپ گئے۔ مگر واہ ری جرأت! سنبھل
کر وہ معقول جواب عرض کیا۔ کہ جس کا
جواب ہی نہیں۔
خداوند نعمت! جب خدام حضور
گھر سے روانہ ہوئے تھے تو نہ آندھی تھی
نہ طوفان نہ گرد تھی۔ نہ غبار بلکہ مطلع
انوار ہو رہا تھا۔ آسمان کسی کے جوبن کیطرح
نکھرا ہوا تھا۔ سورج کسی کے روئے
انور کیطرح منور تھا۔ کسے خبر تھی۔ کہ اس
صحرائے بیابان جنگل و میدان میں
عین واپسی کیوقت ناگہاں یہ آفت
خیز طوفان آجائیگا۔ پس اگر ایسا ہوا بھی
تو مشیت ایزدی رضائے خداوندی
کا اقتضا و تقدیر ماننا چاہیئے کہ جسمیں
کسیکا چارہ ہی نہیں غلام غیب دان

تو تھا ہی نہیں جو حضور والا سے پہلے ہی عرض کر
دیتا بھلا غیب کی باتیں کوئی جان سکتا ہے جو گزرن
جہاں پناہ خیر گزشتہ گزشت حضور کے
زوال اکبر کی برکت سے آندھی وغیرہ سب رفع دفع ہو گئی
اور شہر بھی ابھی تو قریب ہی ہے۔ انشاء اللہ آپ
دم بھر میں پہنچ جاتے ہیں۔ غلام [illegible]
مطمئن فرمائیے بھلا یہ تو فرمائیے کہ جب
یہ تو ارشاد ہو کہ اس اتفاقیہ آفات سماوی
حادثات ارضی کا کوئی ذمہ دار ہو سکتا ہے
ہرگز نہیں۔ بدن جو کچھ حضور نے ہنوز
فرمادیں۔ اس پر مجھے سر تسلیم ہی خم کرنا
واجب نہیں۔ نہیں!! فرض کیا۔
بلکہ عین فرض ہے جبکہ قضا کا کفارہ
ہی نہیں۔ مگر یہ بھی عرض کر دینا شاید
مناسب ہوگا۔ قدرت کی مرضی میں کوئی دخل
نہیں ہو سکتا۔ پس مجھے کیا
خبر تھی کہ یہ کمبخت طوفان حضور والا
کی طبع عالی کو منغص کر دیگا۔ ورنہ میں
بھی شکار نہ کار کا نام تک نہیں لیتا
البتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منغص تو ضرور کر دیا مگر لطف شکار نے
ساری کسر بھی نکالدی۔ الحمد للہ آج
تو شیر چیتے وغیرہ کے شکار سے ما بدولت
و اقبال بہت ہی محظوظ و مسرور ہوئے
اور شیخو بیدور آپ نے بھی خوب جوہر
دکھائے۔
راجہ۔ یہ سب حضور ہی کے اقبال اور حضور
حضور ہی جوہر شناسی کی برکت ہے ورنہ میں
کیا اور میرے جوہر ہی کیا۔
شاہ ذیجاہ۔ اے راجہ صاحب کیسی دل لگتی
بات یاد آگئی۔ جو دل ہی جگہ کر گئی۔ یہ کہ
سرفراز بیٹے روشن خیال زرین مقال علی
بدولت کیسا ظریف طبع شریف طینت بلبل ہزار
داستان [illegible]
جوان رعنا حسین [illegible] اس وقت اسکی
عزت پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آنسوؤں کے بدلے خون رو دیا۔ آنکھوں تلے جو شے
خون نہائے نظر آتا ہے۔

اتنے میں بجلی پھر زور سے چمکی بادل کی گرج اور رعد کی
ہی کڑک نے دل ہلا دیے اور ساتھ ہی موسلا دھار پانی بھی
برسنے لگا۔ شاہ عالم پناہ نے فوراً کوچ کا حکم دیدیا
سواروں نے فوراً گھوڑوں کو بگٹٹ چھوڑ دیا۔ اب
گھوڑے اس قدر تیز جاتے تھے کہ ان کا پیٹ زمین
تک لگ جاتا تھا اور پھر ذرا دیر میں جاتی تھی۔ مختصر یہ کہ دن
میں کل ارکین سلطنت مع ابدین مملکت مع شاہ عرش
بارگاہ کے شہر مستقیم اکبر میں داخل ہوگئے۔ شاہ عالم پناہ نے
آرام گاہ اکبر منزل میں شب کی منزل کی۔

ایسا ہوا کہ شاہ خاور کو ملکہ شب نے
شکست فاش دیکر تمام عالم میں اپنا
تسلط کر لیا تھا اور ملکہ مخدومہ کا ڈنکا بج رہا
تھا۔ سلطان خاور نے بھی شرم سے منہ
کو ترشح دیکر اس کوہ میں پناہ لی تھی
اور بارہ گھنٹوں کی تاریکی یا آرام کر لیا تھا
اکبر منزل میں لوگ تو اور تماشہ خاص
دیوان دربار شاہی بن گھر بار کے سوا کسی
اور جگہ نہ تھی۔ پردہ نشینوں کی تھی۔ یہ منزل
یا عمارت ہر وقت زیبائش سے آراستہ
رہتی تھی اور اس میں گھر
سے آراستہ ہوا سونے چاندی کی کرسیاں
ہر وقت بچھی رہتی تھیں مخمل زربفت کی
... ہمیشہ بچھی رہتی تھی۔ شاہ تک

بارگاہ کو چونکہ ہر مذہب و ہر ملت کے حالات کی
تفتیش سے دلچسپی تھی اسلئے اس بیان کو روشنی
میں لانے کیلئے فخر ہندوستان آفتاب جہاں
یادو دہلی شمس العلماء مولانا آزاد دہلوی کی
تحریر سے چند فقرے ہدیہ ناظرین کئے
جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ چند روز
کے بعد قبلہ عالم سے مہابلی بن گئے
اسلام کی رسموں کو سلام کر کے صاف داڑھی
رخصت کر دیا۔ عیدوں سے زیادہ بسنت
نوروزی اور ہندی تہواروں کی دھوم
دھام ہونے لگی۔ جشن کے روز قبا اور قشقہ
اسکے ساتھ عمامہ بڑھا کر جامہ پہنا کھڑکی
دار پگڑی سر سے باندھی مبارک گھڑی
یا ساعت لگن دیکھ کر پوجاری برہمن نے ماتھے پر
ٹیکا لگایا۔ جواہر نگار کنگن ہاتھ میں باندھ
کر اودھر یا و شاہ نے تخت پر قدم رکھا ادھر
رسم جشن ہندو کے مطابق گڑھی میں بڑا اور
پھل پھولنے لگا دوسکا کو یا ر نا نقد پر سے

قلعے کے برجوں پر شراب رکھی جاتی
گوشت لہسن پیاز وغیرہ اور بہت سی
حلال چیزیں حرام اور حرام چیزیں حلال
ہو گئیں۔ ... کے انتقال سے پیشتر
اہل دربار کو جمع کر لیا۔ آتش پرستی
کی وہ آگ سلگی۔ ... ہمہ تار رسمی کیمیا و
آتش کدے بنے اور حکم ہوا کہ آگ اس کی

قیامت تک نہ پہنچ پائے صدا فرنگ سے پہنچیا
اور پایا آسکے اور کتب آسمانی پیش کرکے مطلب
بیان سکتے اور بزرگوں کی تصویریں پیش کیں) شاہ
زیچان کا دل چونکہ گوناگون عجائب و بوقلموں غرائب کا
نمونہ تھا اسلئے اکبر منزل کی تمام ہدایش وزیبائش بعد
تمام نقلا و شیشے و آلات خاص انگریزی طرز کے
تھے۔ کرسیوں کے درمیان ایک بہت بڑی
خوبصورت میز اپنی دلفریب نمائش
دکھا رہی تھی۔ جس پر اکثر انگریزی
دعوت ہوا کرتی تھی۔ اور تمام انگریزی
نفیس و لذیذ کھانے چنے جاتے تھے
اس مطبخ کا مہتمم بھی ایک اعلے درجہ
کا انگریز ہی تھا۔ اور یہ تمام کھانے اسی
بیق تجربہ کار انگریز کے اہتمام سے [illegible]
میں تیار ہوئے تھے۔

بس اسوقت بھی شاہ سکندر دستگاہ کے پہنچتے
اور حکم ہوتے ہی کھانا تیار کیا گیا۔ اور
سب نے طبیعت خاطر رکھویا۔ جب کھانا پینا
فراغت ہوئے تو شاہ عالم پناہ کے دل نشین
منزل میں پھر مرحوم و مغفور سرفراز بیگی کا
خیال ملال آیا اور آخر مغموم ہوکر سب سے
[illegible]
شاہ [illegible] سرفراز بیگی کی [illegible]
[illegible]
میں [illegible]

کو رنج و غم الیدل یہ دیا جائے کہ اسکے بھائی کی معزز
کسی بھی امر مت کی جائے جن حضرات کو میری رائے سے
اختلاف ہو وہ اپنی رائے آزادانہ ظاہر کریں مطلق نہ دبیں
تمام اراکین خود اگین [illegible] عابدین عاقبت بینی سے
یک زبان ہوکر عرض کیا کہ قبلہ عالم و عالمیان سرفراز بیگی
کی جوانمرگی کا رنج [illegible] کی بیوقت موت کا صدمہ کسی
کا فرو سنگدل ہی کو نہ ہوگا۔ ورنہ یہاں تو کوئی
فرد بشر ایسا نظر نہیں آتا۔ جو اسکے غم سے
مغموم اور جدائی سے مغموم نہ ہو۔

ہائے ہائے فلک کج رفتار جفا شعار نے کیسے
جرات۔ شجاعت۔ دلیری۔ سرمانگلی۔
بہادری جوانی۔ خوبصورتی۔ بذلہ سنجی۔
لطیفہ گوئی۔ حاضر جوابی۔ ترنم ادائی۔ ندیم بھائی
ذہانت دیانت کی جیتی جاگتی
تصویر چھین لی۔ اگر میرزا اعجاز بیگی سرفراز
شاہ کو [illegible] کی قدر افزائی و
سرفرازی کرتے تو [illegible] اپنے بھائی
عزیز کی بے وقت موت کا صدمہ تریاق
اکسیر ہو جاتے۔ بیچارے کے آنسو [illegible]
حمایتیں [illegible] حضور [illegible] القدر کی اس
[illegible] کس محبت [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے

شاہ [illegible] صاحب آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]

انشا تو نہیں۔ آپکی یہ خاموشی بے سبب نہیں۔
راجہ۔ (مودب ہوکر) بھلا حضور والا کی رائے
سے مجھ خادم فرمانبردار کو ذرہ بھر بھی اختلاف
ہو سکتا ہے نہیں نہیں۔ حاشا وکلا نہیں
سرفراز بیگ کا بھائی۔ اعجاز بیگ ہر طرح اس سر
فرازی کا مستحق ہے۔ اور حضور اس کے
یہ رعایت ہوائی لائق ہے۔ تاکہ اعجاز بیگ کو
حضور پرنور کے الطاف و عنایات کی
دلجوئیاں و دلسوزیاں صبر وتحمل کا کام دیں۔
شاہ ذیجاہ۔ سنئے راجہ ٹوڈرمل صاحب
بہتر تو یہی ہے کہ آپ صبح اٹھتے ہی سب سے
پہلے اپنا فرض یہ ادا فرمائیں کہ یہ کام کیجئے کہ صوبہ
لاہور کے ناظم کے نام ایک فرمان بایں مضمون صادر
فرمایئے کہ وہ مرزا اعجاز بیگ کو معہ اہل و
عیال دربار کے دربار میں حاضر
ہونے اور خلعت و منصب مصاحبت
سے سرفراز ہونے کا مژدہ دے۔
یہ فرما کر شاہ کیوان جاہ نے دربار برخاست [illegible]
کیا۔ چونکہ اب بارش بھی اپنا پورا زور ختم کر
چکی تھی۔ اس سے سب اپنے
اپنے قیام کو مخطوظ و مسرور رخصت ہوا [illegible]
ٹوڈرمل نے سویرے [illegible]
سلطان ہندوستان کے حکم [illegible]
کی تعمیل یعنی صوبہ لاہور کے ناظم کے نام فرمان [illegible]
بھیج دیا جسکا مضمون ناظرین قریب [illegible]

سمجھی یا پوشیدہ نہیں۔

تیسرا باب

بگڑی بنگی

بگڑی بن جاتی ہے جب نقش خدا [illegible]
تاہم پھر ہم کو ان عالیشان [illegible]
مکینوں کے حالات و خیالات سننا چاہتے ہیں
جنہیں آپ نے رات [illegible] چھوڑا تھا
اور جس باغیچہ اور محل کا تو آپ پہلے باب
میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔
یہ وہی باغ [illegible] ہے جس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تونے کس طرح کسی حیران شیشے کے پیش سے
مستعد دل کا چہرہ تا ہر ا مشتاق بیٹھا تھا یا جس طرح محبت
بھرے دلوں کی مشتاق آنکھیں عرصے کے بعد ملنا تو
کر نکلے تھے باہم ترے شوق سے ترے کھلی جاتی ہیں
تمام ہونے کے لیے کس طرح پردے میں چھپ کر بیٹھا تو
کی آنکھوں سے وہاں آ کے چلتی ہیں یہ تک مغرب میں
تن مشرق پہ شام گہری ہوتی ہیں جب اپنے تیز بیلے دھوئیں
پہونچا کے صحن پر بیٹھ کر ہم ملکی رہتی ہیں سنگلا دوں
بادلوں کی ندیدی نظروں تیسی کی سیاہی اور
کنگرہ اسے لپیٹ لیتے گیسوؤں کی بلائیں
لیتے کے سینے پر سی ہے نظر ان کی روشنی
ہوتی ہیں۔ مگر وہ زلفیں تاریکی کے دونوں
بل ہے سے ، سے ہیں۔ انہیں خاطر
میں نہیں لاتے۔ کہ یہ ہیں کون بلائیں
شام کا وقت ہے سورج ڈھلا ہوا [illegible]
شب [illegible] تسبی کی چہیاری
پیار کی آنکھوں [illegible] نہیں رہا
[illegible]
کے ساتھ [illegible] پیدا کرے دور سے کھول
[illegible] ہے [illegible] سے نکل رہا
[illegible] آتش ہے
شرمگین آنکھیں پردے میں کسی محبوب سے
ساحری نا [illegible] جادو نظر آیا ہے
[illegible] مشتاقان جمال کی مشتاق نظریں
[illegible] کی شان میں [illegible] ہے جا [illegible]

نگاہ شوق پردہ کرتی ہے چاند آہن میں
اپنے تدریجی جلوہ ان کے روز میں [illegible] نگاہوں
کمپ پہنچ جاتی ہیں لیکن بچتا پر زہ کھینچی جادو بھری
چشم میں جادو کی طرح سحر کچھ ایسا مقبول نظر ہو گیا
کہ کھلی حالی ہی شگفتہ دنیا بلیں پے اشتیاق کا شان
لیکن جو دیکھ رہا ہے اور ایک جاہل نا [illegible] ہو رہا
مشتاق نگاہوں رنگ کا نور پھیلا ہے اگر ہیں کی
دیا طرف [illegible] جاتی ہیں کہ [illegible] ہو گئے
ہوں کی طرف دیکھ لیں تو بھی اس شاہ
[illegible] دکھا رہی ہے۔ مگر [illegible] کبھی
کبھی [illegible] سے ذوق۔
مگر نازنین کی عاشق سے چھوٹ کر کسی
ادا سے [illegible] ہے
شام کا وقت ہے وہ نازنین آ بیٹھی اپنے [illegible]
[illegible] کی شب [illegible] سے [illegible]
کی [illegible] ہے ایک عجیب منظر ہے
آنکھوں [illegible] سے [illegible] بار اس
کی [illegible] دل [illegible] کے رہے [illegible]
کہ آج تو نازنین [illegible] کا امتحان ہے۔
دیکھیں تو [illegible] کیونکر کسی کے دل پر قبضہ
کر [illegible] اچھا ہے
اگر جب شوق [illegible] کی [illegible] کرتی ہیں خلوت
ہو جانے کا خوب [illegible] میں [illegible] انجمال
[illegible] شرمگین نگاہیں بھی
[illegible]

میں چھپایا جاتا ہے۔
ہائے یہ کیسا دلربا روح افزا سین ہے کہ جسے دیکھکر
حسن پسند رنگیلی طبیعتیں پھڑک پھڑک جاتی ہے
اے بےبصری وہ حسین دلچسپ سین بھی تو ایسے نہ ہو سکے
جنکو اپنے ندامیوں پر رحم یا ترس آتا ہو اور انکے
درد دل و کلفت جگر یا آہ شعلہ بار کو گوش دل سے سنتے ہوں
اے بےعشق انہیں سنگدلوں کی بے اعتنائی و بے پرواہی
کا خنجر بے نیام ہے۔ جو آرزومندوں کی
آرزوں اور نامرادوں کی امرادوں کا خون
بڑی بےدردی و بے رحمی سے بہا دیتا ہے
اور عاشق جگر تھام تھام کر یہ پکار اٹھتے
ہیں ۔ ذوق

پہلے بتوں کے عشق میں ایمان پر بنی
پھر ایسی آ بنی کہ میری جان پر بنی

تمام کارقت ہے۔ ایک خوش جمال خاتون اور
ایک فرشتہ خصال لڑکی ایک پلنگڑی پر
بیٹھی ہوئی ہے ایک دوسرے پلنگ پر ایک
خوش وضع خوش اخلاق خوش مذاق
خوش سیرت خوش طینت ۔ شریف النسب
جوان بیٹھا ہوا حقے سے شغل کر رہا ہے
مگر اس معصوم صفت ملکوت صورت لڑکی
کے پیارے پیارے چہرے کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے گو وہ اسوقت ایک بھولی بھالی غمگین و ماتم نشین ہو رہی
ہے مگر اسکا دلربا انداز پکار پکار کر کہہ رہا ہے
کہ کبھی ہماری دلربایانہ ادا تیغ عالم سوز
شرارتیں محشر نما کرشمے چلبلے غمزے دل
عالم پائمال کرنے میں قیامت ڈھا دینگی
اور فتنہ خفتہ جگا دینگی ۔ میطر

ابھی گو عالم طفلی ہے لیکن پھر بھی فتنہ ہے
یہ عالم اور آفت ڈھائیگا جس دم جوان ہوگا

وللہ اگر آپ ایک حسن پسند نگاہ سے اس حور شمائل
کو دیکھیں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا
کہ ناز انداز غمزہ کرشمہ شوخی ادا
حیا۔ اس نالطورہ دلفریب دوشیزہ
جادو زیبا کے چاہ و غبغب حسن پر اپنی
جانیں نثار کر رہے ہیں۔ گو کمسنی نے
اس دلربا حسن کو (قدرتاً) دلربائی سے
مجبور کر رکھا ہے مگر حجب کی حیا ناز
ولدادہ سرکیف و بیتاب ہو کر اسد ست
ہوس و ناز کرے تو پھر دیکھئے کہ یہ پیاری
پیاری صورت کیسی قیامت افزائی
کرتی ہوئی ایک نئی نویلی پری پیکر دلہن
کیطرح چھم چھم کرتی ہوئی گھر [illegible]
سے باہر نکل آتی ہے جسکا جلوہ آپکے دلوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جیسے طرح ماہ ستاروں میں ایک ہے
یوں ہی میر امجلس بھی شہزادیوں میں یکتا ہے

ناظرین نکتہ بین آپ تو خود ہی تاڑ گئے ہونگے کہ یہ فرشتہ خصال نازنین نادرہ بیگم ہے۔ اور وہ خوش جمال خاتون فرخندہ بیگم کی والدہ محترمہ اور خوش رو خوش خلیق عمیق مرزا اعجاز بیگ اسکا دار محترم ہے ان تینوں ان تینوں پیشانیوں ان تینوں جبینوں تین صورتوں سے غم و الم کی ایک ہی حالت ہویدا ہے اور یہ انفاس نفوس اس وقت بالکل تصویر بنے ساکت و صامت بیٹھے ہیں کسی کو لب کو بھی حرکت نہیں۔ آخر انکی اس سکوت کے غنچہ کو اعجاز بیگ کی نسیم کلامی کی بہاری نے یوں شگفتہ کیا۔

اعجاز بیگ - (اپنی مخدوبی بی سے) کیوں جی سرفراز بیگ نے جو آگرہ - یعنی فتح پور سیکری میں مکان بنوائے ہیں۔ نہیں معلوم ان کا کیا انتظام و اہتمام کیا گیا اور آپ وہ کس حالت میں۔ شاہ عالم پناہ نے بھی مجھے یاد نہ فرمایا۔ اور میں خود تحریر کرنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے شرم ایسا کرنے سے روک رہی ہے حیران اور ششدر ہو رہا ہوں۔ کہ کیا کروں کیا نہ کروں کیا انہیں نادرہ بیگم بھی پریشان ہو رہی ہیں ہم تجرد ہو جاؤں تمہارا کیا ارادہ ہے۔

فرخندہ بیگم - میری رائے میں تو یہ ہے کہ آپ خود شاہ ثریا جاہ کے در دولت پر حاضر ہو کر شاہ کیوان جاہ کی قدمبوسی حاصل کریں اور دیکھیں کہ شاہ عرش بارگاہ کا کیا ارادہ ہے کہ اپنی طرف سے اس معاملے میں کوئی حرف زبان پر نہ آنے پائے میرے خیال میں تو وہ عدل و انصاف کا پتلا کبھی آپکو محروم و مایوس نہ پھیرنے دیگا۔ بلکہ عجب نہیں کہ وہ عادل و بادل علاوہ آپکے مرحوم عزیز بھائی کی ملکیت کے انکے جاگیر و منصب بھی آپکو بدر کرتے املاک تو گویا کوئی حقیقت ہی کیا ہے اور جائداد کی بات ہی کیا ہے۔

اعجاز بیگ - بیشک مجھے بھی اس غیور شہنشاہ سے ایسی ہی امید ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ

فرخندہ - آپ بسم اللہ کوشش شروع کر دیجئے۔ اور شاہ سکندر جاہ کے در دولت پر حاضر ہونیکی تکلیف کیجئے۔ دیکھئے تو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے امید تو خدا کی ذات سے بہت کچھ ہے کیونکہ وہ خود مسبب الاسباب ہے کسی کی منت و کوشش وکوشش اور کوئی نہ کوئی سبب پیدا کر ہی دیتا ہے۔ کیا آپ نے سنا نہیں

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

نادرہ بیگم - (شہزادی اللہ دیکھئے آپ سے) اباجان اگر ہمارے شاہ گردوں پناہ نے آپکو بلایا

جہاں وہاں کچھ آبدیدہ سی ہو کسی کی جگہ
جہانگیر منصب جہاندار پر تمکنت فرما ہو گی۔
تو کیا ہمکو لاہور سے ہمیشہ کیلئے جدا ہونا
پڑیگا۔ اور اپنے پیارے وطن کو خیرباد
کہنا پڑیگا اور یہ مکان اور یہ احاطہ اور
یہ گلزار سب کے سب یہیں رہ جائینگے
اور ہمیں پایۂ تخت کی بود و باش پر مجبور ہونا
پڑیگا۔

انجاز بیگم۔ ہاں بیٹی اگر شاہ ظل اللہ کے
الطاف خسروانہ نے ہمیں اپنے سایہ
عاطفت میں لینا پسند کیا تو یہ تو ہونا ہی
ہے۔ کہ یہ سب قطع نظر چھوڑنا پڑیگا
اور ہمیں دارالسلطنت کی سکونت اختیار
کرنا پڑیگی

فرخندہ بیگم۔ آہ بیٹی اس دنیا کا یہی عالم
ہے کہ یہاں سے کوچ ہوتا ہے
وہاں مقام ہوتا ہے۔ نہ مکان کا شان
رہتا ہے نہ مکین کا مکان رہتا ہے۔
یہ ہماری سراسر غلطی ہے۔ اور مرزا پانا
نہیں ہے۔ کہ ہم اس چند روزہ زندگی
میں خدائی کرتے پھرتے ہیں۔ یہاں مرنا پایا نہ
ہوتے کو [illegible] ہیں تمام
کارو بار اس [illegible]
[illegible]

انار کلی۔ (بیگم پر دردبھرے لہجہ میں) میری آہ آیا
جان۔ یہ پر فضا گلشن۔ وہ پر فضا باغیچہ یہ عشق پیچے
کی خم کھائی ہوئی پیچ در پیچ پیاری پیاری بیلیں
کا وہ لالہ تخت گل چنبیلی کی قطار یہ مرغن دلفریب کیاریاں
یہ موتیا موگری کی خوشگواری یہ بیلا ہی بیلا
کی قطار یہ خوبصورت و دلفریب روشیں
یہ گملوں کی دلفریب قطاریں یہ دل پسند
سہانے والے نہال مرغان چمن کی
دلکش بول چال یہ قمریوں کی کوکو یہ
فاختاؤں کی حق سرہ یہ سرو شمشاد کے
بوٹے ہی قیامت یہ نہروں کی روانی
فرحت اور آہ کیا یہ انار رفیق پیار کے
ساخت درخت بھی جن کے سرخ سرخ
عشرت شفیق پھول اور دلربا کلیاں جو
میری نیبوں کی طرح رنگ گل ہوتی ہیں
ہیں۔ اور جن کے لعل لعل موتی کیسے
والے میرے ہندوں کے لعلوں کی
طرح چمک رہے ہیں۔ سب کے سب
ہم سے آنکھیں چھپا کر یہیں رہ جائینگے
[illegible] پھولوں
خصوصاً اس کی دلگیر کلیوں سے
ایک خاص دلچسپی ہی نہیں۔ بلکہ
ولی انس بھی ہے [illegible] میری جان التا
[illegible]

ان سے زیادہ کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی اور میرے
دل کو ان سے بڑھکر کوئی شخص بھی پیارا نہیں ہے
ہائے اب یہ کہاں میسر ہونگے ع ظفر شاہ

کہیں ٹھنڈی ہوا ٹھنڈی۔ مکاں ٹھنڈا چمن ٹھنڈا

فرخندہ بیگم۔ بیٹی تم سے پہلے ہے ایک نیا بات پیدا
ہوتی۔ تمہارا لباس جڑاؤ ہوگی تم ننھا سا کو جیتے ہیں ابھی
[illegible] تمہارا راج اگر رہ گئے تو شاہ دیکھا بھی سے
[illegible] کوئی عرض و التجا ہی کی نہ کسی وساطت سے
کچھ شک بھی سمجھ پر کیونکہ سب سے بڑا شاہ [illegible]
ہے اگر یہ کو چلی ہی جاؤنگی۔ اور تمہارا
یہ باغ بے چراغ تمہارا دل [illegible] ع
داغ ہو جائیگا۔ واہ لڑکی اس سمجھ کے قربان

نادرہ بیگم۔ اماں جان ع

علاج ہیں وقوع بابلکر

انجاز بیگم۔ بیٹی تم ناحق کڑھ رہی ہو۔ اور
مفت دل چھوٹا کر رہی ہو۔ خدا بڑا کار
ساز ہے جس نے اس بے سر و سامانی
کی حالت میں تمہاری عزت عظمت ثروت
حشمت قائم اور بحال رکھی۔ کیا وہ بہاں
بہاری بیٹیوں اور [illegible] کے سامان
[illegible] کر سکیگا۔ خدا اور [illegible]
[illegible] ایسے ایسی [illegible]
[illegible]

بھی کوئی اچھی معقول صورت پیدا رہی
الغرض عظمت وحشمت کی پیدا کرسکے میں سب
اہل بیان سے ہر وقت یہی دعا مانگا
کرونگی

فرخندہ بیگم۔ ہاں میری بیٹی خدا تمہاری
زبان مبارک کرے اور ایسا ہی ہو۔

انجاز بیگم۔ (اپنی غمگسار پیاری سے)
تمہاری [illegible] درست ہے۔ مگر یہ
تو ایک نہایت بڑی اور کٹھن ہوئی بات
ہے کہ میں اپنے مرحوم بھائی عزیز بھائی
[illegible] بھائی [illegible] بھائی بے زبان [illegible]
کے مرنے ہی [illegible] دولت [illegible] ثروت
[illegible] ومناسب [illegible]
[illegible] کیوں کر گوارا کرے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں خدا [illegible]
ہو جائے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جہاں کے دھندل اور بکھیڑوں کو خیرباد کہکر آئی کیطرح بغرض لحدتک پہنچ جائے تو بہتر ہے یہ کہنا تھا کہ اعجاز بیگم کا دل بھر آیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے یہ رقت آمیز درد انگیز منظر دیکھکر ان دونوں ماں بیٹی کا دل بھی شدت سے گھبرا گیا اور ان کی ضبط نہ ہو سکا۔ دامن صبر و تحمل ہاتھ سے چھوٹ دل غمناک و جگر چاک ہو گیا۔ پہلو میں بیٹیں کلیجہ میں درد اٹھا۔ آنکھیں ہوئے حزن ہوش بھر گیا تھا۔ گھر بھر میں کہرام پڑ گیا وہ سینہ کوبی ہوئی کہ زمین و آسمان ہلنے لگے گئے۔ آخر اعجاز بیگم بھی اپنے بھائی کی ملازمہ مہاجرت اور بیوقت کی موت کے صدمے سے بے اختیار ہو کر عورتوں کی طرح ڈاڑھیں مار مار کر اور سسکیاں لے لے کر رونے پیٹنے پیٹنے اور چھاتی پیٹنے لگا۔ یہ درد انگیز محشر خیز نظارہ کوئی دس ہی منٹ رہا ہوگا۔ کہ اتنے میں ایک اور عورت جس کی وضع قطع ڈیل ڈول۔ تراش خراش پوشش و لباس بتا رہی تھی۔ کہ ہو نہ ہو یہ کسی متوسط خاندان کی عفت مآب ہے جو اسی احاطہ میں رہتی ہے۔ اس وقت ماتم پرسی کیلئے آئی۔ گو اتفاق سے شریک رکنے مستورات و خواتین تعزیت کر گئیں لیکن چونکہ ابھی تاسف ناک سانحہ ہوتے ہوئے وہاں تک اس خراشے پہ ساجھے والوں کا تانتا لگا ہوا تھا۔ اسلئے اس عورت بیچاری کو آج پانچویں روز تک یہاں آنے اور انکے غم والم میں شریک ہونیکا موقعہ ہی نہ ملتا تھا جسکی یہ بڑی دلسوزی اور ہمدردی کی منتظر تھی۔ اب چونکہ تمام ہو جانے سے لوگوں کی بھیڑ چھٹ گئی تھی اور اعجاز بیگم بھی اپنے مرحوم بھائی کے مکان میں رہ کر بعیت کر چلا گیا تھا اسلئے اسے یہاں آنے اور ان غم نصیبوں کی دلجوئیاں کرنیکا موقعہ مل گیا۔ یہ یہاں آنے کو تو آئی۔ لیکن اس کی نرم دلی و رقیق القلبی نے یہاں کا درد انگیز قیامت خیز سماں سامنے آتے ہی اسکی آنکھیں پرنم رنگ فق جگر شق کر دیا۔ یہ بیچاری کسی اور کی ہمدردی کیلئے آئی تھی خود بھی بیقرار ہو کر انہیں صف ماتم پر بیٹھنے والوں میں مل گئیں روتے روتے اس غریب کی آنکھیں دریا خون ہو گئیں۔ جب خوب دل کے بخارات نکل چکے اور کچھ دل سی ہوئی تو اس نے استقلال سے کام لیا۔ اور اپنے آنسو پونچھ کر ان ماں بیٹی سے تسلی و تسکین آمیز باتیں شروع کیں۔ اور ان کے دل سے صدمہ جانکاہ کو بھلانا چاہا۔ مگر انہیں ایسا لطیف و خفیف صدمہ تو پہنچا ہی نہ تھا۔ جو زینت بیگم مرزا ہیں اپنی حقیقت واہی ہے یہ کہ جلد سے بھول جاتا۔ پھر کیف یہ بیچاری اس طرح ان کا دل بہلانے

اور انکا غم غلط کرنے لگی ۔

زینت بیگم :- فرشتہ خانم کو علیحدہ لیجا کر بھلا اب اس رونے پیٹنے یا گریہ و بکا سے کیا فائدہ آپ تو آپ مگر (نادرہ کی طرف اشارہ کر کے) اس معصوم لڑکی کا دل توڑے ڈالتی ہے۔ خدانخواستہ اگر اسکا ننھا سا کلیجہ دہل گیا تو پھر قیامت ہی ہو جائیگی خدا کیلئے اس بچی کی جان کی دشمن نہ ہو جائیے اور اپنے ہاتھ تو اسے ہلکان نہ کیجیے ۔

ہاں اگر آپکے اس شور و شین یا ماتم و آزار سے مرنیوالی پھر آ جاتی یا اُنکی امید ہی ہو جاتی تو میں تکو تو ہی کبھی آپ کو نہ روکتی۔ بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہاتھ بٹاتی - خطا معاف آتا۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ آپ کی یہ سینہ کوبی و جگر کاوی جا ہے یا بے جا۔ میرے نزدیک تو محض بے سود ہے۔ آپ یہ بھی مدنظر رکھیں کہ اگر گریہ و بکا اسکا کوئی نتیجہ ہوتا تو یہ کارواں سراپا دنیا ہمیشہ کیلئے ماتم سرا ہو جاتے ۔ اور لوگ اپنے اپنے عزیزوں اور پیاروں کیلئے آسمان سر پہ اٹھا لیتے اور بین و بکا سے محشر بپا کر دیتے چنانچہ میں بھی اپنے نور نظر سخت جگر کیلئے ساری عمر [illegible] رہتی اور یہ گریہ و زاری [illegible] کی چھاتی دہلتا ہی [illegible]

چھاتی پر رکھنا ہی پڑا ۔

خدارا آپ بھی صبر و شکر کیجیئے نادرہ کی طرف دیکھئے اور اسکے حال زار پر رحم، خدانخواستہ اگر کہیں اسکا ننھا سا دل سہم گیا تو پھر پیٹنے کے سینے پڑ جائینگے ۔ اور افسوس کرنے دھرتے کچھ بھی نہ بن پڑیگا۔ اور تاسف کرنا پڑیگا میں پھر آپ سے کہتی ہوں کہ اس ماتم و گریہ کا کوئی نتیجہ نہیں۔ مرنیوالا آپ کو اب قیامت تک نہیں مل سکتا چاہے آپ رو رو کر خون ہو جائیں کیا آپنے عرفی کا یہ سچا شعر نہیں جانتی

عرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال
صد سال میتواں بہ تمنا گریستن

بیگم صاحب فرشتہ بیگم اس احاطہ میں اسی لقب سے پکاری جاتی تھیں

اگر روتے پیٹتے بال کھسوٹے چوڑیاں چور کرنے نمت ٹھنڈی کرنے سے دوسری شائستہ سا گیا۔ کو خیرباد کہنے سے مرنے والے واپس آ سکتے یا ایسی جب ایسا بین اور ہیں جو صید [illegible] سے مرنیوالوں سے دل جوار بھی کھینچ لیتے ہیں یا اگر [illegible] ہے۔ اس کی [illegible] والے [illegible] ۔ یا اگر [illegible] بیٹھتے یا اگر [illegible] دل [illegible]

[illegible] کشش ہوتی کہ عالم فانی کو چھوڑ [illegible]
ورنہ ابھی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] بھی انکا
دل دیکھتا تو [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] اور دیکھو [illegible] کی
[illegible] ہے چلتی [illegible]
[illegible] کو وہ [illegible] کی
کیا دیکھتا [illegible] کہ جن کی بیان کرنے سے
[illegible] تو [illegible] ہو جاتا
ہے [illegible] اگر [illegible] تعجب ہے جو
قیامت تک دنیا والوں کو حیران [illegible]
اور [illegible] میں [illegible] لائے گا
بیگم [illegible] ہے کہ اگر [illegible]
والوں [illegible]
کو [illegible] بھی [illegible] جیسا [illegible]
[illegible] ہے میں اپنے پیارے [illegible]
[illegible] منصور
[illegible] منصور [illegible]
[illegible] منصور [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] جاتی —
[illegible] منصور [illegible] آہ منصور
[illegible] ہی [illegible] حالت
[illegible] کی [illegible]
لال [illegible] —
[illegible]

سے زمین پر گر پڑی مگر [illegible] کو سنبھال کر
[illegible] بیٹھی اور بیٹی کی [illegible] اور پیاری
[illegible] زبان [illegible] کی [illegible]
[illegible] حرکات
[illegible] ایک ایک [illegible] سامنے
پھرنے لگے اور پھر [illegible] وہی حالت وہی
[illegible] کہ فرخندہ بیگم نے اسے سنبھالا
ورنہ نہیں معلوم اسکا حال [illegible] کیسی قیامت
[illegible] اور کیسی [illegible]
فرخندہ بیگم — واہ زینت [illegible]
تم تو [illegible] دلاسا دینے آئی تھیں یہ کیا [illegible]
بی زینت دکھا ہوا دل ایسا ہی ہوتا ہے
زینت — ماں کی ممتا [illegible] کہتے ہیں
[illegible] کیونکر صبر کرنے دے میں
[illegible] کی [illegible] کہیں کی نہ رہی —
فرخندہ بیگم — بی زینت جب [illegible] حال ہے

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

چونکہ مرزا [illegible] بھی بی زینت کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
خانہ سے [illegible] آ گئے [illegible]
[illegible] مطلق [illegible] گیا
[illegible] پیارے [illegible] دل [illegible]
[illegible] جا [illegible]
[illegible] سے بالکل [illegible] ہوا اور [illegible] تھا

بھی وہاں گئے کچھ لمحے کے مرکاے ڈروے سے دست
بستہ سلام کیا۔ اور بنہایت ادب سے وہ فرمان پیش
کیا جس کا مضمون یہ تھا۔

مرزا اعجاز بیگ صاحب

حضور بندگان عالی متعالی کی بارگاہ فلک پناہ
سے فرمان واجب الاذعان صادر ہوتا ہے
کہ تمکو ارشاد والا تبار آپکو شاہ کیوان جاہ کے مصاحب
خاص جلیس بالاختصاص کی جلیل القدر کرسی تفویض
ہونیکی تہنیت و مسرت اقتضا ہے
شاہ عرش پایگان کو آپ کے عزیز بھائی
مرزا "سرفراز بیگ" کی جوانامرگی پر سخت
افسوس لا انتہا ملال ہوا ہے مگر معاملات
قضا و قدر میں کسی کو چارہ نہیں لیکے
وہ خود بھی صبر و شکر فرماتے ہیں۔ اور
ہماری ہمدردی آپ کو بھی اس کی فہمائش
ہوتی ہے۔

سالگرہ کی ارشاد فرخندہ بنیاد ہے اور
آپ کل صبح گیارہ بجے معہ اہل و عیال فرحت فضا
دار الاقلیم اکبرآباد ہمایوں بنیاد تشریف
لے جائیں۔ تا شاہ ذی المقدر
رشک ہوا آپ کی کرسی نشینی کی
رسم قدیم کے موافق اپنے حضور میں روا
فرمائیں۔ اور آپ کو منصب مصاحبت
کا خلعت اپنے دست مبارک سے پہنا
زیادہ نیاز۔ یہ فرمان پڑھکر مرزا صاحب کو

خوشی تو ہوئی۔ کیونکہ حق بحق رسید کا معاملہ تھا
مگر وہ اسقدر خوش نہ ہوئے جسقدر ہونا چاہیے
پھر بھی یادل ناخواستہ بیس روپے کیسہ شاہی ہرکارے
کو جس کے لیے وہ بہت ہی مودب کھڑا ہوا
تھا بطور انعام کے دیئے۔ وہ خوش خوش
سلام کرتے چلتا ہوا۔ آپ نے زنانہ کی راہ لی مگر
یہاں بھی وہی جانکاہ منظر موجود تھا جس کی کوفت
سے گھبرا کر یہ دیوانخانہ کو نکل گئے تھے۔

مرزا صاحب نے آتے ہی اسی عالم میں فرمان
شاہی کا مضمون سب کو سنایا۔
اب یہ بیچارے عجیب کشمکش اور الجھن
میں پڑے۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن
دل بار بار بھی روتا ہوا تھا کہ ہائے
بھائی مرحوم ہی کے دم قدم سے زندگی کا
گھر کی رونق و قند باہر جہاں جہاں تھی
اب بھی فرحت کا غنچہ میری مسرت کا شگوفہ بھی
کھل جائے۔ یہ دنیاوی دولت حشمت لیکر
کیا کرونگا۔ مگر ایک طرف فرمان شاہی کا
دبدبہ دوسری طرف نافرمانی کا خطرہ۔ سوال
درپیش ہوا تھا کہ کہیں شاہی عدول حکمی
شاہی عتاب کا موجب ٹھہرے۔ آخر
یہ قرار پائی العزم کی صلاح و مشورہ
سے یہ بات قرار پائی کہ ہر چہ بادا باد
صبح یہاں سے روانہ ہونا ہی آن اور تعمیل فرمان
مستحسن ہے

چوتھا باب

حق بہ حق دار رسید

کلاہ گوشۂ دہقاں بہ آسمان رسید
کہ سایہ بر سرش انداخت چوں تو سلطانی

صبح کے سات بجے ہونگے آسمان کسی کی جبین مبین کی طرح ابر کے گھونگٹ سے نکل آیا ہے۔ اور مطلع کسی کی رخ انور کی طرح مطلع انوار ہو رہا ہے کیونکہ اس کے کچھ ہی دیر پہلے اکبر آباد فرخ بنیاد کے تمام گلی کوچے میں بارش کے سبب اس بہتات و افراط سے پانی بہہ رہا تھا کہ گویا بحر زخار لہریں لے رہا تھا یا طوفان نوح پھر دنیا کی تجدید و تاراج پر آمادہ تھا [illegible] ہی کا پھیرا تھا کہ آج پانی ہی پانی [illegible] کہ پتے پرندے ہیں کہیں پینے کو ندی نالے نہیں سماتے دیدہ اشکبار کے پرنالے ہیں۔ بارش کی حقیقت ہی کیا۔ یہ [illegible] کے بول بالے ہیں۔ جتنا لکھئے۔

حضرت نوح سے کہہ دو کہ سنبھالیں کشتی
آج طوفان کی خبر دیدۂ [illegible]
خنجر ناز کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

سب کے حصول کے کسی کے [illegible] جہاں قرار پا گیا ہے۔ جس نے [illegible] کے پردے میں چھپا رکھا ہو۔ اپنی چنچل ادا سے کبھی کبھی ادا کر دیتے ہیں تو [illegible] جمال کو وہ جلوہ دکھا جاتا تھا جو حضرت موسیٰ کو طور سینا پر نظر آیا تھا [illegible] ہائے اپنے عشاق کے خرمن صبر و شکیب کے پھونکنے میں ذرا کبھی تامل نہیں۔ جیسا کہ ہمارے استاد کا منظوم۔ حضرت احسان شاہجہانپوری فرماتے ہیں ؎

جلوہ دکھانا خرمن عالم کو پھونکنا
یہ آب و تاب برق نگاہی میں لگی

چونکہ آسمان اس وقت بالکل [illegible] ہے اور قدرت کے [illegible] گرد و غبار دھو کر وہ لطف پیدا کر دیا ہے جس کا حسن کا مزہ دیکھنے والوں ہی کے دل سے پوچھنا چاہیئے۔

دربار اکبری اس وقت گرم ہے اکبری نورتن و دیگر [illegible] لیکن پھر بھی [illegible] میں رونق افروز ہیں۔ ملا ابو الحسن (دوپیازہ) کی یاد سب کے دلوں میں چٹکیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بے چین ہوتی ہیں اور اسی بیتابی کے عالم میں
ملا جی کے لئے پروانہ روانہ ہوتے ہیں مگر ملا
ہیں کہ ظہیر نیا شدہ آپکے کانوں تک جوں تک نہیں
رینگتی آنا او حاضر دربار ہونا پر سیتے۔ آخر شاہ
دو بیچارہ سے تنگ آکر یہ تحریر روانہ فرمائی۔
آپکی حضور نامی و عالیہ یہ تحریر روانہ فرمائی۔
اللہ اب حضرت جی بھی اختیار کرلی۔ اللہ اللہ کہہ کر
سینکڑوں فرمان جائیں اور آپ کے ان تک بلائیں
نہیں گھاس تر نہیں کھٹکتے یا ابوالفضل اور فیضی کے
چٹو ہیں آ گئے تو آپ سے یہ امید نہ تھی
حیلہ حضور دربار ہو جیئے ورنہ آپکا پرانا
توبہ اعتقاد ہے۔

ملا بیچارہ حجم جاہ اور اس کے
اراکین حضرت گان کے مذہبی خیالات
سے سمجھ رہا تھا حاضر دربار ہونے سے جان
چرانا تھا۔ کیونکہ سارا شاہی اور اسلام
پر دلتوں اسی کے شہر سلطنہ منشی اور
چپتی چپ سا کرتی تھی۔ اب بھلا
بہا سے زندہ دل ملا کو شاہ جہکلاہ
کے مذکورہ الصدر فقرے کہاں چین
لینے دیتے تھے۔ ان فقروں کے پڑھتے
غرض ظرافت میں رنگ لگ گئی آپ نے
فوراً اپنے مذاق کے موافق جواب [illegible]
حضور بستگان عالی پر [illegible]
کہ [illegible] حضور کی [illegible] کرتے ہیں

عذر ہے نہ تساہل نہ حیلہ ہے نہ تامل میرے
سامنے ابوالفضل او فیضی نے آکمل تلسفر کی
حقیقت ہی کیا ہے اور انکی لیاقت اور قیمت
ہی کیا ہے یہ شکل دکمال میرے سامنے ابوالفضل
اور فیضی کو اپنی بے فیضی پہ نادم ہونا
پڑتا ہے اور دریائے خیالات میں ڈوب
مرنا چاہیئے بھلا بندہ درگاہ تیغیوں
سے دور سکتا ہے اس دین اسلام
کی توہین یا استہزا اپنی آنکھوں دیکھتا
اور اپنے کانوں سنتا ہرگز ہرگز
گوارا نہیں کر سکتا اور نہ اس کے
سننے یا دیکھنے کی مجھ میں کیا کسی مسلمان میں
تاب ہو سکتی ہے جبتک فدوی کو یہ
یقین نہ دلایا جاوے گا کہ حضور بستگان
عالی نے توبہ کر لی اور فیضی مشیر بھی
دوبارہ کلمہ طیب پڑھکر صدق دل سے
مسلمان ہوگئے اسوقت تک یہ دعاگو
حاضر دربار ہونے سے معذور ہی سمجھا
جائے مگر فدوی بندگان حضور کو اتنی
تکلیف اور دینا چاہتا ہوں کہ بندگان
حضور اللہ فیض بیان بھی دلفروز [illegible]
[illegible] قرآن نازل ہوا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

متحمل ہو گئے جو محمد عربی نے اٹھائے یا
بندگان حضور کو اس صبر سے بھی کچھ حصہ ملا ہے
جو پیغمبر خدا صلعم کو ملا تھا جیسے کوئی بات
بندگان حضور میں نہیں تو پھر خدام الدولہ
اپنا مذہب علیحدہ جاری کیا چاہتے
ہیں۔ اور اپنے جد و آبا کے پیارے
مذہب کو خیرباد کہہ رہے ہیں یہ فرماتے
ہیں۔ خادم حضور کی انہیں سے چاکر ہوں
سے بیشک عزت قدیم دربار والا میں
حاضر ہونے سے سر اسکا بارتبہ کیطرح
گر رہا ہے۔
میری کمبخت دو دو انگشت شرعی
داڑھی ہی اس فقرے پر تو دربار
میں بڑا قہقہہ پڑا۔ کہ شاہ عالم جہاں
تک ہنس پڑے قہقہہ لگایا جاتا ہے
تمسخر کیا جاتا ہے۔ میری مذہبی عقائد
میرے شرعی خیالات میری اسلامی
روش میری محمدی طریقت میری ریاضت
سب برطانیہ بجائی جاتی ہیں۔ ؟ سے
چند روز گذشتگی میں بندگان حضور سے
نماز روزہ سے محروم ہو کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دوسے سمجھا دیا۔ اب آپ جانیں اور آپکے عقیدہ
و مرے صاحب۔
بندہ درگاہ تو ہجرت کرکے مکہ معظمہ یا مدینہ
طیبہ کو جاتا ہے۔ وہاں بیٹھا ہوا بندگان حضور
جان و مال کو دعا دیا کرے گا۔ اں نیت
ایزدی ہی ہے۔ تو کیونکر ہے۔
پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔
والا ایالسلام ختم الکلام
ملتمس بندہ درگاہ خاکپائے زمین
ابوالحسن عفی عنہ۔
دربار میں ملا کا تذکرہ ہی ہو رہا تھا۔
کہ حسن اتفاق سے اسیوقت ملا کا عذر نامہ
بالا عریضہ پہنچا جسے ابوالفضل نے
شاہ عالم جاہ کو پڑھ ہی سنایا پیشانی پر شکن
[illegible] شاہ سکندر جاہ کو ملا کے
چلے جانے کا سخت ملال اور ملا کی چپکلیوں
سے جو اس نے آپکے عقائد پر
کی تھیں۔ فیضی ابوالفضل سے
مگر ملا کی تحریر فصاحت تحریر دلکشت
زعفران ہوتی ہیں سن کر شاہ عالم بھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

باغ دکھا کر [illegible] بہت شگفتہ اور دل [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] بہت [illegible] ظلمت [illegible] خط سے منگوا [illegible]

[illegible] حاضر لئے گئے

[illegible]

کہ آپ قبل اپنے مرحوم بھائی کے اس تاج اور اس
سلطنت [illegible] خیرخواہ ثابت کرنے اور پایۂ دولت
کی خوشنودی مزاج کے مرعاوت حاصل کرنے
میں ہمیشہ ساعی رہینگے۔
جب شاہ ذیجاہ نے اپنی تحریر ختم کی
تو مرزا صاحب نے کھڑے ہو کر بجاحت و قنانت سے
یہ عرض کی۔
مرزا صاحب عالیجاہ حضور کا اقبال و
جلال تا بہ دور قمر درخشان و منور
ہے یہ بندہ احسن کا تمام خاندان
نمکپروردہ حضور فیض ظہور ہے۔ اپنی
تمام چیزیں خصوصیں بلکہ جان و مال بھی تاج
حضور والا پر شاد و قربان کر دینا فخر کونین
و افتخار دارین سمجھتا ہے اور سمجھیگا۔ اور
جان و دل سے آخر اپنے عمر تک
اسکے بعد پیچ دربار اور ادھر ادھر کا ذکر اذکار
سرکار دربار برخاست ہوا اور سب لوگ
اپنے اپنے قیام گاہ کو رخصت ہو گئے۔

پانچواں باب

اسکی پھول اور بلبل
آنکھ میں برچھی سی لگتی ہے
اسے عالم شباب سی لگتی ہے

شہزادہ کا جیون الملک کا خطاب صاحب
عالم زمانی القاب حاصل کئے ہوئے آج دوسرا
سال وخندہ فال ہے۔ اب رفتار لیل و نہار
امت و روزگار کے سبب بھائی کی موت
وہ صدمہ جو سخت ہوا تھا ایک صدمہ عظیم
کسیقدر کم و فراموش ہوتا جاتا ہے مگر پھر
بھی جب کبھی مرحوم بھائی کا خیال آجاتا
ہے تو ان کے جگر پارہ کلیجہ تھام کر رہ جاتا ہے
فرخندہ بیگم اور نادرہ بیگم کے آنسو بھی صبر
و تحمل نے اپنے دامن دل سوز سے
پونچھ ڈالے ہیں۔ ان بھی نہ ایسا وہ جگر
خراشی ہے نہ دل خراشی نہیں ہے نہ بیکاری
الحمد کچھ تسکین سی ہو گئی ہے نفس رشید
تسکین کا التزام و اہتمام عاید کرنا نصاف کی
گردن پر سراسر چھری پھیرنا ہے کیونکہ
ابتداے آفرینش سے کارخانہ عالم میں
بیچ سے اپنا دامن پھیلا رکھا ہے
کہ جو لمحہ جو القضا سے زمانہ منقضی
ہوتا جاتا ہے ہر ہم واقعات و حادثات کی تلخی
ہر وقت کم بلکہ معدوم ہوتی جاتی ہیں۔
اگر فطرت ایسا نہ کرتی تو مرنے والوں کا
ساتھ دینے والے مرنے والوں سے کہیں زیادہ
نظر آتے اور تھیٹر کے کارخانہ کا ثبات
بالکل معطل و مسدود ہو جاتا ہے بس
جب ایسا نہیں ہے تو ان عزیزوں بیگموں
کو تمام و ضبط قبول تاخیر کرنا ظلم نہیں تو
سے اسی طرح تکلیف نہیں ہے آگیا ہے

رفتہ رفتہ معین الملک یعنی شاہ ثریا جاہ کا اسقدر مقرب و منظور نظر ہو گیا اور اس نے اپنی جاں نثاریوں سے شاہ سکندر جاہ کے دل میں اسقدر جگہ کر لی کہ اکثر لوگ اسے شاہ کیوان جاہ کی مونچھ کا بال تصور کرنے لگے۔ فرخندہ بیگم و نادرہ بیگم کی گذر بھی شاہی محلات میں بے روک ٹوک ہونے لگیں اور عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی

ادھر شاہ سلیمان جاہ الطاف خسروانہ بڑھاتے جاتے تھے۔ ادھر یہ دونوں ماں بیٹی بیگمات شاہی کے دلوں میں کھبتی جاتی تھیں۔ خصوصاً نادرہ بیگم نے تو حرم شاہی میں تو سکہ بٹھا دیا۔ کہ تمام بیگمات اس کے دیدار کی منتظر اور اسکے ایک نظر دیکھ لینے کی دل و جان سے مشتاق رہتی تھیں بیگمات گھنٹوں اسے اپنے پاس بٹھاتیں اس کی پیاری پیاری باتیں سنتیں۔ ہنستیں۔ کھیلتیں دل بہلاتیں۔ اور اس کے خدا داد جمال پر قربان ہوتیں۔ اور کیونکر نہ ہوتیں ہماری پیاری نادرہ کا حسن و جمال ہی اس غضب کا تھا کہ دیکھنے والے کلیجہ ہی تھام لیتے تھے۔

[illegible] جسے کہتے ہیں لوگ
[illegible]
[illegible]
اور [illegible] احسان

احسان مرے ملنے میں کسی کا جو تو سہی سے ہم
پھر یہ بھی آرزو ہے کہ قربان جائے

حسن اتفاق سے ایک دفعہ شاہ فرید جاہ کی نظر فیض اثر نادرہ بیگم پر جا پڑی۔ دیکھتے ہی دنگ ہو گئے دیر تک اسکا حسن حیرت خیز و جمال انگیز انگشت بدنداں تاکا کئے۔

پیاری نادرہ کے طوق میں اسوقت تک سولہ چاند جھلک رہے تھے۔ شباب نامرانی پر تھا سینہ کے ابھار پر جوبن اور جوبن پر خمیدگی تھی۔ آرزو اور امنگوں کی بیت آئی تھی۔ حوصلہ اور دلوں کی خدائی تھی۔

جب شاہ عالی جاہ کی نظر اس بادہ نظر پر پڑی تھی۔ اسکی ماں بھی اس کے ساتھ کھڑی تھی ماشاء اللہ یہ بھی کچھ بیٹی سے کم نہ تھی۔ اسکی بانکی ادائیں بھی کیسوقت دلوں کے چھکے چھڑا دینے میں ذرا بھی کشش و پنج نہیں کرتے بلکہ اچھے والوں نگاہ میں [illegible] کو بھی مات کر آتی تھی گو اسوقت بیٹی کے شعلہ حسن کے آگے ان کا چراغ حسن ٹمٹما رہا تھا پھر بھی [illegible] دلوں کی خرمن [illegible] کو پھونک دینے میں برق عاطفت سے کم نہ تھا۔

شاہ کیقباد جاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] کی سے زیادہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے

[illegible]

[illegible] کی اس [illegible]

[illegible] ہے

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نادرہ کی طرف [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

بہ جب بھی ہو رہیں ۔
نادرہ بیگم ۔ قبلۂ عالم تو بادشاہ کسی تھیں تھے
کی اتنی زیادہ ایک شان حاصل ہو سکتی ہو کہ جو شاہ عالم
عالیجاہ پھر بھی شاہ کے حضور میں باریابی کی عزت
سے سرفراز ہوا اور شاہ بھی وہ شاہ جو شہنشاہ ہو اور
شہنشاہ بھی وہ شہنشاہ جو عدل و انصاف کا مجسمہ
اور الطاف کا سمندر [illegible]
تعلق [illegible]
متصور ہو سکتی ہے کہ حضور انور کا سایہ
ہمارا ہے ہم پر اللہ ہمارے خاندان ۔ مالک
ہمارے رشتے شان پر عاطفت افگن ہے
حضرت [illegible] کی بارگاہ عرش پناہ کی باریابی
بھی ہمارے اور ہمارے [illegible]
سے لیے [illegible]
[illegible]
اور بھی [illegible] کا کام کر رہی ہے
پھر [illegible]
[illegible]
[illegible]
والا [illegible]
کر کے اور جہان پناہ [illegible] سعادت
[illegible] اور [illegible] خیال کرتے بارگاہ
[illegible]
دعا [illegible]
[illegible]

بھی شایاں و فرزانہ بیگم سے
[illegible] بیگم ۔ آمین [illegible]
شاہ فلک بارگاہ شاہزادہ بیگم کی [illegible]
[illegible] فرمایا ۔
شاہ اودھ [illegible] بیگم [illegible]
[illegible] شاہ نے حسن [illegible]
[illegible]
اس دلکش و دلپذیر تقریر سے [illegible]
مسرور ہوا [illegible] ایسا [illegible]
فضل و کمال اور [illegible] ہوا اس کی
بھی کیوں کہ [illegible]
[illegible] کی نگاہ سے نہ [illegible]
[illegible] بیگم [illegible] حضور [illegible]
[illegible] مہربانی ہے اور بیگم
[illegible] ہیں ۔
شمس النساء بیگم ۔ [illegible] حضور کی [illegible]
[illegible]
[illegible] حضور سے زیادہ [illegible]
[illegible] باتوں میں کوئی [illegible]
[illegible] گزرے ہوں گے کہ شاہ [illegible]
[illegible] شاہی سے [illegible]
اجلاس [illegible] فرمان ہوئے [illegible]
فرمانے ہی یہ حکم صادر ہوا کہ بدولت
اقبال سے آج سے میاں [illegible] کی
تو شمس النساء بیگم کے نام سے نامزد کیا ہے

اپنے بچانے نادرہ بیگم سے شمس النساء بیگم
محلات شاہی کی بیگمات پر حاوی ہونا چاہیئے حکم کے
صادر ہوتے ہی پہلے مسکی زبان پر بھی آ جاتی
ہو گیا یعنی بادشاہ نے بھی سنا اور دل سے پسند کیا
اور سکندر ثانی کی اس شکر بخشی سے بہت ہی شاہزادگی
بیگمات شاہی میں اب تو اس عطیہ
سلطانی اور اس عز و التفات مہربانی پر
کچھ کچھ چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ چنانچہ
دو بیگموں کا مکالمہ ناظرین کے سامنے پیش
کیا جاتا ہے۔

خورشید جہاں۔ بی خدا ہی بہتر کرے
کچھ سنا بھی؟

خجستہ زمان۔ میں نے تو اب تک کچھ
نہیں سنا۔ خیریت تو ہے۔

خورشید جہاں۔ خیریت دو دن بعد
سے بھیرو سر بھی نہ رہیگا۔

خجستہ زمان۔ تم تو پہیلیاں بجھاتی ہو
ہمیں مطلق نہیں بوجھ سکتی۔ کچھ
کہو گی بھی آخر معاملہ کیا ہے

خورشید جہاں۔ واہ کیسی بھولی بنی جاتی
ہیں گویا کچھ جانتی ہی نہیں!! سارے
محل میں چل پول مچی ہوئی ہے ڈھنڈورے
پٹ رہے ہیں اور آپ کان میں تیل
ڈالے بیٹھی ہیں۔

خجستہ زمان۔ او ہو اب میں سمجھ گئی
شمس النساء والا معاملہ تو نہیں کچھ بھی ہو ہو نہ ہو
یہی معاملہ ہے

خورشید جہاں۔ جی ہاں یہی معاملہ مگر آپ نے
سمجھی کیا ہیں یہ کوئی ایسا ویسا معاملہ نہیں کھوج لگانا
شاہی تیر ہی لگا ہے۔

خجستہ زمان۔ سچ کہتی ہو۔ اس سوری لونڈیا پر
شاہ ذی جاہ کی تیز نگاہیں تو کہیں نظر رہی تھی دیکھا
چاہیئے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔

خورشید جہاں۔ معاف تو یہ ہے کہ یہ موئی دن
بدن شاہ ذی جاہ کے منہ لگی اور سر چڑھی ہوتی جاتی
ہے ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔

خجستہ زمان۔ دیکھا چاہیئے یہ خدائی قہر
کیا قیامت اور کس پر قہر لاتا ہے۔

خورشید جہاں۔ گو مجھے اس کے چتون
اچھے نظر نہیں آتے۔ مگر سچ پوچھو تو ضامن
ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ
نگوڑی کو خدا نے صورت ہی ایسی دلفریب
دی ہے چہرہ پیارا سے تو دور کنارہ ہم
تو کہہ سیان صدقے کرتے ہیں۔ تم ہی ایمان
سے کہو کہ کبھی ایسی پاکیزہ و دلربا صورت
دیکھی تھی۔

خجستہ زمان۔ یہ سب سہی مگر یہ بھی نہیں
ہوسکتا
اپنی ناک کٹوائی جائے یا دوسرے کے
حسن و خوبی پر اپنی عیش و عشرت فدا کر دی جائے

خورشید جہاں۔ یہ کون کمبخت کہتی ہے کہ آپ اسکے اس آتش حسن چراغ گل ہو جاتا ہے اپنے تئیں نوشابہ کو نثار کردیں۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ کچھ نہ کچھ اس بلا سے بے درمان کے دفعیہ کا بندوبست ضروری بلکہ لازمی ہے

خجستہ زمان۔ بیشک۔ مگر کیا کیا جائے سنتی ہوں کہ شاہ جہان خود اس پر لٹو ہو رہے ہیں اور حضرت کی نیت بھی ڈگمگا گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو ہمارا کہیں کھوج بھی اس محل میں نہ ملیگا۔ جبکہ ہمارے رنگیلے میاں ہی اس چھوکری پر جان دینے لگے۔ تو پھر یہاں کون پوچھیگا جب ہم ان کی آنکھوں سے گر گئے تو پھر سوائے خاک میں مل جانیکے ہمارا اور کیا نتیجہ ہے

خورشید جہاں۔ سچ کہتی ہو۔ یہ سب ہماری بدقسمتی کے شگوفے اور بدبختی کے شگوفے ہیں۔

خجستہ زمان۔ اجی سب تو سب ہمارے نانا شاہ بھی اسقدر مرتے ہیں اسکے کہ آتے دیکھا نہ تاؤ جھٹ پٹ اس چھنڈی کو کیسا پیارا نام شمس النساء بیگم بخش دیا۔ یہ گویا محبت جتانے اور لگاوٹ دکھانے کا پہلا زینہ ہے۔

خورشید جہاں۔ ہوا یا شغل یہ ہے کہ ان کا [illegible]
[illegible]

اچھی صورت دیکھی اور پھسل پڑے۔ خدا بچائے ان ہرجائیوں سے۔ تم دیکھتی رہی ہو کہ اس موئی نکاتی کی کیسی کیسی خاطرداریاں ہو رہی ہیں۔ آج کل محلات شاہی میں کھلبلی سی پڑی ہوئی ہے۔ پیارا نام عطا ہو رہے ہیں۔ ڈھنڈورے پٹ رہے ہیں۔ اعلان ہو رہا ہے۔ منادی ہو رہی ہے۔ یہ سب کیا ہیں بدبختیوں کی نشانیاں ہیں آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

خجستہ زمان۔ مگر میں تو یہ ضرور کہوں گی کہ جب اپنا ہی سونا کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش۔ اگر ہمارے دل شاہ خود ہی ادھر ڈھلیا نہ جاتے۔ تو کیا وہ ہمیں ڈھونڈتی مجھے تو اس بیچاری کی بھی کوئی خطا نظر نہیں آتی۔ یہ سب ہمارے سلطانی بادشاہ کے شگفتے ہیں۔ ایسا کون آدمی ہو دیکھنے میں ہی نہ آیا۔ نہیں نہیں بادشاہ کا بھی کوئی قصور نہیں۔ یہ سب ہماری قسمت کی خطا ہے۔

پوچھو نہ کچھ ہماری پریشانیوں کا حال نامہ
ہم خاک میں ملا گئے ہونگے آسمان سے ہیں

خورشید جہاں۔ یہ نا آج کل قسمت بھی اپنی وصیاد (بلی) کی روک تھام نہیں آتی۔

خجستہ زمان۔ [illegible]
[illegible]

ہے۔ اس کے سونے کی چتا اٹھا رکھی
ہے کسی نے بھی کبھی خیال میں بات
لائی ہے۔ جو وہ بادشاہ سلامت کی تو
تابعی کو بھی بحال ہوتی ہے اسے کیا
کہتے ہے سمجھاتا ہے۔ جو وہ ایسا تڑوالے
چھوڑ دیا۔
خورشید جہاں۔ خیر یہ تو کوئی بھی
اور انوکھی بات نہیں کیونکہ شاہوں کے لائی
قسمت کو ذرا سی بھی ڈانواں ڈول ہوا
کرتی ہے مگر یہ تو کہو کہ کیا گاڑی بھی
بیٹھ گئی۔ اور خدا نخواستہ وہ ہماری
ہمسری ٹھہر گئی۔
خجستہ زمان۔ ابھی تک تو شاید یہاں تک
نوبت نہیں پہنچی مگر یہ بیل بڑھ رہا ہے
جو اندر اندر ہی اپنا رنگ لا رہا ہے۔
خورشید جہاں۔ یا اللہ تو اس قطامہ
کو قطع ڈول کر۔
خجستہ زمان۔ جو اس چڑیل کو آسمان
پر بٹھا دینا ہے وہی ہو جاتا کہ اس کا حسن
کمال قریب ہی ہی۔ مگر اس حیل پائی
میں کہاں بات شاہی میں کوئی نکالی گی
کیا ان سے تو شاہی کی ذلت تمام شاہی گھری

خورشید جہاں۔ تو دل نہیں [illegible]
[illegible]

ہے جیسے پیا چاہے وہی سہاگن۔
خجستہ زمان۔ خدا کی قدرت عقل کی
چھوکری اور شوکت۔
خورشید جہاں۔ بیشک یہ غرور سے حسن کی سرکار
سے سرشت ہوا ہے اسکا ذکر ہی کیا اپنی اپنی قسمت
انکو سمجھ ہے تمکنت توانا
صاحبو اپنی اپنی قسمت ہے
خجستہ زمان۔ ماشاءاللہ لاحول ولا قوۃ ضرور
فرعون بے سامان ہو رہی ہے خدا ابھی ہمارے
خون نشاط کو اس برق جہاں سوز کے آتش
حسن سے بچائے اور انکی گرمی حسن پہ اوس پڑ جائے
خورشید جہاں۔ میری رائے میں تو
شہزادی بیگم کو بھی اس میں شریک کرنا
چاہیئے وہ ان سے بھی راضی نہیں ہیں
کیونکہ جو بات ہمارے لئے ہے وہی
ان کے لئے عیب ہے تو وہ ضرور کوئی
نہ کوئی معقول تدبیر اس بلا کے ٹالنے
کی نکالیں گی۔
خجستہ زمان۔ میری بھی یہی رائے ہے
اور امید واثق ہے کہ وہ اس ناگن جیسی
کی پوری پوری خبر لیں گی۔
خورشید جہاں۔ ہاں۔ آؤ [illegible]
ان کو خبر کرنی چاہیئے [illegible]
نہیں بلکہ نہیں اس قدر بھیانا چاہیئے [illegible]
[illegible]

چہچہاتیں اور ہنستی بستی شہزادیاں پھدکتی نظر آتی ہیں
جن سے ... ان میں ... اپنے ...
لیتا میرے نزدیک اس نونہال کی جدائی کا ...
تاکہ یہ بیل منڈھے ہی نہ چڑھنے پائے۔
مختصر یہ کہ دیر تک انہیں کھچڑی پکتی
کی اب وہی شمس النساء بیگم جو تمام حرم
شاہی کی آنکھ کا تارا تھی، کسی کو ایک
آنکھ بھی نہیں بھاتی رشک و حسد و عداوت
کی آگ بھڑک اٹھی کہ یہی سرو گل
اندام جس پہ محلات سلطانی کے ادنیٰ اور اعلیٰ
بلبل آسا فریفتہ قمری نمط شیفتہ ہے
سانپ کی طرح جھپٹنے اور رخسار کی طرح ٹھٹکنے
یہ رنگ ڈھنگ دیکھ دیکھ کر اس بیچاری
سے اوروں کے بھی دل اچھلنے لگے اور
رنگ فق ہو ... ہوتا تھا ...
اندامی دلفتہ ... ہے اور بس ... تھی۔
اب جسے دیکھئے اس بیچاری سے خار کھا
بیٹھا سا نظر آتا ہے۔
... یار ... ذوق ...
جیسے ان دونوں ...
شمس النساء بیگم کی طبیعت کچھ ایسی سادہ
واقع ہوئی تھی ... سادگی ہی ...
...
...
...

جوبن جوانی ہے جوانی کا سنگار ہے
سادگی ... اس ... کے لیے ...
اتفاقاً ایک رات شمس النساء بیگم بڑی بیگم کی محفل
میں شہزادیوں اور خواصوں سے مزاح و مذاق
کی باتیں کر رہی تھی چونکہ یہ شہزادیاں اور
خواصیں بھی اپنے اپنے حسن و جمال پر ایک
... سے کر رکھتی تھی مگر بیگم کی تو ... کہ اگر یہ
شہزادیاں اور خواصیں آسمان حسن کی تارے تھیں تو
شمس النساء بیگم شمس ... عرش ...
ان ستاروں کی جو کچھ ... ہوتی ہے
وہ اظہر من الشمس ہے۔
خواصیں۔ شمس النساء بیگم سے طنزاً ...
بی شمسا تمہاری زلفیں رخ انور پر بکھر
کر ... رخ ... آفتاب
...
تو ابر سے نکال کیوں نہیں دیتیں ...
...
...
...
شمع ... ہیں۔
شہزادی۔ ...
...
شمس النساء بیگم ...
...
...

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہ پُر مذاق و پُر سرور جلسہ ابھی اپنے انہیں نرالے رنگ میں مشغول تھا کہ بڑی بیگم صاحبہ کی آمد آمد نے اسکو چشم زدن میں منتشر کر دیا کیونکہ بڑی بیگم صاحبہ سامنے ایسی باتیں داخل بے ادبی تھیں اسلئے یہ جلسہ فوراً درہم برہم ہو گیا کچھ تو ادھر ادھر چھپ گئیں اور کچھ ٹھٹک کر دم بخود ہو کر وہیں رہ گئیں۔ شاہی محلات میں ایک ایک محل کے اندر اس قدر مکان کمرے کوٹھیاں، بالاخانے، صحن وغیرہ ہوتے ہیں کہ بھول بھلیاں کا کسی طرح پتہ نہیں چلتا جب بڑی بیگم صاحبہ کی آمد سے جلسہ مذکور میں ہیجان پیدا ہوا تو شمس النساء بیگم ایک بالاخانے میں جا بیٹھی۔ بالاخانہ اصل میں بڑی بیگم صاحبہ کا خوابگاہ تھا کیونکہ بڑی بیگم صاحبہ اکثر یہیں آرام فرمایا کرتی تھیں۔ شاہزادہ سلیم جو حسن پسندی میں قیس و فرہاد کا بھی استاد تھا وہ اس وقت اپنی والدہ کے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ اسے بڑی بیگم یعنی اپنی والدہ سے کوئی ضروری کام تھا اور وہ کسی اور بیگم کے تشریف فرما تھیں۔ اسلئے شہزادہ صاحب انکے انتظار میں اس پلنگ پر لیٹ گئے تھے کہ یکایک کسی کی چاپ نے انہیں چونکا دیا۔ دیکھا تو ایک خوبصورت صورت شہزادی حور پیاری پیاری شمس النساء بیگم کی دلکش و دلربا شکل تھی اب کیا تھا آنکھیں لڑ گئیں۔ تیر نظر دونوں کے جگر کے پار ہو گیا۔ ادھر شاہزادہ ادھر مہ پارہ اپنا اپنا کلیجہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر انگشت بدندان رہ گئے خاص کر شمس النساء بیگم عجب مخمصے میں پھنسی۔ ادھر بڑی بیگم صاحبہ کا خوف پیچھے جانیکا مانع ادھر شرم وحیا یہاں ٹھہرنیکے خلاف آخر خوف شرم پر غالب آیا۔ بیٹھے سے وہاں سے قدم اٹھانیکی جرأت نہ ہوئی۔ اور ایک کونے میں چھپ رہی۔

شہزادہ۔ یا اللہ میں اسوقت عالم خواب میں ہوں۔ یا کہ بیداری میں یہ میرے سامنے بجلی سی کیا کوند گئی۔ کیا آفتاب آسمان سے اتر آیا۔

یہ کلمے سنتے ہی شمس النساء کے ہوش و حواس غائب ہو گئے شرم سے آنکھ بچا کر اسی گوشہ میں دوسری طرف منہ پھیر اور بدن سمیٹ کر چپکے سے بیٹھ گئی۔

شہزادہ۔ واہ اتنی بھی نہیں یہ تو اب آپکو ضرور ہی بتانا ہوگا کہ آپ کس گلستان حسن کی بہار اور گلستان کی بہار اور کس بوستان نزاکت کے گل بے خار ہو۔

شمس النساء بیگم نے دوپٹے کی آنچل سے اور بھی منہ چھپا لیا اور آنکھیں نیچی کر لیں مارے شرم کے پسینہ سے تر بتر ہو گئی نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا معاملہ تھا۔

شہزادہ ۔ واہ ایک نہ شد دو شد۔ اللہ اس منہ
چھپانے کی ادا نے تو اور بھی دل چھین لیا اللہ رے
حجاب خدا کیلئے پردہ سے نقاب ہٹائیے پردہ اٹھائیے
مرتے کو مارے شاہ مدار مگر خیر اگر آپکو منہ چھپانا منظور
ہے تو لیجئے میری گردن بھی حاضر ہے کیونکہ ۔ آتش

منہ کو چھپائیے نہ میرے قتل کے لئے
شمشیر بے نیام ہے ہر رو حضور کا

اور اگر اس سے بھی زیادہ اختیار منظور ہے اور چھپانا
ہی بہتر ہو تو پھر دیر نہ فرمائیے ۔ ذوق

آئیے آنکھ کے پردوں میں چھپا دوں صاحب
یاں بھی کچھ دور ہوا تو خانہ دل حاضر ہے

شمس النساء بیگم نے سہم کر اور بھی اپنی نظریں نیچی
کر لیں اور مارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگی
شہزادہ ۔ اللہ ری شرم لاج۔ یہ تو غضب ہی نہیں ہم سے
شرمانے کیلئے اتنی چھپی ہے ۔ اے ہے ۔ ذوق

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

شمس النسا سخت مجبور ہو کر ایک ادا کے ساتھ
شہزادہ عالم بھلا آپ یہ کیا فرماتے ہیں میں اس قابل کہاں
یہ صرف آپکا حسن ظن یا بھولا پن ہے
شہزادہ ۔ اے یہ تو آپ مکر دینے پر بیٹھیں جب آپکی
تو کو نظر نے دیکھا بھی نہیں آنکھ ملا اور دل ہاتھ سے لوٹ لیا
ہاں ان نتیجان سے ۔ ذوق

شوخی بھولی نازک نگاہ چشم ناز کا
یہ مرغ دل شکار ہے اک شعلہ باز کا

خدا کے لئے ایک بار تو پھر دیکھ لو کیوں مجھے چھیڑتی ہے
نہ یہ کہ ریسی ہو اسکے دل درد کے مجبور ہو رہی ہے اور دل
تڑپ رہی ہے۔

دیکھا تھا ایک نظر تو قیامت گزر گئی
ایسے کہیں کیا دکھائیں تمہارا نہ دیکھا

شمس النساء ۔ شہزادہ عالم آپ ہمارے بادشاہ
ہماری پناہ ہیں اور ہم آپکی رعیت بھر خیر زادہ ہیں آپ اپنا
غرور اور مکر سے کام لیں تو آپ ظالم ہو جائینگا آپکو
ایسی باتیں جیسے ہم کمتروں سے زیبا نہیں ۔
شہزادہ ۔ اللہ اللہ کیا شیریں تقریر ہے ۔
شمس النساء ۔ یہ سب آپکی ذرہ نوازی ہے
ورنہ ہم ایک غریب رعایا نمک خوار حضور کے ہیں
ہمارا حفظ مراتب آپکو لازم بلکہ ملزم ہے
شہزادہ ۔ یہ آپ اپنی شکستہ المزاجی جو چاہیں فرمائیں
مگر میرے نزدیک تو آپ بھی اقلیم وقت حسن اور
مملکت دلبری کی یہ قید ہیں ورنہ تیغ خمیر دل کی سلطنت
پر آپکو بھی فتح نمایاں نہ حاصل ہوتی فرمائیے یہ سچ یا جھوٹ
شمس النساء بیگم ۔ شہزادہ عالم خیر تو ہے
یہ زیادتی ہے اور تو حفظ مراتب کو کام فرمائیے
اور کچھ تو میری حالت زار پر ترس کھائیے میری
دل شکستگی سے آپ کو کیا مل جائے گا
کیا آپ نے سنا نہیں ۔ آتش

بت خانہ کو توڑ ڈالیئے مسجد کو ڈھائیے
دل کو نہ توڑیئے یہ خدا کا مقام ہے

شہزادہ ۔ اے جانمن ہاں

تو اب عشق میں شاہزادہ کا ایک ترجمہ
اور سنئے کیا آپ کی جان دیا انظر بد سے
شہزادہ عالم شعر بھی نہیں گذرا ہے
محمود غزنوی ہزاراں غلام داشت
عشق ایاز گرفت غلام غلام شد
شمس النساء بیگم - شاہزادہ عالم خدا را
شہزادیوں سے محبت ناموس کے محافظ
بنے رہئے۔ اور ایسی ڈانواں ڈول نیت
کو دل سے دور فرمائیے۔
شہزادہ - جی ہاں بجا اور بہت بجا ارشاد
ہوا شہزادیاں تو بے پیری کی لات نہ سہیں
اور میں دل دینے کا اپنا پیر چھوڑ دوں - واہ کیا
انصاف اور انوکھا فیصلہ ہے اتنا
ہوں جان من اب اگر ہے تم سمجھ کو
کہ حضور جناب اب میری شان میں آپ نے
منہ سے نکلا تو مقدر ہو ... ہو گئے
کہ آپ کے بیناز آپ گلبرگ رخسار نگینوں
سے کل سو من نہ ہو جائیں تیری
ذمہ ہے
اچھا اب آپ سیدھے اور ...
صاف یہ بتا دیں کہ آپ کس خوش نصیب
کے گھر کی رونق چراغ ہیں اور کس والدین
کے ارمان باغ کی لالہ بیدار ہیں -
شمس النساء بیگم - یہ تو میں ہرگز نہ بتاؤنگی
... کا نیا نام ... تھا

شہزادہ - یہی ہوتا ہے کہ یا تو آپ شریف دل سے سننا پسند
کریں یا ہرگز نہیں بیچ میں لیکن لیکر پسند کروں
شہزادہ - کیوں کیا وجہ - سبب - موجب محبت
شمس النساء بیگم - یہ تو صرف ہم ہی اپنے دل
سے پوچھ سکتے ہیں ہم سے عرض کرنے کی تو کوئی
ضرورت معلوم نہیں ہوتی
شہزادہ - اے ظالم تیری بھی دو معمولی بھالی
ادائیں ہیں جیسے تیغ و خنجر میرے کلیجے پر چھچے اڑا
رہی ہیں یا اللہ کس بے درد سے پالا پڑا -
بھیدی - جی قبلہ عالم سے تعلق
سبب سے رشتے قدیم وادی محبت میں
یہ راہ وہ ہے جہاں خضر بھی خراب ہوا
شمس النساء بیگم - شہزادہ عالم یہ آپ کو
ہو کیا گیا - عقل و خرد سے کام لیجئے -
شہزادہ - ابھی تک آپ کو یہ بھی خبر نہیں -
اجی ہو گیا جاتا - وہ آپ کی الفت کے
سودے یا جنون کے جان جہاں جب
دل و دماغ ہی بے قابو ہو گئے تو پھر
میرے جنون و سودے میں کس مجنوں کو
شک ہو سکتا ہے الغرض اب تو
ہو گیا آپ میں مرد تا پیوستہ ہو گئی
شمس النساء بیگم - شہزادہ عالم ایسی باتیں
کی آپ کے شایان شان نہیں -
شہزادہ - آپ تو شایان شان ہوں یا نہ ہوں
لیکن جب دل ہی قابو میں نہیں تو پھر

چارہ ہی کیا ہے مگر یہ تم بیدردوں آپ مطلب کی کیوں کہے گئیں
شمس النساء بیگم - خدا شکر ہے میں ایسا
کرنے پر مجبور ہوں - بہتر اسکے کہ میں اپنے والدین
کا حضور کو نام نشان بتا دوں ایسی بے شرم مجھ
بے غیرت کا ڈوب مرنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر معذور
سمجھکر معاف فرمائیں تو نہایت انسب ہے
شہزادہ - میرے نزدیک تو آپکا اور آپ
کے والدین کا کوئی ننگ کا مقام نہیں ہے
بلکہ فخر و مباہات کی جگہ ہے - اس لیئے
اپنے قیامت خیز و انداز آفت انگیز کا صدقہ
یہ تو ضرور ہی بتا دیجیئے کہ آپ کس برج شرافت
کی روشن اختر ہیں - ورنہ میں آپ کو
یہاں سے ہلنے نہ دونگا - اور ہاں یہ تو بتایئے
کہ کیا آپ کے والدین سلیم سے شہزادے
کو ناپسند فرما سکتے ہیں - ممکن ہی نہیں
شمس النساء بیگم - بیشک وہ آپ سے
جوان رعنا حسین جمیل حلیم سلیم - متین
مہذب - عاقل فاضل شہزادے کو ناپسند نہیں
کر سکتے مگر اس بے حیائی اور اس رسوائی
کو بھی ہرگز ہرگز پسند نہیں کر سکتے - کیونکہ
یہ باتیں شرافت کو بٹہ لگانے اور نجابت کو
خاک میں ملانے والی ہیں البتہ دولت و حشمت
کے بھوکے وہی لوگ ہو سکتے ہیں - جو
شہرت و صورت کے دلدادہ ہیں - بھلا وہ
کہاں ہونگے جو صرف عفت و عصمت اور

پاکدامنی و عزت کے سفینہ ہیں اور شرافت
و نجابت کے فریفتہ ہیں - ہمارے والدین
تو خدا کے فضل و کرم اور شاہ سلیمان جاہ
فیض نعم سے ایسی دولت پر شاید مشغول بھی کہ
نہیں - شہزادہ - بہت اچھا یہی سہی - مگر
جب تک آپ یہ نہ بتائینگی میں آپکا پنڈ نہ چھوڑونگا
چاہے قیامت ہو جائے آپکو صرف یہ بتا دینے میں
عذر ہی کیا ہے کہ آپ کس خوش قسمت باپ کی خوش نصیب
بیٹی ہیں اور ہماری تباہی میں کس تقریب سے آنا ہوا
شمس النساء بیگم - خیر اگر آپ اسی پر ادھار
کھائے بیٹھے ہیں اور میرا پیچھا نہیں چھوڑتے
تو میں مجبوری بتائے دیتی ہوں کہ میں آپ کے
نمکخوار معین الملک کی لخت جگر ہوں
اب تو بخشیں بی بی :-
شہزادہ - اچھا یہ نہ کہیئے - کہ آپ ہمارے
معظم و مکرم معین الملک کی لخت جگر و نور نظر
ہیں مگر یہاں بخشش ہو گئی خیر شیر تو اپنا شکار
کبھی نہیں چھوڑتا - اسے کسی سے بخشنا
سکھایا ہی نہیں - اسوقت تو آپ شیر کا
شکار ہو رہی ہیں بخشنا چہ معنی -
بھیدی - الحذر دھمکی - دیکھیئے کہیں
آپ کی یہ دھمکی آپکا یہ شکار نہ کر بیٹھے مگر
اسوقت تو خیر سے آپ ہی تیر اداسے شکار
نظر آتے ہیں - خدا ہی خیر کرے -
شمس النساء بیگم - جی ہاں بندہ نواز

یہی ارشاد ہوا۔ کہیں خدانخواستہ فصد کی
ضرورت تو لاحق نہ ہو۔
بھیدی۔ واہ بیگم صاحبہ تیور آپ ابھی کھل کھیلیں
نہیں نہیں یہ صرف میری سمجھ کا پھیر ہے معاف
فرمائیگا میں نہیں سمجھتا تھا کہ جواب اسحر کی بزرگی ہے
شہزادہ۔ اب تو حضور کا سودا خرید چکا۔ چلا
آپ کے ہوئے فدا نامراد کیطرح تو ہی کیا اور اگر
سچ پوچھئے تو یہ سودا خرید لیا ہے جس سے پچھتانا
ہزار بیکار سی ہے بہتر یہ سلسلہ کہ سے ایک جھگڑا تو چکا اب
یہی اس پیاری پیاری صورت کا صدقہ اتنی
بات اور بتا دیجئے کہ شاہی محلات میں
تشریف لانے کا سبب کیا ہے کسی اور
غرض سے تشریف لائی تھیں یا میری ہی
شامت ہیں گھیر کے لوٹنے کا ارادہ تھا
یا میرے ہی سودائی بنانے کا منشا تھا۔
شمس النسا بیگم۔ اصل میں بیچاری شریف
زادی یہ جھگڑا سے کیا جانوں تیرے فرشتہ
بھی لگاوٹ بجھاوٹ نہیں جانتے زاہدہ
ہوکر حیف یہ بھی اپنی قسمت کی خوبی ہے
کہ جو آپ سا شاہزادہ والا تبار ایک معصوم
صفت ملکوتی خصلت کو خدا جانے کیا
کیا سمجھے لگے نہ والدہ صاحبہ کے ساتھ
آ نکلی تھی بیگم صاحبہ کی حضوری کی عزت حاصل
کرنے نہ ان بلاؤں کے منہ پڑتے آ جاتا
چارہ ہی کیا ہے سوچ کچھ خدا دکھادے اچار دیکھنا

شہزادہ۔ (خوف ہوکر) نہیں نہیں خدا
گواہ ہے مجھے کوئی اور گمان نہیں میں آپکو
درج شرافت دریائے سرکا گوہر سمجھتا ہوں خدا کیلئے
آپ کوئی بات میری طرف سے اپنی خاطر میں نہ
آنے دیں۔ اور نہ میری جانب سے کسی قسم کی تائیدگی کو
اپنے دل میں جگہ دیں ورنہ میں کہیں کا بھی نہ
رہوں گا بجز خدا کی بات پیغمبر کی پھٹکار ہو
جو میرے دل میں آپ کی طرف سے برائے
نام بھی کسی بدگمانی نے جگہ پائی ہو۔ جب
آپ اس اپنی زود رنجی کا صدقہ اتنی بات
اور بتادیں۔ کہ آپ کا پیارا نام کیا ہے۔
شمس النسا بیگم۔ (دھیمی ہوکر) میرے
نام سے آپکو کیا غرض۔
شہزادہ۔ اللہ رے بھولا پن! مجھے غرض
نہیں ہے تو کس کمبخت کو ہے۔
شمس النسا بیگم۔ آپ تو ناحق پیچھے
ہی ہاتھ دھوکر پیچھے پڑ گئے۔ اس کی تو میں اپنی
ضرورت ہی نہیں دیکھتی۔ مگر آپ کی
ضدی طبیعت کبھی نہیں ماننے دیگی
اس سے مجبوری نام بھی بتائے دیتی
ہوں۔ اچھا کنیز زادی کا پہلے تو "نادرہ" نام
تھا۔ مگر خطبہ سلطانی میں شمس النساء بیگم
عطا ہوا۔ اور اب بھی مشہور خاص و عام
ہے محلات شاہی میں بڑی بیگم صاحبہ
کی خدمت میں حاضری کی عزت والدہ

صاحب کو حاصل ہے جنکے ساتھ کبھی کبھی میں بھی
بیگم صاحبہ کی قدمبوسی کا فخر حاصل کر لیتی ہوں۔
یہی غایت محلات شاہی میں ہماری آمد کی ہے
ورنہ اور کوئی غرض ہے نہ غایت۔
شہزادہ۔ اے پیاری شمس النسا بیگم انشاء آپکے
حسن زیبا اور ادائے دلربا کا مجھپر پورا پورا دل
چل گیا ہے اور آپنے مجھے دین و ایمان بلکہ سارا
جہان کہیں کا نہ رکھا میں اپنے آپکو نہایت ہی
خوش نصیب و خوش سمجھوں۔ کہ جس
طرح آپ کی دلربا اور رعنائی نے
میرا دل زبردستی چھین لیا ہے اسیطرح
آپ بھی اپنی اس دلربا صورت اور
اس دلکش آن و بان کی خیرات میں
چپکے سے اپنے دل بھی میرے حوالہ کر دیں
تاکہ مجھے کچھ تو تسکین رہے ورنہ علاوہ
مرضیت ہجر و مفارقت سے میں جانبر
ہوتا نظر نہیں آتا ہے اے مہ وش
تو شرتے سے ہوا ایک حرف بھی ہرگز نہ مٹیں کم
جو پیشانی میں لکھا تھا مری وہ پیش آیا
شمس النسا بیگم۔ شہزادہ عالم۔ معین
الملک کی لڑکی تنگ خاندان ہونا
کیونکر پسند کریگے آخر حمیت اسلامی عزت
شرعی یا رسم و رواج زمانہ بھی کوئی چیز ہے۔
ہاہا نہیں واللہ! آپ میری خاندانی شرافت
و سلطانی قدر و منزلت دھبہ لگانیکی جرات
نہ فرمائیں۔ بیٹھے بٹھائے میرے خون ناحق
کے بیباک ہو جائیں اور پھر ہرگز ہرگز نشان ہوتی نظر نہیں
کی امید بھی نہ رکھیں۔
شہزادہ یہ روکھے پھیکے جواب اگر توبہ بھی کیوں
نہیں کر ڈالتیں۔ کہ جھگڑا ہی پاک ہو جائے
شمس النسا بیگم۔ تمنا ہے ہو کہ خدا اسلیئے
ایسا خوش بیانی و لطافت کلمہ تو آپکے منہ سے نہ
نکالیں اور آپ سے استقدر یا مہر نہ ہو جائیں کیا
ان بان شہزادی ہی کہیں گھسیٹیے۔
جمیدی۔ کیوں بیگم صاحبہ آخر محبت
آہی گئی تا ہدل را بدل راہیت اسی کو کہتے ہیں
شہزادہ۔ جان جان! فقط آن بان
ہی نہیں۔ بلکہ دین و ایمان ہوش و حواس
عقل و خرد سب کچھ کھو بیٹھا۔ نہیں نہیں
بلکہ لٹ گیا۔ اور لٹا بھی کہاں آپکے
دربار عشق میں۔ اسکا تو بیگم صاحبہ نے
کچھ جواب نہ دیا مگر نیچی نظر کرکے اٹھنے
کے لئے چپکے سے چلی تھیں۔ کہ شہزادہ
دلدادہ نے لپک کر تمکین بیگم کا دامن
پکڑ کر کہا کہ پیاری آپ نے میری ایک
بات کا بھی الفت و محبت سے ملتا ہوا
جواب نہ دیا۔ سنئے آپکے اپنا درد دل
کہا اور یہی بتا دیا کہ آپکے جلوۂ حسن نے مجھے
بیخود کر دیا آپکے جمال بے مثال نے مجھے مخزون
رنج و مستان ملال کر دیا آپ کی بے اعتنائی

صبح امید کی باد سموم نے میرے باغ عیش
وگلشن عشرت کو پژمردہ وپامال کردیا آپکی
تیکھی نگاہوں نے مجھ پر وہ تیر برسائے کہ الامان
مگر افسوس کہ آپکی سنگدلی وستم شعاری آپ کو یقین
نہیں کرنے دیتی ہے اگر کوئی تدبیر ایسی
ہوتی۔ کہ میں اپنا سینہ شگاف کرکے آپ کو
اپنے مغموم ومحزون دل کی حالت دکھا
سکتا ہے۔ مگر چونکہ آپکی دلشکن باتوں نے
میری دلشکنی ومایوسی میں ذرا بھی مروت سے
کام نہ لیا مگر میں پھر بھی ناامیدی کو اپنے
پاس پھٹکنے نہ دونگا۔ کیونکہ میرا دل آپنے
لوٹ لیا۔ یا میرے دلبر آپ کا جادو
چلگیا تو ممکن نہیں کہ آپ کا دل بھی میرے
دشنہ محبت کا زخمی نہ ہوا ہو۔
یہ دوسری بات ہے کہ آپکی محبت
دیر میں ظاہر ہو۔ یا آپ اسے اپنے پہلو میں
دیر تک دبا رکھیں۔ اور ضبط سے کام
لیں۔ مگر ایک دن ضرور رنگ لائیگی
چاہے آپ اسپر لاکھ صبر وجبر کے آرے چلائیں
آپ کو میری جان کی قسم آپ کے نزدیک
کوئی چیز نہ سہی۔ آپ بتادیں - کہ مجھے
اپنے نا امید و مایوس تو نہ ہونا چاہیئے -
اگر ایسا ہے تو آپ خیال فرمائیں کہ اسوقت
آپکے ننگ وناموس کی بربادی اور آپکی بدنامی
ورسوائی بالکل میرے قبضہ واقتدار وحیطہ اختیار میں

کیونکہ (خدانخواستہ) آپ کے محبوب والا جاہ ایسا
کردیتے کو صرف یہ الزام کافی ہے کہ آپ
میری موجودگی میں بالاخانہ پر تشریف
ہی کیوں لائی۔ فرمائیے ہے نہ۔ میرے
مطلب اور میرے ذہب کا موقعہ۔
بھید بھی۔ جی ہاں۔ کیوں نہیں! مانتا
ہوں پیرومرشد!! کیا اچھا موقعہ اور کیا عمدہ
گھات ہے!!!
شمس النساء بیگم۔ دہشت زدہ ہوکر
اور لگاوٹ سے مسکرا کر کیوں آپ بھی
تو عشق کے چھینٹے میں آچکی ہیں۔ شہزادہ
عالم انسان کو اس مسبب الاسباب
سے کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسے
سبب پیدا کرنے میں ذرا بھی دیر
نہیں لگتی۔ یہ کہکر ذرا ہاتھ جھٹکا کر چلنے
ہی کو تھی۔ کہ شہزادہ نے پھر ہاتھ تھام لیا
اور کہا کہ۔
شہزادہ۔ یہ دل مرا آپکی نذر کرچکا۔
آپکی فرقت میں یہ مجھے چین نہیں لینے دیگا
بہتر ہے سے مصرع:
تڑپ آپکے جدائی میں خون دل ہوگا
اسے بھی آپ لیئے جائیے خدا کیلئے
شمس النساء بیگم۔ [illegible]
ہے اچھا میری امانت آپکے پاس [illegible]
رہنے دونگی۔

[illegible] کی چھیڑ کر جلد ہی حسن اتفاق سے
[illegible] بڑی بیگم صاحبہ سے شہزادیوں
[illegible] کے محل کے دوسرے حصہ میں چلی
[illegible] تھیں۔ ورنہ خدانخواستہ اگر شمس النساء بیگم
[illegible] سے آتے دیکھ لیتیں تو واللہ عالم
[illegible] پاکر تیں۔ شمس النساء بیگم جیسا
[illegible] محل کے اس حصہ میں آ
[illegible] شہزادیوں سے بازپرس کیا کرتی تھی

چھیواں باب

پاریوں کی چہ میگوئیاں

[illegible] بار بہاری ہوا سے اپنی
[illegible] بیبیاں سو بھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
[illegible] ہے مرغان چمن اپنی اپنی
[illegible] میں اپنے پیدا کرنے والے کی یاد
میں [illegible] ابھی [illegible]
[illegible] سے فارغ ہو کر [illegible]
[illegible] اپنے گھروں کو واپس جا
رہے ہیں [illegible] وقت بھی ہے
[illegible]
[illegible] ایک [illegible] باغ
[illegible] دلربا پھولوں
[illegible]

خوش رو نوجوان حسن کی پیشانیوں پر
جاہ و جلال و حشمت و اقبال کا ستارہ [illegible]
کے ستارے درخشاں و تاباں [illegible]
[illegible] کا [illegible] یعنی [illegible]
[illegible] نکہت کا [illegible] کر رہی ہیں [illegible]
[illegible] گدائی [illegible]
[illegible] ہیں۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حالت [illegible]
مرغان چمن [illegible]
کے بدلے آہ و فغاں کر رہے ہیں۔
[illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
روح افزا بہار دکھا رہے ہیں۔ اور ان
خوش آب قطروں کا سبز سبز [illegible]
پنکھڑیوں پر نظر آجانا [illegible]
ہے۔ [illegible]
تو بجا ہے۔
آسمان [illegible]
[illegible]

نو رکھا تو کا ہے ہمارے یہ دونوں نوخیز
نوجوان غم کھائے اور دل بہلا نہیں سکتے
ہیں نہ حسن کے پتہ میں خلد بریں اس وقت اسکے
دیکھا ہے اور یہ رنگین روش روش کی سیر سے
کیف تازہ اور سرور بے اندازہ اٹھا رہے ہیں
بظاہر تو یہاں دل کی فرحت اور دماغ کی طراوت
کے تمام سامان ہیں چنانچہ یہ پیارے پیارے گلگو تکو
پیار کی نگاہوں سے دیکھ دیکھ کر اور پیار سے
اٹھا کر اپنی جیب و دامن میں رکھ لیتے ہیں مگر پھر بھی
رہ رہ کر انکی دلی بیتاب کا صاف پتہ چل جاتا ہے لیکن
کسی عقدہ لاینحل حل یا کسی مشکل کی
مشکل کشائی کی ادھیڑبن میں زلف یار
کی طرح پریشان ہیں اور سودائیوں
کی طرح کسی امید کے بر آنے کی امید پہ
سرگرداں ہیں۔

ان میں سے ایک تو ہمارے اس
ناول کا نفس ناطقہ شہزادہ سلیم ہے
اور اسی کے چہرے سے ملال کے
زیادہ آثار نمایاں ہیں۔

دوسرا نوجوان شہزادے کا مخبر اور
اور لنگوٹیا یار خواجہ محمود ہے۔
شہزادہ نہایت متفکر رہتا ہے
سرگوشیاں ہو رہی ہیں وہ کسی
انگریزی معاملہ میں ہو رہا ہے ہونہار
ہماری پیاری پہیلی کا تماشہ کر رہا ہے

ایک ظالم ظلم دوست سے شکوہ جانی
اس تیر سے پیاسے و تیری کبھی کو میری جان
دل سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے
ان سے جذبہ دل تو ہی ایسا اثر دکھا
کہ وہ پری پیکر خود ہی اپنا دل فعلت
بے چین ہو کر چھم چھم کرتی آجائے تاکہ
یہ ظالم منہ کی کھا جائے۔

خواجہ محمود۔ جی کیوں نہیں۔ ذرا کسی
گڑھا میں منہ دو مہر کیجئے اگر آپ کے
جذبہ دل یا کشش متصل میں اب بھی
جذبہ یا کشش ہوتی تو پھر رہتا ہی کیا ہے
کا خدا کہتے ہی ہی مرے ازل سے

شہزادہ۔ بھئی تم تو ناحق میرا سر پھرا رہے
ہو نہیں معلوم کب کی کسر نکال رہے
ہو ابھی ہمدردی اور ابھی دل سوزی کی
ابھی حضرت شمس النساء کی محبت میری
رگ رگ میں سرایت کر گئی ہے جو مجھ سے
کسی طرح جدا ہی نہیں ہو سکتی
اور اپنا تو یہ مقولہ ہے۔ ع

پھر دل میں اس سے تو مجھ سے پھرا نہ جائیگا
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم! کیا سچ سچ
ابھی تسلیم سے جیلن سے کہ جب آپ
سا گوہر شوخ و فرشتہ و سیفتہ ہو گیا
وہ کر لے اپنا ہی معاملہ
آپکے مزاج کو مستقید پراگندہ کر رکھا ہے

شہزادہ - بھئی تم تو ذرا سی بات پہ بگڑ بیٹھے اور ناحق
اس طرح اینٹھ جاتے ہو بھلا میں تم سے
جانثار دل کو غیر سمجھوں اور اپنا پوشیدہ بھید
چھپاؤں بیشک بیٹھے اب تک آپ صاحبوں سے
اس راز کو اور اس معاملہ کو نہیں ظاہر کیا اور نہ ابھی
تک اس کا موقعہ آیا خیر جب نہ سہی اب سہی
کسی کافر ادا جفا کار ظالم شعار نے اپنی تیغ
ادا اور خنجر جفا سے ذبح کر کے میرے متاع
صبر و شکیب کو لوٹ لیا -
خواجہ محمود - اچھا تو یہ نہ فرمائیے کہ دل
کہیں کھو بیٹھے -
شہزادہ - ابی حضرت - صرف دل ہی نہیں کھو
بیٹھا - بلکہ صبر و قرار شادمانی
کامرانی محبت و مسرت سب کا خون
ہو گیا - اب تو ہو گیا یہ ذرا سی اضطرابی
بے قراری کے کسی اور میں مزہ نہیں آتا
سچ ہے آتش
شگفتگی حال نہیں ہے اپنا
کچھ عجب دل تنگ سا کرتا ہے
خواجہ محمود - ہو ہو - کیوں نہ ہو مرشدا
خوب ہی مزہ میں آئے [illegible]
[illegible]
[illegible] نظر لگ گئی - [illegible]
تم آپ کا میرا بھولا دل اپنی جادو نظری
[illegible] سے تسخیر کر لیا - ذرا میں
بھی تو سنوں -
شہزادہ - بھائی جان کیا کہوں کچھ کہتے ہی
نہیں بنتی - اے گھر بیٹھے ہی لٹ گیا بس
اس سے زیادہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ آتش
نام لے سکتے نہیں محبوب کا
کیا کہیں کشتہ ہیں کس سفاک کے
خواجہ محمود - بھلا کچھ تو فرمائیے اگر نہ فرمائیگا
تو آپکے درد کا درمان کیونکر ممکن ہوگا -
شہزادہ - اے یہ تو پوچھو ہی نہیں
کہ کس قیامت خیز آفت انگیز فتنہ دوراں
آفت جہاں نے میرے دل و جگر میں آرام
چین عیش و عشرت پر چھاپا مارا بس
درد فرقت ہے اور تسلیم ہے کہ [illegible]
تو لے اسے درد خوب سا [illegible]
اسے شرمسار کیا کہنا -
خواجہ محمود - بھلا کیونکر پتا چلے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شہزادہ - بھئی قسم ہے خدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خواجہ محمود - [illegible]

سلطنت وہ صورت ہے اور کہیں زیادہ امید تک حبیب
آپ [illegible] کوئی [illegible]
کر سکتے ہیں ۔

شہزادہ ۔ سچ ہے [illegible] ہی نہیں جب
آپ کچھ علاج کر سکیں سنانے سے
دردِ دل [illegible] کوئی چارہ ہی نہیں ۔
وہاں [illegible] کہ جہاں اپنا گذارا ہی نہیں

خواجہ محمود ۔ آپ تو [illegible] لیکن البتہ کوشش
[illegible] جان لڑا دینے کو
تیار ہیں خدا کیلئے چھپائیے نہیں [illegible] وقت
[illegible] نہیں [illegible] پتہ چلا سکتا
[illegible] ناگوار
و نہایت شاق ہے ۔

شہزادہ ۔ پھر آپ [illegible] جسارت کر چکے تو
ہی گئے اور کرید کرید کر پوچھتے ہی رہتے
ہیں ۔ تو سنیے ۔ کل میں والدہ
صاحبہ سے ملنے محل میں گیا ہوا تھا
اتفاق سے وہ کسی اور محل میں تشریف فرما
تھیں میں انکے انتظار میں ان کے
پلنگ پر لیٹ گیا ۔ ذری دیر گذری تھی
کہ ان کی آمد آمد ہوئی اور محل کے اس
حصے میں ایک ہلڑ سا پڑ گیا ۔ [illegible]
اور چھوکریاں پاس ادب سے سب ادھر
ادھر ہو گئیں ۔ والدہ صاحبہ تو کسی اور محل
کی طرف مڑ گئیں ۔ مگر اس قدر [illegible]

ہو گئی تھیں ۔ ایک سراپا [illegible] چلی آرہی تھی
[illegible] وہاں [illegible] خیال [illegible]
بیٹھے بیٹھے ہی [illegible] حجاب [illegible]
تھی کیونکہ ان پائے نقش اور حجاب نقش دونوں
[illegible] اسکا [illegible] چھپانا اور [illegible] کر
ایک کونے میں دب جانا میرے لئے قیامت [illegible]
حسن صورت و حسن سیرت تو صانع حقیقی نے اس
[illegible] میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے رعنائی و دلربائی
کا پتلا ہے شوخی و قیامت افزائی کا خاکہ ہے
[illegible] حسن کی تصویر ہے غرضیکہ
سر سے پاؤں تک اپنی آپ ہی نظیر ہے ۔
[illegible] اس وقت سے دل قابو میں نہیں ۔ [illegible]
[illegible] پہلو میں [illegible] کی طرح
مضطرب و بیقرار ہوں اپنی [illegible] کا آپ ہی
[illegible] ہوں عقل و [illegible] سب
[illegible] راحت [illegible] کی رہنمائی
میں [illegible]
[illegible] سے بھی صبر کھو بیٹھا ۔

خواجہ محمود ۔ بھلا یہ تھی کون [illegible]
جس نے ایسی بے باکانہ دلربائی اور [illegible]
[illegible] ہے

شہزادہ ۔ [illegible]
[illegible] کی آنکھوں کا [illegible]
[illegible] دل تھی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] کا معجزہ دکھایا

جوانی [illegible] جوبن ہے

چڑھا [illegible] انکی [illegible] انکی دلی ہے

[illegible] انکی [illegible] جوانی جان لیجئے

[illegible] طرح آ [illegible] اب آپ ہی فرمائیے

کہیں ایسی [illegible] سے

کیونکہ [illegible] میں تو کہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پھر گیا

[illegible] ایسی جگہ چھپا

[illegible] ہیں —

شہزادہ — [illegible] نہیں بھائی [illegible]

کوئی ڈھلی [illegible] کرنا چاہیئے اور وہ

[illegible]

[illegible] آگی

[illegible] میں ہیں

[illegible]

[illegible] ہیں

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

شہزادہ — [illegible] ایمان

[illegible]

[illegible]

اور کیسا [illegible]

ہیں کہ اس فتنہ دوران کو ایک ہی [illegible]

ہرگز نہیں مجھے یقین نہیں کہ وہ [illegible]

بادلوں میں ہی چھپا ہے یا وہ نکلا [illegible]

[illegible] اب پھر [illegible] چھپا ہی [illegible]

کیا رنگ [illegible] یوسف جیسے اپنے چاہ سے [illegible]

[illegible] میں [illegible]

کیونکہ [illegible] کی چاہ [illegible] بھی آسمان

میں بجلی لگا دی ہیں [illegible] چھپا [illegible]

چھپا تو اس لئے [illegible] گھر میں [illegible]

خواجہ محمود — شہزادہ عالم پناہ — ابا آپ

ذرہ دم لیں [illegible]

اور دیکھیں کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر

ہوتا ہے کیا حافظ صاحب کا [illegible] شعر [illegible]

نہیں [illegible] شعر ہے ہر وقت [illegible]

دیکھیں [illegible]

سے حافظ شیرازی

[illegible]

[illegible]

شہزادہ — [illegible]

[illegible]

[illegible]

خواجہ محمود — [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو میری راست مانئے یہ روز روز کا جھگڑا ہی
چکا جائے اور آپکا بہانہ بھی موقوف ہو جائے
شہزادہ - بہت اچھا فرمائیے - نکلی اور
پوچھیے -
خواجہ محمود - ابھی حضور یہ کیسی اناڑی کی
سی باتیں ہیں - سچ مچ مت بتا دیجیے -
یہ بڑی تکلیف ہو دونی سے کچھ کہلا لیجئے تو کیا
مضائقہ ورنہ تو پھانسی دو سزا دیجیئے - اور
پیچھے پھرتے نظر آتے ہیں کہ اس تیکھی کی راستی
کے یوں بتا دینے میں مجھے عذر ہے
شہزادہ - تو پہلے سے مجھے کچھ فرمائیگا
کہ کہ وہ دن بھی کیسے جائیگا - آپکی یہ
ڈھکوسلے بازیہ تنخیل ہیں اس وقت مطلق نہیں
اچھی معلوم ہوتی ہیں - کہ یہ تدبیر کا وقت
سے اول آنکھی تا ہونی -

نہ تدبیر شکست باد بہا تی [illegible] اپنی -
[illegible] بیان سوچی ہیں [illegible] ہیں

خواجہ محمود - اچھا آپکی خاطر بتائے دیتا
ہوں - لیجیئے نہ پوچھیئے - مگر پہلے یہ تو فرمائیے
کہ احسان مانیگا یا نہیں اگر مانا لیجئے تو جبتک
زندگی ہے تباہی میں پیچھے پھرتے نظر آتے ہیں -
شہزادہ - تجاہل [illegible] قول ہے سا
ہی جس [illegible] تقدیر [illegible] کی طرح
تسلیم کرتے میں کوئی [illegible] بات کو
[illegible] بتا دیجئے کوئی بات نہیں
اچھا آپکے احسان کا شکر اچھا کر سر پہ
اور بس بتا دیجیئے جو کچھ فرمانا ہو فرمائیے -
خواجہ محمود - شہزادہ عالم سچ تو یہ ہے
کہ یہ وہ راستہ ہے جسے سنکر آپکی باچھیں
کھل جائیں گی اور آپ جا تیا کا وقت
شہزادہ - کیا خبر ہے آپ آج اپنے گھر سے
یہ سوچ کر نکلے کی قسم کھا کر چلے تھے جو اسطرح
الجھ رہے ہیں - لیجیے ہم ہی آپ اپنا خدا
اگر بتانا ہے تو جلد بتا دو تمہاری جان
کا خیال نہ ہو کہ اب وقت صبر فنا ہو چکا ہے
اور دل کا یہ خیال بالکل مشتاق ہے کیونکہ شمع
آتش شوق تیز تر گردد
خواجہ محمود - کہتا تو ہوں اگر میرے کہے
پر عمل کیجیے گا تو شہد مدینہ بات شہزادی کی بات
کی کچھ نہیں آپ کے حلق مبارک سے
اتر جائیگی - اور مزہ آئیگا کہ آپ تمام زندگی
بسر کیا کرینگے - تم بھی یہ کوئی ایسی تو بڑی
راستی نہیں ہے یہ بڑی ہی چھپی اور
معمولی راستی ہے -
شہزادہ - (مسکرا کر) اب تو آپکے تالے
کھل گئے اور دون کی لینے لگے ظاہر معلوم
ہوتی ہیں - فرمانا ہو تو فرمائیے نہیں اپنا
سر کھاتے ہیں -
خواجہ محمود - واہ یہ خوب ہے کسی کی بھلائی چاہتا
ہوں کی اتنا سید ہے اور عشق میں زمین سے کرتا ہے

آتے ہونگے بندہ نہیں آپ کے ان یاروں کی خوشامد پسند
تو عجیب کیا اگر کچھ کہہ گذریں۔
شہزادہ۔ اچھا بھائی جان میں آپکی خوشامد کرتا ہوں
اور منہ بھی میٹھا کراؤنگا اب تو اپنے منہ سے کچھ فرمایئے
خواجہ محمود۔ ہاں اب آپ راہ راست پہ آئے اب
ضرور کچھ کہونگا۔
شہزادہ۔ اچھا پھر ارشاد ہو؟
خواجہ محمود۔ ارشاد در ارشاد یہ ہے میری بلا سے
میری جوتی سے کہ آپ اس سالقای الفت اور اس
مہر سیما کی آتش کو دفعتاً ہی ٹھنڈا کیجئے کہ نہ رہے بانس
نہ بجے بانسری پیارے قدیا ہی سمجھا ہے کہ جہاں آپ
سکھیوں کو پوچھتے ہیں۔
شہزادہ۔ واہ اچھا خوش! معقول
فرمایا آپ نے اس مشورہ سے اور مصلحت
آپکی اس صلاح سے دل خوب باغ باغ ہیں
کھل گئیں۔ ارے ظالم یہ تو صلاح نہ ہوئی
بلا ہوئی۔
خواجہ محمود۔ میں نے تو آپ کو اپنے
زعم میں ایک نیک صلاح دی مانئے نہ مانئے
سرکار آپ مالک ہیں۔
شہزادہ۔ بھاڑ میں جائے آپکی رائے اور
جہنم میں جائے آپکا مشورہ میں باز آیا
آپکی اس بیہودہ صلاح اور دل شکن
مشورے سے۔
شمس النساء اور بہار تو عشق اللہ اکبر

ایک ظالم ظلم دوست اسے سنو یہ جانی دشمن
تیرے پیار و تیری محبت کو میرے خانہ دل سے نکالنے
کی کوشش کر رہا ہے ہاں اسے جذبۂ دل تو ہی کچھ
ایسا اثر دکھا کہ وہ بھی پیکر خود ہی اپنا دل تھامے
بے چین ہو کر چشم حیرت کی نہ آجائے تاکہ یہ ظالم منہ کی کھا جائے
خواجہ محمود۔ جی کیوں نہیں! ذرا سی
تو دعائیں منہ دھو رکھئے۔ اگر آپ کے
جذبۂ دل یا کشش میں اسے ہی
جذبہ یا کشش ہوتا ہے تو پھر وہ ناحق کا بیکار
تھا۔ گھر بیٹھے ہی مزے نہ اڑاتے۔
شہزادہ۔ بس خیر تو ناحق میرا سر چراتا
ہے۔ نہیں معلوم کب کی کسر نکال رہے ہو
واہ اچھی ہمدردی اور اچھی دلسوزی کی
ابھی حضرت شمس النساء کی محبت میری
رگ رگ میں سرایت کر گئی ہے جو مجھ
سے کسی طرح جدا ہی نہیں ہو سکتی اور
اپنا تو یہ مقولہ ہے۔
پھر یہ آگ تو مرتے مر کر ہی بجھے
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم! کیا سچ ہے وہ
ایسی حسین ماہ جبین ہے کہ آپ سا
شہزادہ شمس پر فریفتہ و شیفتہ ہو گیا۔
شہزادہ۔ ماشاء اللہ آپ تو سمجھ گئے
دماغ چاٹے جاتے ہیں۔ مگر اتنا تک
آپکو یقین نہیں آیا کہ وہ کون ہے کیا
چیز ہے آپکی تو ہی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے

زلیخا پہچھی اور یہ بھی معلوم ہو کہ زلیخا زن [illegible]

یا مرد ہے

اجی حضور یہ تو آپ ہی نے سید سہرا بیقرار دل اور شکیبا

آنکھوں سے پوچھیں اور دیکھیں کہ بیچ بیچ [illegible]

نے کیا یہ شعر میری ہی شان میں لکھا گیا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

خواجہ محمود۔ (بقول آپ کے)

اگر وہ حبیب کی بھی ہو سکے تو یقین نہیں

آتا۔ آپ کا حسن پرست و ہر جائی اپنے دل کیسی

کو بھی و قسط [illegible] یا اپنا دل کسی پر تھی [illegible]

شہزادہ۔ آپ کو یہ خیال بالکل ہی منقطع

کر دینا چاہیئے کیونکہ اب سلیم وہ سلیم نہیں

راحت پا خود غرض۔ اور خود مطلب

کہہ سکیں۔ بلکہ اب تو میں ایک کافر دیدیں

کو اپنا دل دے چکا ہوں۔ اور یہ ظالم

بھی اس دلربا پر اسقدر لوٹ گیا

کہ جس سے سلیم کی زندگی کو قائم رہنے

کی امید نہیں۔

خواجہ محمود۔ خدا ہی خیر کرے جیسا

آپ اس قدر اس تیغ ظالم پر کچھ گئے

تو پھر نہ ہو سکا وہ کونسا بت [illegible]

یقین نہیں آتا چاہیئے۔ آپ قران

کا سا ہی [illegible]

شہزادہ۔ [illegible]

[illegible] نظروں سے [illegible] ان کو دیکھ [illegible]

[illegible] تصور کر [illegible]

[illegible] ہی کی چہچہوں کا دلیل سمجھا اپنا [illegible]

اور ہے شہنشاہ قدرت نے اپنا چاندی سے بنا دیا

سے حسن اور کمال کا پتلا بنا دیا جو سر تا پا سیم ہے

اور نہیں زمین کا تو ذکر ہی کیا بہشت کی اپسرا اور

اچھے سے اچھے پارسا عابد بھی نہ دیکھیں اور

اپنی جان نہ دیں تو کیا کریں

اجی حضرت بہانہ والا تو تو [illegible]

اور مصور ازلی کا وہ دلربا جادو اور وہ

دلفریب تصور ہے کہ جسے صورت

آفرین قدرت کا اعلیٰ نمونہ کہنا واجب

ہی بلکہ فرض ہے۔

آپ کو میری جان کی قسم [illegible]

اس غیرت حور و رشک [illegible]

پری زاد بدن [illegible]

و قت کی بڑھیا [illegible]

کر کے [illegible]

اس کے [illegible]

[illegible] نگینہ [illegible]

شباب کا [illegible]

کے [illegible]

شکر [illegible]

[illegible]

کوئی دل چلا اپنی دولت دین و ایمان اس غارتگر دین و ایمان
سے بچا سکے اور کیونکر لٹو نہ ہو جائے ۔

پس جب یہ ناممکن و محال ہے تو پھر سلیم عشق کی
مبتلا سے رنج بھی کیونکر پریشاں بن بیٹھے
اور اس سوہنی اور پر فسانہ ہو جائے ۔
خواجہ محمود ۔ شہزادہ عالم اگر واقعی
ایسا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بھی اس
ہی سے اگر گئے ۔ کیونکہ آپ نے بیہودہ
ہی بے ڈھب ڈالا ہے
شہزادہ ۔ یہ واقعی سچ ہے ! اجی بندہ
پرور بہار سے دلربا کے پھول سے پیارے
پیارے گالوں کی سرخی سنبل سے بالوں
کی سیاہی ۔ موتی سے دانتوں کی آب و تاب
نرگسی نگاہوں کا حجاب اس دل کا بانکپن
بالوں کا چین آنکھوں کی فتنہ پردازی
چتون کی کرشمہ سازی ہونٹوں کی رنگینی
دہن کی تنگی اور کمر کی نزاکت نزاکت
کی لطافت اور لطافت انگیز ادا دل
کو میرا دل ہی جانتا ہے یہ ہے
کہ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید
آپ کیا جانتے ہیں ناقدرے کہ آپ اس
کی قدر کیا جانیں ۔ آپ کے آگے
[illegible] کا لطف ہے ۔
خواجہ محمود ۔ ماشاءاللہ آپ نے تو اس
دلربا کے بیان میں شعر پڑھا دل سے

بھی کمان کا ہے ۔
شہزادہ ۔ اجی جناب یہ تو شاعری
مبالغہ نہیں بلکہ اصل میں لب ہے
ایسے ہائے تم سے خدا نے دو جہاں کی
کہ جس طرح پھول میں رنگ و بو پھیل
ہیں مزہ عطر میں خوشبو ۔ شراب میں نشہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یا جس طرح اس کے حسن میں [illegible]
ہے اسی طرح کی [illegible]
سلیم کے دل میں سمائی ہے ۔
خواجہ محمود ۔ شاید ایسا ہو [illegible]
سمجھ کیا معلوم ہوتا ہے ۔
شہزادہ ۔ ارے مرد خدا ابھی ۔
آپ شاید ہی فرمائے جائیں گا ۔ الحمد للہ
کسی طرح آپ کے کانوں پر جوں ہی
نہیں رینگتی اور [illegible]
آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پھر بتاتے کہ اس کی زندگی ہوتا ہے
[illegible]

ورنہ مجھے ذبح کر ڈالنا تمام جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔ کہ اب تو ہوں ہی اس قابل ۔

عشق میں ہم کبھی ہیں وحشت
اپنا سر اسیر ہی سنگساری ہے

خواجہ محمود۔ پہلی ہی ملاقات میں تو آپ یہ رنگ دکھانے لگے ایسا کے بعد اپنا معلوم کیا یہ پابند ہے گا۔

شہزادہ۔ اے سنگدل تیرا دل بھی اس قدر تمہارے جفا کار کے دل سے سنگدلی میں کم نہیں۔ کیا یہ پہلی ہی ملاقات معدن آفات کا نتیجہ نہیں ہے مجھ تو بدن کی خبر نہیں ہے اور نہ اپنے آپے میں ہوں مگر یہ دلربا مزہ دو بھر ہے مجھے میرا دل ہی جانتا ہے آپکو کسی کیا خبر

خواجہ محمود۔ مجھے تو رو رو کر حیرت آتا ہے کہ آپ بیٹھے بیٹھے اکدم بے زار ہوا۔ اور آپ نے یہ کیا کی راہ لی۔ کیونکہ رنگ ہی ایسا تغیر ہوا ہے۔

شہزادہ۔ مجھے اس کا خیر ذکر ایک [illegible] ہو ہوکر پھر لینا ہوتا ہے جو ہونا ہیگا آپ اس کی فکر نہ کریں۔

خواجہ محمود۔ بھلا پھر میں کیا کوشش کر سکتا ہوں۔ میں آپکو کا گھر کہیں ایسا ویسا گھر تو ہے ہی نہیں جہاں کسی کی دال گل سکے یا کسی کی چال چل سکے مجھے تو طرف سے ناامیدی کی سی ایک صورت نظر آ رہی ہے اس اگر آپکے خیال میں کوئی بات آ گئی ہو تو فرمائیے کہ اس پر عمل درآمد ہو۔

شہزادہ۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ آپ اس سے کوئی غرض نہیں تمہے چاہے میری جان جاتی رہے آپکی بلا سے یہی نہیں بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ میں آپ سے بالکل ناامید ہو جاؤں۔ اور کوئی تعلق یا بھروسا نہ رکھوں۔

یہ فقرے شہزادے نے کچھ ایسے درد سے کہے کہ مرزا صاحب کا دل بھر آیا اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں مرزا صاحب بذاق ہی کر رہے تھے مگر یہ بالکل متاثر ہو کر بیٹھ رہے دیکھیے دلسوزی کے ساتھ فرمانے لگے

خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم آپ تو ذرا ذرا سی بات پر رو دیتے ہیں بھلا کوئی انصاف ہے اور کیا آپنے میرا یقین جزو ایمان خدا نخواستہ نہیں آپکے کسی رنج میں یا تکلیف میں خوشی کیا چاہتا ہوں آپ ہرگز کبھی ایسا خیال نہ کیجئے گا۔ اور بندہ تک تو اور وہی ہے کہ اپنے سے عمر بھی کی کوشش دیکھئے یہ ایک نوشی کی بات ہے آپ جان

بھی آپ کے کام آئے۔ تو کس قسمت
کو وسیلہ ہے خدا نہ کرے کہ آپ ہم جیسے جان
نثاروں سے یا ہم آپکے غلاموں سے
نا امید ہوں۔ وہی مطلب برآری کی
فکر اس میں بھی جان تک قربان کر دونگا
اور آپ کی پیاری شمس النساء سے ملا دونگا
اسوقت البتہ یہ ضرور دامن گیر ہے
کہ وہ کونسی تدبیر یا چال چلی جائے جو
چل جائے اور کسی طرح پیش ہی نہ پڑے
اسوقت مرلی دھر بھی ہوتا تو بڑی مدد ملتی
یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ راجہ کا بھیجا
ہوا اور نظر راجہ مرلی دھر بھی آ پہنچا
... جان نثاروں میں خواجہ
... کسی طرح ...
شہزادہ۔ راجہ مرلی دھر کو آتے دیکھ کر
آئیے آئیے راجہ صاحب ادھر آئیے
... آپ ہی کا ذکر خیر تھا۔ بڑی عمر ہے
مرلی دھر۔ عزت تو ہے۔ آج تو رنگ
کچھ اچھا نظر نہیں آتا۔ یہ سناٹا
کیوں ہے
شہزادہ۔ آہ یار کیا کہوں۔
آج کل ... سا کچھ بھی نہیں
... نمرودوں کی دنیا کچھ بھی نہیں
مرلی دھر۔ ... یہ ... اسی کا ہے
... صاحب ... کی

بیٹھا ہے۔
شہزادہ۔ اے یار چنانچہ بری طرح
مرلی دھر۔ یہ کیا عجب ہی ہے کہ سب ...
بے چینی ہے۔ مگر یہ تو ارشاد ہو کہ دل ملا
رفیق کہاں کھو بیٹھے
خواجہ محمود۔ جی قبلہ ... کے
یہاں اور کہاں آنکھ لڑی نظر شمس النساء
بیگم پر پڑ گئی۔ اور بیچارے کو محبت
میں بیقراری واقع ہو رہی ہے۔
مرلی دھر۔ (شہزادہ سے) واہ حضرت کے
آپ کا عشق ... نظر آتا ہے
... جب ... ہوا ...
... نکلتے ہی چلتا پھرتا نظر آتا تھا
شاید یہاں ابھی تک مطلب
نہیں ہوئی ورنہ ... نہیں تھا
خواجہ محمود۔ یار تم بھی عجب کہتے ہو
ایسی ہی کہتے ہو۔ یہ تو نقش نہ
سلیم سا سنگوں مزاج کا دل ہے
یہی ... پڑ گیا تھا
یہاں ... اور بھی نظر آتا ہے
شہزادہ۔ ...
...
...
...

تو اب یہ دو عشق ہے جیسے سلیم کا جان لیوا
سمجھئے۔ خدا کیلئے تمکو میری دلربا سے ملانے کی
فکر کیجئے۔ ورنہ سلیم جان پر کھیل جائیگا۔ جب
البتہ ایک سلیم کے سچے عشق و دلی محبت کا یقین
آجائیگا۔ اللہ رے بدگمانیاں۔
مرلیدھر۔ اچھا اگر آپ کامیاب ہو جائیں
تو یاروں کو کیا دلوائیگا
شہزادہ۔ ابھی دنیا بنا کمبخت چیز ہی کیا
ہے۔ غلامی کرونگا۔
مرلیدھر۔ کس کی کنیا یعنی شمس النساء
سلیم کی۔
شہزادہ۔ اسکا تو غلام بیدام ہی ہوں
آپکا بھی ہو جاؤنگا۔
خواجہ محمود۔ ابھی یہ تو سب کچھ ہو ہی سکیگا
مگر کہیں شاہ ذی جاہ نہ ملعون ٹھیرا
ڈالیں گا
شہزادہ۔ آپ کی بدولی ہی تو تمام کام
بگاڑ دیتی ہے۔ جو دیہہ ہوئی بات کا
ستیاناس کر دیتی ہے۔
مرلیدھر۔ ابھی شاہ تو شاہ۔ اس چیلے سے
پیڑے ہی اوتفال سے ذرا ڈیلے ہی لگا ہووہ
[illegible] جیسے ذریعے ہونے کا منتری نہیں
شہزادہ۔ [illegible] اس کا
[illegible] قبلہ و کعبہ کو میری
[illegible] پڑھاتا ہی رہتا ہے۔ یہ لوگ [illegible]

کی نعمت ہے۔ خدا سمجھے اس غماز سے
خواجہ محمود۔ اور کیا فیضی کو آپ کچھ کا
باوا سمجھتے ہیں حضرت یہ دونوں ایک ہی گرو کے
چیلے ہیں اور ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔
مرلیدھر۔ اسمیں کیا شک ہے !!!
شہزادہ۔ یار انہیں تو قبلہ و کعبہ کو بے
دین مرشد کر رکھا ہے۔
بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ دین اسلام کی جگہ
دین الٰہی اور سنہ ہجری کی جگہ سنہ الٰہی اکبر شاہی
اکبری کا اختراع ایسی الٰہی افتراع کیا جاوے
یہاں تک تو خیریت تھی مگر اب [illegible]
غضب ڈھایا جاتا ہے کہ کلمہ کی جگہ لا الہ الا
اللہ اکبر خلیفۃ اللہ اور سلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر
اور جل جلالہ کہے جاتے ہیں۔
ہٹ تمہارے مشیروں کا منہ کالا [illegible]
مرلیدھر۔ ابھی [illegible]
ہندو یہ باتیں فساد کر ہی کیا سکتے ہیں اور میرا
تجربہ تو یہی کہتا ہے
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
پس یہ دین و دنیا میں کس آفت کی
[illegible] نہیں خوش تھا ہے۔
خواجہ محمود۔ اچھا ایک ہی [illegible]
عالم کی معشوقہ [illegible] کسی طرح یہاں تک
ضرور لانا چاہئے تاکہ ہمارے ہاتھ سے [illegible]
تو [illegible] جاتے تھے [illegible]

ٹوٹ ہی جائیگی - اور آخر یہ تنگ آکر سیلاب
نکل آئیں تو عجیب نہیں -

مرلیدھر - ہاں ہاں ضرور مگر کوئی نئی بات بھی خیال میں آئی

خواجہ محمود - ابھی تک کچھ نہیں سوجھا -

مرلیدھر - اور آپ کو سوجھے پھر کیسے کبھی
کرتے ہیں مگر وہی پرانے خیال میں نہیں آتی
اچھا آپ بھی کیا یاد کریں گے میں بتا دیتا ہوں
آپ بھی کچھ دلی زعفران کے کھیت میں
اس [illegible] کو [illegible] اسکی
سانگ نہ رہا -

خواجہ محمود - بھائی واللہ کیا تدبیر بتائی
کہ جی خوش کر دیا - میں تو اس نعمت کو
بھول ہی گیا تھا لیں اب سب معاملہ یہ ہے

مرلیدھر - اچھا پھر اسی بات پر ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا اور اس سہانے وقت میں
کلیاں کھل رہی ہیں - بلبلیں چہک رہی
ہیں - [illegible] آتا
ہے - لیکن انگور [illegible] بی شاہجہاں
آجائیں - اور ایک دو [illegible] کا ارشاد
ہوجاتا تو پھر مزہ آجاتا -

شہزادہ - واہ واہ یار تم تو [illegible] اسوقت تو
میرے دل کی کہی - پھر مرزا صاحب سے
کہا ہے -

خواجہ محمود - [illegible]

[illegible]

بازاری تو منہ چھپائے ہی بیٹھی رہتی ہیں یہ حکم
ہی بی صاحب کی باچھیں کھل گئیں کیونکہ بی صاحب
جانتی ہی تھیں کہ آسامی [illegible] کم [illegible]
پھنستے یہاں آیا کرتی تھیں اسلئے یہاں کی ہی روز
دار بھی تھیں [illegible] آج [illegible] میں آ [illegible] آئی تو
ایک کسی عاشق تن [illegible] سے پوچھا چاہو
دل تو اس [illegible] کا حسن [illegible] تھا اور
اسے [illegible] لے اور بھی سوتے [illegible]
کا کام کیا - اسکے [illegible] اس باغ کی
[illegible] منزل میں جلسہ [illegible]
گیا - ادھر بی صاحب کے [illegible] نے سامنے
ملا [illegible] کر دیا - [illegible]
ایک ایک پاؤں [illegible] کا سب نے
لے لیا - اس [illegible] حضرت [illegible] کی
اس [illegible] غزل [illegible]
[illegible] بی صاحب کی
آن بان سے گا [illegible] -

اسے بھی جاتا ہے اگر جان جائے
اس دل کے شوق کو تو بھی مان جائے
محفل میں کسی نے آنکھ دل میں چھپا لیا
[illegible] جو [illegible] یہاں چاہئے
[illegible]

یہ تو بجا ہے کہ انکو دنیا سے غرض
جاتی ہے جنکی جان اس سے بیان جائے
یہ مختصر جواب ملا عرض وصل پر
دل مانتا نہیں کہ تیری مان جائے
وہ آزمودہ کار تو ہے گو ولی نہیں
جو کچھ تمہارے داغ اس سے مان جائے

اس کے ختم ہوتے ہی پھر اتالیقین کا ایک دور چلا اور ہمارا زندہ دل شہزادہ سرور سے سرشار ہو گیا بلکہ مست نہیں بلکہ آتش ہی بن کر بدمست ہو گیا آنکھیں خون کبوتر ہو کر اپنی ہمنشینی کی طرف پڑ گئیں مریدہ مرکے بیان سے بی مناجان کو ایک دو [illegible] رخصت کر دیا اور جلسہ برخاست ہوا

ساتواں باب

بیقراری و ناشکیبائی

رہتے بھر میں بے نور آنکھیں ہو گئیں
رفتہ رفتہ صورت ناسور آنکھیں ہو گئیں

دلکشا میں ایک عالیشان سپہر توان عمارت ہے جو رفعت و بلندی میں [illegible] کو نیچا دکھا رہی ہے اور سرفرز منزل کے نام سے مشہور ہے [illegible] سرفرز کا نام بھی [illegible]

بیٹے اس رعایت سے معلوم ہوتا ہے [illegible] یہاں بھی [illegible] اپنی بیٹی کی نسبت [illegible] ہے

چونکہ شمس النساء بیگم زمانے میں ہی کلکتہ کی بیگمی سی ایک خاص مادہ پیچیدگی تو تھا بیٹی خوش نصیب متمول اور صاحب حشمت و اقبال والدین بھی ویگر گویا اس کے حوصلوں اور ولولوں کے پورا ہونے کے سامان مہیا کر دیئے تھے چنانچہ اسکا وہ باپ جسکی یہ اکلوتی بیٹی تھی ہر وقت اسکی دلجوئی کی [illegible] رہتا تھا یہاں بھی [illegible] کی [illegible] اس تفریح کیلئے ایک چھوٹا سا [illegible] اسکا نام بھی اس کے نام سے ملتا جلتا چمن نادرہ رکھا دیا گیا

شمس النساء بیگم علالت میں دو دو تین تین مرتبہ اس تربیت فضا باغیچہ میں آئی اور گلوں کے پودوں اور روشن پلنگوں کو اپنے نازک وجود دیا [illegible]

کیا تھی اسنے ایک تجربہ کار یگانہ روزگار مالن
بھی بنایا تھا اور جس چمن کی آرائش و
زیبائش میں بہ دل و جان مصروف رہتی
ہر وقت رہتی تھی ۔
گل و غنچہ اس کی رخسار کی بلائیں لیتے
تھے ۔ سرو شمشاد اس کے قد و قامت پر
جان و دل سے قربان تھے اس روح افزا باغیچہ میں کیاریاں
بھی تھیں یا گلدستے [illegible] تحریر میں عنوان کی
[illegible] کرتی تھیں جنکے سننے والے متعجب
ہو کر پوچھتے تھے ۔ ذوق
یہ غنچوں کا چٹکنا انگلیوں کی سی چٹک ہے
یہ بلائیں کس کی باغ سے باغبان لینے لگا
پیاری شمس النساء کو سوائے اس باغیچہ
کی تجدید اور اصلاحات شاہی کی بابت دلچسپی کے
اور کوئی کام ہی نہ تھا ۔ اس چھوٹے سے
دلکشا پیارے دلربا باغیچہ میں جا کے
عجیب کیفیت ہوتی تھی [illegible] نظر فریب [illegible]
تھے [illegible] فرحت افزا اور راحت بخشا تھا [illegible]
[illegible] روح [illegible]
[illegible] بیلی نسرین و نسترن [illegible]
[illegible] کے نظر فریب [illegible] پھول سے
سوا [illegible] قسم کے میووں کے [illegible]
[illegible] درخت بھی اس بوستان میں [illegible]
[illegible] تھے
[illegible]

بلکہ اسکے پھول پھل پتی سے ایک خاص خصوصیت
و دلی نسبت تھی خاصکر انار کے دلفریب
غنچوں اور نظر فریب کلیوں سے تو وہ [illegible]
شیفتہ اور دل و جان سے فریفتہ تھی یہانتک کہ اگر
اسکا کوئی پھول ہو تو شاخ سے جدا ہو کر زمین
پر گر پڑتا تو یہ بیوی اسے لیکر روتی اور [illegible]
اسکے رنج و ملال میں [illegible]
کرتے انار کے چھلکے کا [illegible]
تھے اور وہ کسیطرح ان کا ضائع و برباد
ہونا پسند نہیں کرتی تھیں ۔
شمس النساء بیگم اسوقت چمن آورد ہیں
تفریح طبع کی غرض سے گلگشت میں
محو ہے مگر اس کی یہ محویت اسکے بھولے
بھولے چہرے کی وہ [illegible] سے آثار
گویا بالکل مٹا سا ہی ہے کیونکہ آج وہ
خوش و بشاش ہونے کے عوض نہایت
[illegible] مغموم [illegible] نظر آتی ہے
اور باغ کی بہار [illegible] افزا
اس کی [illegible] روح [illegible]
معاملہ کیا ہے کہ [illegible] میں
بلکہ [illegible] میں [illegible]
اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے ہیں
پیشانی پر بل ہے اور بیتابی [illegible]
اور بار بار اسکے منہ سے [illegible] نکل رہا
[illegible]

بیاہ نے تو شمیم شب برات میں ایک کو
شمیم ہو [illegible] بے قرار و مضطرب ہو
تو بظاہر نادرہ شمیم چمن نادرہ کی سینے میں [illegible]
سے کہ باتوں میں کسی بھی صورت سے [illegible]
ملول ہے دل ہی دل میں [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] رہی ہے [illegible] دن
شمیم نہ ہوں پہلو میں تو بیتاب ہیں [illegible]
دل راحت میں بھی بیقرار ہیں [illegible] نہیں
شمس النسا بیگم کبھی کبھی اس پر غصہ [illegible]
سیری و آزادی کا لطف بھی اس طائر [illegible]
پروانے کی طرح اڑتا پھرتا [illegible] میں
[illegible]
عیش [illegible] پھر اس
طرح صاف نکل جائے جس طرح
[illegible]
جیسے [illegible] اسی طرح [illegible]
سے جال سے [illegible] بے تکلف نکل جاتا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو رہا ہے گیا [illegible]
لیکن شمیم کا دل [illegible] نہ بیٹھتا ہی
مسرور ہوتی ہے عجب کشمکش میں [illegible]
اس روح افزا [illegible]
شگوفہ دل [illegible] اس [illegible]
اس کا دل [illegible]
میں [illegible]
دل کے [illegible] خیالات سے [illegible]
کی اس طرح پڑھائی ہو جاتی [illegible] ابھی
[illegible] دل [illegible]
فراق کی [illegible]
چور چور ہو گیا [illegible] دل ہے چمن نادرہ
سے [illegible] لطف سے مسرور ہوتا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی بیگم صاحبہ کی آمد کی ہل چل پڑ گئی تھی ۔
اسنے میں کیوں بالا خانہ پر گئی ۔ اور گئی بھی تو
واں کو تھی ایسی دلربا چیز دیکھ لی کہ جس نے
میرا دل ہی چھین لیا ۔ اور یہ کمبخت بار بار اسی
چیز کے دیکھنے کیلئے تڑپا تڑپا کر سینے میں رہ
جاتا ہے ۔ اگر اس دل بیقرار کی یہی بیتابی ہو تو
جان کے لالے پڑ جائینگے ہر لمحہ دل محزون رہتا ہے
ہر ساعت جگر پر خون رہتا ہے ۔ رنج
مشغل ہے ۔ جان بیکل ہے میٹھا میٹھا
درد گھرا رہا ہے کہ پوچھو ہی نہیں
نہ وہ دلولے رہے نہ وہ امنگیں
رہیں ہر وقت کسی کے ملنے کا انتظار
ہر لحظہ مد نظر دیدار یار ہے ۔ اے بیٹھے
بیٹھے بٹھائے کیوں پاؤں میں کلہاڑی
ماری ۔ مگر اس میں میری خطا ہی کیا
وہ میری نہیں تو کس کی خطا ہے
سراسر میرا قصور ہے ۔ نہیں نہیں میرا
کچھ قصور نہیں ۔ یہ سارے ستم ڈھانے والے
اس کم بخت دل کے ہی ہیں جس نے
دیکھ بھال کر [illegible] ملا دیا [illegible]
[illegible]
[illegible] سلوک کیا
[illegible] سانپ یا [illegible]
[illegible]

کا لکھا تھا جو سامنے آیا ورنہ کیا ضرورت تھی
کہ میں بالا خانہ پر جاتی ۔ اور اک حسن خداداد کو
اپنا دل دے بیٹھتی ۔

ممبی ۔ آخاہ بیگم صاحبہ یہ فرمائیے کیا
شہزادہ عالم کو دیکھ لیں بیخبر سے جب ہی تو بیچینی
دیکھ رہی ہے یا اسنا ہیں کیا کروں کچھ کہتے ہوئے
نہیں بن پڑتی ہے ۔ ہائے !! اللہ تو ہی

کسی کے درد محبت نے عمر بھر کیلئے
خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

ہائے اے الفت ! خدا تجھے غارت
کرے ہائے اے عشق خدا تیرا ستیاناس
کرے ہائے اے حسن خدا تجھے سمجھے
یہ آپ ہی حضرات ہیں جو حسینوں کو خود ہی
سینہ زوری ستمگاری کے لئے غفلت شعاری
کا شوق عہد شکنی کا ذوق جور جفا کرنے
ظلم کے نئے نئے ڈھنگ کی تعلیم
دیتے ہیں ۔
اے آپ ہی حضرت ہیں جو دل کھو دینے
والوں کو گریہ و زاری آہ و بیقراری
فریاد و فغان اضطراب پیچ و تاب آہ و
نالہ جگر کاوی و سینہ کوبی کا سبق دیتے
ہیں اے آپ ہی حضرات ہیں جنہوں نے
[illegible]
[illegible]

عاشقوں کے زخم خوردہ دل جیتے ہیں لیکن اپنا
سہتے ہیں روتے ہیں اپنا صاحبوں کے جان و مال کو
دعائیں کرتے ہیں۔
خدا نہ کرے کہ آپ کسی سے گلے سے لگا رہیں۔
خدا نہ کرے آپ کسی کے درپے آزار ہوں۔ ورنہ
اس عشق بے پرواہ کا قتل ہے الہام ہو آپ کے عجیب و غریب
حال و حال ہیں آپ کی دوستی و دشمنی دونوں ایک
... اور نشان میں ... بھی ہو سکتا ہے
... دل تو اس الزام سے کس طرح بری تھی جس
... کیونکہ تو نے بھی حضرت عشق کے جھکے
... زن میں طوطوں کی طرح ...
... اور میری زندگی بھر کا ساتھ ...
دنیا ... کرشمے ہیں جو تو نے تمثل النساء
... سے نشیب ...
... بالکل بے خبر تھی۔ تا نہ دنیا نے
عشق و عاشقی کے ... ابھرا اور بنا
دیا۔ اور ذرا بھی اس کے جمال ... پر
رحم نہ کیا۔

خوش نہ آئی یہ تیری چال ہمیں
... تھا پا سکال ہمیں

... پہلے ہی لیا رکھا تھا
اور ... بھی تیری ... سے
تب ہم نے ... محبت سے
... ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کیا میری
بربادی و تباہی کا طلبگار ہوا۔ کیا میری

آرام و چین عیش و عشرت کا دشمن ... ہو گیا
اللہ مجھے کہاں لے چلا میرے دامن عفت میں دھبہ
لگا میری آرزوں، تمناؤں، ولولوں، حوصلوں
امنگوں کا دشمن نہ بن میری دولت عصمت و متاع
پاک دامنی کا راہزن نہ بن اگر تجھے بدنامی کی
تو قیمتی شعرا سے لے جنھوں نے تیری خوب ہی
مرمت اور خوب ہی درگت کی ہے۔ کبھی تیری
تیغ نظر سے تیری دھجیاں اڑتی ہیں
کبھی حنا کے ساتھ تیرا خون اڑاتے ہیں
بھلا مجھ مشت استخوان بیکس و نادان
کی ہڈیاں جلانے سے تجھے کیا خاک ملجائیگا
البتہ بیکار مارے ... ضرور ...
آئیگا۔ یا اللہ دل تو دل محبت ... بھی
مانند سی کے ... بھی تو اپنے نظر نہیں آتے
یہ نگوڑی بھی تو بڑی ہی نظروں سے
گھور رہی ہے یہ بھی تو میری جان لیوا
ہو گئی یہ موئی بھی تو میرے ناموس کے
پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ رہی ہے
میری تباہی و بربادی پر بے طرح تلی
ہے کاش یہ عشق میرے لیے باعث
ننگ و عار ہوتا۔ تو کیوں میری بدنامی
بے تری کا تماشا تمام دنیا میں اشتہار ہوتا
پھر اب کیا ہوتا ہے دل کھو بیٹھے
عزت و عفت کی جان کو رو بیٹھے
... بیگم صاحبہ بہار ...

آخر آپکو اقرار بھی کرنا پڑا ۔ اور بیدرد دل کو تو پہلے ہی تاڑ گیا تھا ۔ کہو نہ ہو ہماری بیگم صاحب کہیں نہ کہیں دل کھو بیٹھیں وہی

سامنے آیا جس سے ہمارا ہے سینہ داغ
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ہائے اس کمبخت دلربا پر کیا بھروسہ تھا ۔ وہ بھی کبھی اور کا ہو گیا کسی کی طرفدار بن گیا کسی کی بھی نہ ہوئی پر ایک و آشنا لگ ہے کہ سلیم سا بھیدی اور ہو بینہ فرمایئے کہ ہمارے شہزادہ عالم نے بیت نظر نے آپکو شکار کر لیا ۔ قدردان خوبصورت نوجوان اگر چراغ لیکر جہاں میں ڈھونڈ گی تو بھی نہ پاؤ گی ۔

بھیدی ۔ بیگم صاحبہ اسیر تو میرا بھی اللہ ہی کیا ہے اس نے میرے دلربا شہزادے کو کیا یہ صحیح ہے

شہزادہ صحیح ہے ۔ جب ہی تو میرے دل کو تیری مقناطیسی دلربائی اور شہرت کا جذب تو ان نے کھینچ کر اپنی طرف کر لیا اور وہ تیرا ہی دم بھرنے لگا ۔ مجھ سے بالکل پھر گیا ۔ اُف دنیا یہ کس کا پیار اور دلآرام تمام بے ساختہ منہ سے نکل گیا ۔ کہ جس کے زبان پر آتے ہی تمام بدن میں رعشہ اور تمام جسم میں لرزہ ہونے لگا ۔ عرق انفعال سے سر تا پیر ہو گئی ۔ جان بے چین روح مضطر ہو گئی ۔ دوسری طرف بھیدی بے چین سے

گردش بدل کر آن کیا میں تصور ہی ...
لیلی بہ شانی بلا کو دیکھا ... ہول اٹھیں

کہ ایک دن ملک ہندوستان شہنشاہ شمس الدنیا بیگم کے عوض سلطانہ شمس الدہر کے ایسا نام سے مشہور ہونگی ۔ نہیں نہیں ۔ نہیں

بھیدی ۔ خدا بچ کند ذاتین ہرگز نہیں کیونکہ شاہ تو تغیر دان باد تیا است ۔ تک اس آن ہونی قرابت کو منظور فرمانگے ۔ پس میرے یہ خیالات شیخ چلی کی مرغیوں سے کم نہیں ۔ اے حور صفت سے کراکل اے قبول صورت و مقبول سیرت شہزادے تیرے پری تمثال سلطان جمال حسن نے میرے دل کو دیوانہ کر دیا ۔ میری نظروں میں اس دلربا والا نظر فریب منظر آ جاتا ہے میرا آہ تیری وہ میٹھی میٹھی محبت آمیز باتیں میرا تہ دل سے جواب دینا اور پھر منت و سماجت سے گڑگڑا کر میری خوشامد و لجاجت کرنی اور مجھے وہاں سے اٹھنے نہ دینا اور میرے چلنے کے ارادے سے ایک کر میرا دامن تھام لینا اور ... میرا رخ دیکھ کر اپنا چھپا چہرہ ... جب یاد آتا ہے ۔ کلیجہ پاش پاش اور دل گرفتہ ہو جاتا ہے ۔ آہ کے ابتر یہ حال ہو رہا ہے ۔

... تھا ہو کہ ماتر دل سے دل کو شاہ ...
پر ... سے ... دیکھے ...

آہ مجھے کیا خبر تھی کہ بالاخانہ پر میرا دل لوٹ
لینے کے لئے ایک ڈاکو کمین میں بیٹھا ہوا ہے
کا بھیس بدلے ہوئے بیٹھا ہوا ہے جو ایسا چھٹ
دلربا حملہ سے میری متاع صبر و شکیب لوٹ
لیگا - اے آہ ستمگر تو نے یہ قیامت ڈھا
دی میں کیوں ان بدلا اور کیوں ستم سرمایہ ہوتی
دھو اس پیا پیاسے مجا یہ ڈاکا دن دہاڑے
ڈالے دے سے مجھے کیا خبر تھی کہ کوسے
پیدا ہوا ہی صورت نظر آئیگی کہ میری آنکھ کی
کی کایا پلٹ جائیگی - اور میں اسکی محبت
و الفت کے دریائے قہار میں جا پڑونگی
جہاں میرا قفل پتہ بھی نہ ملیگا - اے
پیارے میرے ساتھ تو تو نے کوئی اچھا
سلوک نہ کیا کیا مجھے بیکس کرکے چھوڑ
دیا اور فراق کی چھری سے ذبح کر ڈالا
تیرے محبت و غم ہجر میں روا ہے - آہ
میں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ تیرے فراق
میں مر رہی ہوں - مگر بہت جلد بقول
حضرت شیدا کے یہ ہونے والا ہے :

شعر شیدا

قتل کا عشق میں شیدا تجھے
دیکھ لیں گے ایک دم پر ہی رہے

ہائے پھر میں تمہاری پیاری پیاری
صورت دیکھنے کی امید کر سکتی ہوں اور
آیا پھر مجھے تمہیں دیکھنا نصیب ہوگا

یہ امید نہیں ہے
پیارے تمہاری رسم و رہ وقت یاران طریقت سے
کم رہتی ہوگی وہ مذاق و مزاج تمہارا دل
سمجھتا ہوگا یہاں آرزوئے درد فراق و صدمہ اشتیاق
کے کوئی مرض ہے نہ ہمدم تمہیں تو نشاط
مسرور کرتی ہوگی مجھے سے بجز گریہ کے
تم سے تو اتنا بھی ضبط نہ ہوا کہ اپنے دوستوں سے
دلکا حال نہ کہتے اور انکے ضابطہ ہوتے
مجھے امید نہیں کہ آپ نے اتنک یہ راز
اپنے ہمدموں سے مخفی رکھا ہو بلکہ مجھے
بدنام اور اس راز کو شہرت از بام کر چلے
ہوگے اور مجھے دونوں جہاں سے برباد
خدا نخواستہ اگر ایسا کیا تو واقعی
مجھ پر اور میرے خاندان پر بڑا ظلم کیا
پیارے کسی پردہ نشین کی پردہ دری
اچھی نہیں ہوتی تمہیں میری یا مشین الملک
کی بدنامی کا خیال کہاں ہے کو آتا ہوگا تمہیں
تو اپنے دوست ہوئے دلکو خالی کرنا مد نظر
ہوگا - پیارے گو تم نے مجھے بدنام کر دیا
ہو مگر دیکھو کہ ہنوز ضبط سے کام لے
رہی ہوں کیسی ہے بھی درد دل کہا ہو میرے
تو مجھ پر تمہاری محبت کی مار پڑے -
میرے دیدے نہ کاجل آنکھیں ایسے کہتی
ابھی تک کس سے کوئی ہمدم ہے نہ ہمراز کہ
جس سے یہ سر بستہ راز کہکر اپنے دل کی ڈاڑس

تعالیٰ اللہ گریہ وزاری بیچاری کچھ ہمدردی
کرتی ہیں۔ اور شک ضرور کچھ آنسو پونچھے ہیں
مگر ان سے بھی پورے طور سے تمام نہیں ہوتے
کیونکہ درد و رنج اس گوشہ وارد کی وہ ہیبت
میرے دل میں سمائی ہوئی ہے کہ خدا کی پناہ
رہیئے اے پیارے شہزادے میں ایک سخت
کرب و مصیبت میں مبتلا ہو رہی ہوں۔ یہ مکانات
عالیشان یہ سپہر نما مکان یہ باغ یہ باغیچہ یہ در و
دیوار عیش و عشرت کے اسباب وغیرہ مجھے نہیں
دن رات تیرا ہی ملال تیرا ہی خیال تیرا
فراق تیرا ہی اشتیاق۔ میری جان
کی دشمن اور بیری ہو کر مجھے چین نہیں
لینے دیتیں یہ بیچاری اپنی اسی پُر درد
مصیبت کی الجھن میں پڑی تھی۔
کہ اور قیامت ٹوٹ پڑی
ایک آفت سے تو مرے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ تھی
ابھی اپنے خیال سے پر تعب میدان میں پا
سرگردان ہو رہی تھی کہ آواز آئی بیٹی۔
شمس النساء شمس النساء بیٹی شمس النساء
اس مصیبت زدہ نے فوراً آنسو پونچھ کر
اور اپنے کو سنبھال کر جواب دیا جی اماں
جان فرمائیے۔
فرخندہ بیگم۔ بیٹی ذرا ادھر آنا
شمس النساء بیگم۔ (اپنی اماں کے پاس جا کر)
پیاری اماں گھبرائی سی کیوں ہیں خیریت تو ہے
فرخندہ بیگم۔ بیٹی خیریت کیا خاک
تمہارے ابا جان کو سانپ نے آ کے سامنے سے
کاٹ لیا اور زہر تمام جسم میں سرایت کر گیا
شمس النساء بیگم۔ ہائے ہائے میرے اللہ
یہ کیا غضب ہو گیا۔ اور یہ کیسا آسمان
پھٹ پڑا ابا ہیں کہاں۔ ہائے ہائے
میرے ابا یہ کیسی قیامت ہو گئی
اب یہ دونوں بدحواس ہو کر معین الملک
کے پاس گئیں بڑے اضطراب اور گھبراہٹ
میں پہنچیں اور آپس میں یہ حسرت آمیز
گفتگو ہوئی۔
معین الملک۔ (شمس النساء بیگم سے)
اے بیٹی تو کہاں تھی تیرے دیکھنے کو جیا
رہا مضطرب و بیقرار ہو رہا تھا اچھا
ہوا تو آ گئی ورنہ یہی حسرت میرے دل میں رہتی اور
ارمان تیرا دیکھنے کا [illegible] جی میں
حسرت ہو کر رہ گئی۔
شمس النساء بیگم۔ ابا جان میں تو یہیں
تھی۔ مجھے نگوڑی کو اس واقعہ جانکاہ
کی مطلق خبر نہیں۔ ورنہ میں ہمیشہ
آپ ہی کے پاس [illegible] تمام جسم پہ درد اور
پیلا دیکھ کر [illegible]
میرے ابا [illegible] ہائے [illegible]
ابا۔

معین الملک۔ بیٹی۔ صبر! صبر! صبر!
بیٹی ابھی تمہارے چچا اعجاز نے یاد
کیا ہے۔ الٰہ صبر و جبر سے کام لو۔ کہ
میری روح کو صدمہ پہنچتا ہے۔ تمہیں خدا کے
سپرد کیا۔ تمہارا خدا حافظ و ناصر ہے
شمس النساء بیگم۔ ابا جان یہ آپ کیا
فرما رہے ہیں۔ آپ کے یہ کلمے میرے
کلیجہ کو پارہ پارہ کئے ڈالتے ہیں۔ آپ
خدارا ایسا مایوسانہ لفظ زبان پر نہ لائیں
کہ ان سے میری سخت دل شکنی ہوتی
ہے اور دم بند ہوتا ہے۔ خدا آپکو
ہمیشہ دنیا تک میرے سر پر قائم رکھے اور آپکا
یہ سایہ قیامت تک یہ تو بہ فگن رہے
(اپنی والدہ سے) محمد آپ کو
یہ کیونکر معلوم ہو گیا کہ خدانخواستہ ابا
جان کو سانپ ہی کمبخت نے ——
فرخندہ بیگم (قطع کلام کر کے) پرسوں
آدھی رات کو تمہارے ابا نے اتنا البتہ
کہا تھا کہ میرے ہاتھ میں کچھ چبھ گیا
ہے۔ اس وقت تو میرا بھی دھیان خیال نہ گیا
اور ایک معمولی بات سمجھی گئی
مگر آخر اس کمبخت نے یہ طوفان اٹھا
دیا کہ تمام بدن سوجھ کر کیا ہو گیا ابھی
ہوا جاتا ہے۔ کل تک تو انہوں نے انکی کچھ
پروا نہ کی لیکن اس سے یہ نوبت پہنچ گئی

اب تو نشست برخاست چلنے پھرنے
سے بھی معذور ہو گئے۔ شاہ کیقباد جاہ
بھی معہ ارکین سلطنت فتحپور سیکری میں
رونق افروز ہیں۔ ہاں شاہی طبیب ضرور
آیا تھا مگر قضا کے آگے حکیم آلہ ہو جاتا
ہے اس سے بھی کچھ نہ ہو سکا آخر اس نے بھی
صاف جواب دے دیا کہ ان کے تمام
جسم میں زہر نے قبضہ کر لیا۔ اب
علاج سے بالکل مایوسی ہے۔ اور ایسا
کسی فائدہ کی امید نہیں ہے۔ بلکہ
ان کی زندگی گرداب ہلاکت میں پڑ
چکی اور تمام امیدیں منقطع ہو گئیں۔
اس کے جانے کے بعد ان کی حالت اور
بھی متغیر و مخدوش ہوتی جاتی ہے۔
شمس النساء بیگم۔ ہائے اماں جان
یہ تمام سانحے ہو گئے۔ اور مجھے
اب تک خبر نہیں۔ افسوس۔
فرخندہ بیگم۔ بیٹی۔ صبح سے تو یہ باہر
ہی نہیں نکلے اور تمام باغ میں داخل
اسی اثناء میں حکیم آیا بھی اور چلا بھی گیا
میں تمہیں کیونکر خبر کرتی۔
شمس النساء بیگم۔ ابا جان۔ ابا جان
معین الملک۔ (آنکھیں بند ہوتی ہے)
کہ کون۔ ہاں بیٹی ہاں۔ اے بیٹی تیرا ابو جسم
اپنی گردن اور اپنے سر سے لئے جاتا

ہوں۔ مجھے قبر میں کیونکر چین آئیگا

شمس النساء بیگم۔ اے اباجان آپ کیا فرماتے ہیں جس سے میری روح فنا ہوئی جاتی ہے اور کلیجہ منہ کو آجاتا ہے

فرخندہ بیگم۔ حیف ہے مجھے کس کے سپرد کئے چلے جاتے ہو میرے ہول کیا ہیں اسی روز سیاہ دیکھنے کے لیے زندہ رکھی گئی تھی۔

شمس النساء بیگم۔ اباجان خدا کے لئے حوصلے سے کام لیں ورنہ میری جان اسی صدمے سے نکل جائیگی۔ یا اللہ مجھے اب کمبخت اور منحوس دن نہ دکھلانا کہ جس دن میرے سر پہ میرے ابا کا سایہ نہ رہے۔

معین الملک۔ ہائے اے راحت جان و آرام جگر۔ حوصلہ کیا خاک کروں اب الوداع ہے

شمس النساء بیگم۔ منہ میں تھوڑے سے شربت ٹپکا کر۔ بھلا اباجان میں کون ہوں

معین الملک۔ سختی سے آنکھیں کھولکر بکنت سے۔ تم۔ تم۔ میری میری [illegible] ہو۔ ہو۔ ہو۔ تھا

فرخندہ بیگم۔ [illegible]

معین الملک۔ [illegible]

[illegible]

فرخندہ بیگم نے گریاں و نالاں ایک خادمہ کو اشارہ کیا وہ دوڑ کر گلاب کی بوتل اٹھا لائی۔ جس کے چند قطرے منہ میں چوائے گئے شمس النساء بیگم نے حالت نازک دیکھکر بہی گریہ و زاری سے سورۂ یسین پڑھنا شروع کی دو چار قطرے ہی حلق سے اترے تھے کہ معین الملک نے نگاہ حسرت و یاس سے چاروں طرف دیکھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے منہ کا ڈہل گیا۔ اور طائر روح قفس عنصری سے چشم زدن میں پرواز کر گئی فرخندہ بیگم اور شمس النساء بیگم نے یہ حالت دیکھکر شور تمیں نکالیں۔ کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور اور عورتوں نے ماتم و کہرام سے عرش کا کلیجہ ہلا دیا۔ سے یہ گریہ و زاری آدھ پہر رہی۔ معین الملک کی ساری امیدیں اور آرزوئیں۔ یہ کہہ کر سب کو سمجھا رہی تھیں کہ دیکھو تمہارے بین و بکا سے سے آتش زمین کو زلزلہ آئیگا چپ رہو چپکے تمہاری روح کو تسکین ہوگی اے کمبخت [illegible]

[illegible]

تھا جو سپرد کی گئی اور تجہیز و تکفین کا
سامان ہونے لگا چند گھنٹوں میں تمام
سامان درست کر کے حسین الملک نے گوہر
بے بہا کو خاک میں چھپا دیا گیا اب سوا صبر و شکر
کے چارہ ہی کیا تھا اور رونے پیٹنے سے حاصل
ہی کیا تھا چونکہ دنیا ایک بالکل دھوکہ کی
ٹٹی ہے۔ اسلیئے اسے تلف کرنے
والے فنا سفروں کا یہ قول ہے۔
ہستی کا مرگ پر ہرگز نہ بیٹھے چشم تر ہرگز
بہت سارے انہیں جو اس جلسے پر بیٹھے ہیں

آٹھواں باب

بی زعفران

یہ وہ کامل ہے اپنے فن میں مشہور
و معلوم ہے جس کی ذی کمالوں میں
یار غار سلیم خواجہ محمود بزم نشاط سے
برخاست ہوتے ہی اپنے مکان پر
پہنچے۔ پہنچتے ہی بی زعفران یاد آئیں
فوراً آدمی بھیجا گیا۔ چونکہ تھوڑی ہی دیر
میں بی صاحبہ کو ساتھ لیکر آیا
[illegible]

نے مسکرا کر کہا کہ ذرا بیٹھیے تو سہی آپ کی
تو یا ہوا اسکا وہ ڈرتے پڑھتے ہیں۔ کیا حکم
غریبوں سے کچھ بیزار ہیں جو کبھی کی صورت
بھی نہیں دکھائی دیتی۔

زعفران۔ واہ صاحبزادے بھلا ہماری ایسی کیا
مجال ہے چونکہ اب آپ صاحب
لونڈی کو یاد ہی نہیں فرماتے اسلیئے
بیشک خود بھی حاضر نہ ہوئی ورنہ میں تو اس
سرکار کی نمک پروردہ قدیم ہوں۔

خواجہ محمود۔ بی زعفران یہ سب آپکی
شرافت ہے۔ اسلیئے تمہیں ایک
نہایت ضروری کام کے لیئے
بلایا ہے۔ اگر یہ کام تم نے بخوبی
سر انجام دیا تو میں ہمیشہ تمہارا
مرہون احسان رہونگا۔

زعفران۔ اے میں قربان ہو گئی۔ وہ
کونسا ایسا کام ہے میں تو آپ کے
لیئے جان تک دینے کو حاضر ہوں
اس کام کو کرنے کی حقیقت ہی کیا
ذرا سنوں تو سہی۔

خواجہ محمود۔ [illegible]

زعفران۔ صاحبزادے اگر مجھے یہ بھی [illegible]
سمجھا تھا تو مجھے بلایا ہی نہ ہوتا۔ صاحبزادے [illegible]
سکتی ہوں۔ انشاء اللہ پہلے جو متعدد کام مجھے
سونپے گئے کسی میں بھی میں نے بے احتیاطی کی تھی
جو خدانخواستہ اس میں کر بیٹھوں گی۔

خواجہ محمود۔ بی زعفران ذرا صبر [illegible]
آپ اپنے دل میں کسی اور خیال کو جگہ نہ
دیں۔ آپ سے مجھے پورا اطمینان ہے
یہ میں نے صرف اس لئے کہہ دیا۔
کہ یہ معاملہ نہایت ہی نازک و پردہ داری
کا ہے۔

زعفران۔ واہ صاحبزادے۔ آپ نے
مجھے کیا خیال فرمایا۔ کیا جیتے جی یہ چونڈا
(اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے) دھوپ
میں سفید کیا ہے۔ اور یہ زندگی نگوڑی
گھروں میں بسر کی ہے۔ آپ ایک
صاحبزادے ہی ہیں۔ [illegible]
ابھی تک بچوں ہی کے سے خیالات
ہیں۔

خواجہ محمود۔ تو پھر تمہارے آنے
میں توقف کیا کیونکر [illegible] بیٹھو
آخر کو ہوں تو تمہارے ہی لونڈوں [illegible]

زعفران۔ [illegible] کیا [illegible]
خدا تمہارے صاحبزادے کو عمر خضری و
اقبال [illegible] مرحمت فرمائے اچھا
تو بتاؤ کیا معاملہ ہے جس سے یہی فرمانا [illegible]
کہ مجھ سے انجام پذیر ہو تو میں اپنی سعی کر
کے ادا کر دوں اگر ناممکن ہو تو صاف عرض کر دوں

خواجہ محمود۔ واہ بی زعفران جو کام آپ
سے نہ ہو سکے تو پھر اس کا انجام دینے
والا تو شاید خدا نے پیدا ہی نہیں کیا
تم اپنے فن میں طاق ہو اور [illegible] ہو۔

زعفران۔ یہ سب آپ کا حسن ظن ہے
ورنہ بیچاری کس قابل ہے اچھا بیان تو فرمائیے
دوستوں تو سبھی کی عادت [illegible] ہے

خواجہ محمود۔ کہوں کیا [illegible]
ایک مصیبت [illegible] کوئی [illegible]
سنیے [illegible]
ہی نہیں کہ [illegible]
[illegible]

زعفران۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کچھ بھی [illegible]
کچھ بھی [illegible]

خواجہ محمود۔ [illegible] بی زعفران [illegible]
[illegible]
[illegible] تو آپ سے [illegible]

خواجہ محمود۔ [illegible]
[illegible] کہ آپ نے مطلق [illegible]

کچھ نہ کچھ تو سنا ہوگا۔ کیونکہ اب یہ خبر کچھ
ایسی زیادہ پوشیدہ بھی نہیں ہے بلکہ بن گن
اڑنے لگی ہے اور کانوں کان چہ میگوئیاں بھی ہونے لگی ہیں

زعفران۔ ہے۔ سننے کو تو ہزاروں باتیں
سنتی ہوں۔ مگر یہ کیونکر معلوم ہو کہ صحیح کیا ہے
اور کس خاص معاملہ کی بنا ہے۔

خواجہ محمود۔ واہ کیا ممکن ہے۔ کہ
آپ نے شاہزادے عالم والا معاملہ
سنا ہوگا۔

زعفران۔ ہاں یہ کیوں نہیں فرماتے
ضرور بیٹے یہ اڑتی سی خبر سنی انکار کس
لنگوڑی کو ہے۔ مگر مجھ سے جب تک
کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ میں کسی
معاملہ میں دخل نہیں دیتی۔ اور خواہ
مخواہ بیچ میں ٹانگیں نہیں اڑاتی۔
اب آپ نے یاد فرمایا ہے جو حکم
ہو حاضر ہوں۔

خواجہ محمود۔ اب تو آپ کو کچھ نہ کچھ
فکر ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شہزادہ
عالم کی یہ حالت مدتوں سے سخت مضطر
ہوا ہے جس سے ایک [illegible] دل کی فرقتیں
کہ تپ بھی اور دق بھی ہے [illegible] ہے
بس ایسی حالت میں اگر آپ نے انکے علاج
ذرا سستی کی تو پھر انکی زندگی مجھے
نظر نہیں آتی جب تک کہ کوئی نوع [illegible]

معاملہ ہو گیا تو ایک بیگناہ کا خون آپکی گردن
پر رہ جائیگا۔ اور آپ بھی زندہ قیامت گردانی
جائیں گی۔

زعفران۔ خدا نہ کرے صاحبزادے کہ کوئی
ایسا منحوس واقع پیش آئے اور یہ لنگوڑا معاملہ
ہی کونسا پیچیدہ ہے جو حل ہی نہ ہو۔ اچھا آپ
اپنا مطلب بیان فرمائیے کہ آپ چاہتے کیا ہیں
جہاں تک انکو حاضر ہوں بھلا یہ بھی کوئی بات
ہے کہ ہمارے شاہ و صاحبزادے فکر و تردد سے رنج
اٹھائیں۔ اور میں تماشا دیکھوں یہ تو مجھ سے نہ ہو سکیگا
کہ میں اپنی جان تک وار کرچکی ہوں لونگی۔ اچھا اب
ارشاد فرمائیے۔

خواجہ محمود۔ شاہزادہ عالم کا صرف یہ مطلب
ہے۔ کہ تم کسی طرح شمس النساء بیگم
سے انکی ملاقات کرا دو تاکہ کچھ تسلی
ہو جائے اور دل مضطر ٹھہر جائے وہ
تمہیں بہت خوش کرینگے

زعفران۔ بھلا یہ کوئی بات ہے۔ دنیا
لینا کمبخت چیز ہی کیا ہے انہیں کا کھاتی
ہوں یا کسی اور کا۔ دولت کمبخت تو ہاتھ کی
میل ہے وہ تو ہمیشہ ہی بھرپور
انعام عنایت فرماتے ہیں بھلا کیونکر ان کی
نمک حرامی کر سکتی ہوں۔

خواجہ محمود۔ اچھا تو پھر آپ چلیں
میں شاہزادے عالم سے آپکا مقابلہ کرادوں

زعفران۔ نہیں میں آج شہزادے عالم سے
ضرور ملونگی پہلے یہ تو دیکھ لوں کہ شمس النساء بیگم
کیا حالت ہے اسکی طبیعت بھی شہزادے عالم
کیطرف مائل ہے یا نہیں اگر مائل ہو تو اسکا کیا ارادہ ہے
خواجہ محمود۔ میرے نزدیک تمہارا شہزادے
سے مل ہی لینا بہتر ہے۔
زعفران۔ نہیں آج کا ملنا اتنا بہتر نہیں
[illegible] مناسب ہے۔
خواجہ محمود۔ اچھا تو کل کس وقت تمہارا
انتظار تمہاری منزل میں کیا جائیگا۔
زعفران۔ جس وقت موقع ملا۔ یا جس وقت
آپ نے یاد فرمایا۔ فوراً حاضر ہونگی۔
خواجہ محمود۔ بہتر ہے مگر جا کر بھول
نہ جانا کوئی فکر ضرور ہونا چاہیئے۔
زعفران۔ بھلا آپ یہ کیا فرماتے ہیں
یہ بھولنے کی بات ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ شعر

جان اپنی لڑا دونگی صاحب
دل ان کو ان سے ملا دونگی صاحب

خواجہ محمود۔ ہاں بی زعفران مجھے تم سے آس لگی
بھی کہیں زیادہ امید ہے۔ خیر رخصت
بی زعفران دعا دیتی ہوئی اپنے گھر کو چلیں
راہ میں اس خیال کیا کہ خدا نے سونے کی
چڑیا جال میں پھنسائی [illegible]
شمس النساء بیگم کا دل تو لگتی [illegible]
[illegible] نیا ہے کیونکہ آگے پہلے سے

کچھ کار روائی کر رکھونگی تو بہت سا کام نبھ جائیگا
یہ منصوبہ دل میں سوچ سمجھ کر یہ سیدھی محل میں پہنچی
چونکہ یہ اسی محل کی نمک پروردہ تھی اور اپنا شمار
ہے اسلیئے یہ محل کے کل حالات سے واقف
ہے حسن اتفاق سے بہتر کیطرح دفعتاً آپ
نشانے پا بیٹھا ر شمس النساء کے پاس پہنچی
جو اپنی خوش قسمتی سے اسوقت تنہا بیٹھی کچھ
سوچ رہی تھی۔ جاتے ہی چپکے سے بیٹھ گئی
اور سلسلہ کلام اسطرح شروع کیا۔
زعفران۔ بی مزاج تو اچھا ہے؟ آپکا نام
کیا ہے۔
شمس النساء بیگم۔ (ٹھنڈی سانس
لے کر) تنگ ہے اچھی ہوں۔
زعفران۔ اور نام تو آپ نے بتایا ہی
نہیں۔
شمس النساء بیگم۔ مجھے نگوڑی کو شمس النساء
کہتے ہیں۔ اور آپکا کیا نام ہے۔
زعفران۔ بی خدا نہ کرے آپ نگوڑی
ہوں۔ آپ کے دشمن نگوڑے ہوں۔ مجھ
کو آپ نہ دیکھ سکیں۔ بی مجھے زعفران کہتے
ہیں مگر آپ کے کلام میں کچھ درد
کی بو آتی ہے یہ آپ ٹھنڈی سانس کیوں
لے رہی ہیں [illegible]
[illegible] نصیب دشمناں طبیعت تو اچھی ہے
شمس النساء بیگم۔ آہ [illegible]

میں نے آپکی تو بدت سے تعریف سن سن کر آپکی تو میں دیدار کی مشتاق تھی۔
میری طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے آپکی تو ماشاء اللہ اچھی ہے میں کیوں ٹھنڈی سانسیں لینے لگی آپکا یہ خیال بالکل غلط ہے۔
(دل میں) اس کمبخت کا آنا خالی از علت نہیں۔ کیونکہ اس فن کی مشہور اللہ ہے ضرور اسپر کچھ معلوم ہی ہوا جاتا ہے۔
زعفران۔ بی میرا خیال ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ آپکے دلی خیالات کا آئینہ آپکی صورت بنی ہو رہی ہے چھپانے کو تو آپ لاکھ چھپائیں۔ مگر سب چھپ بھی سکے۔
کبیدہ ہی۔ اللہ رے غیب دانی۔ بی زعفران تمہاری لال بجھکڑ سے کم نہیں۔
زعفران۔ لے مجھ سے تو آپ بیٹھے بیٹھے ہی تو تمام عمر آپ ہی صاحبوں کی جوتیاں سیدھی کی ہیں۔ اور کیا مجھ میں اتنی بھی سمجھ نہیں ایسلئے
شمس النساء بیگم۔ (دل میں) یہ تو پہلے ہی تاڑ لیا تھا کہ یہ بڑی چلتا پرزہ ہے اسکا آنا بے سبب نہیں۔ دیکھئے تو دل کا بھید لینے کے لئے کیسی چال چل رہی ہے بی زعفران خدا ہی خیر کرے تم کیسی کچھی باتیں کر رہی ہو خیر سے تلک سرسا

کا تو شوق نہیں ہے ابھی کل تک اچھی بھلی تھی
زعفران۔ واہ بی بھلا کیوں کیا سے
میری بلا آپنے تو ناحق مجھ بدبختی کو بٹکن سمجھ لیا (دل میں) تو گھبراتی کیوں ہو۔ اگر آپ اپنے منہ سے نہ اوگل دو تو پھر اپنا نام بھی زعفران نہ رکھو کیا آپ اپنے دلی جذبات کو کسطرح چھپا سکتی ہیں ہرگز ممکن نہیں۔
شمس النساء بیگم۔ شاید آپ ہی کا خیال صحیح ہو مگر یہ آپ بیٹھے بٹھائے کیوں پڑ گئیں خدانخواستہ اگر کچھ بھی ہو تو آپ کو اس سے کیا غرض۔
زعفران۔ خدا خدا کیجئے خدانخواستہ تو نہ فرمائیے بیگم خدانخواستہ فرمائیے کیونکہ آپکی دلی خیالات و خانگی معاملات سے غرض مطلب ہو مگر مجھ کو کسی تکلیف دیکھی نہیں جاتی کہ خدا نے دل بگوڑا ایسا ہی نرم دیا ہے۔
شمس النساء بیگم۔ تو بی خدا نہ کرے مجھ پر تو کوئی ایسی مصیبت نہیں پڑی کہ جسکے لئے آپکو ہمدردی کی ضرورت لاحق ہوئی ہو
زعفران۔ آپ کو نہ سہی کسی اور کو سہی
شمس النساء بیگم۔ بی کسی اور کو ہو ہو گی آپ مجھ سے کیوں پوچھتی ہیں۔ یہ تو واقعات نہ ہوئی خرافات ہوئی۔
زعفران۔ لے منہ تو بنہ آنکھوا سے کہئے تو

پہیلیوں سے آپ نے کیا فرمایا۔ مجھے مطلب
ابھی معلوم ہوا کہ آپ کو تو مطلب بھی جواب
نہیں۔
شمس النساء بیگم۔ (بہت چونک ہو کر) اللہ
یہ کیا آپ پہیلیاں سمجھا رہی ہیں۔ میں تو
آپ کی ان پہیلیوں کے پوچھنے سے
بالکل تھک گئی ہوں۔ اگر کچھ فرمانا ہو تو صاف
صاف فرمائیے۔
زعفران۔ بی کب تک بچے بتائیگا۔
اور کب تک ادرک کھایا کیجئے گا۔
شمس النساء بیگم۔ (چین بچیں ہو کر) بی
زعفران ہمارے کان بازاری الفاظ
سے آشنا ہیں۔ ہم شریف زادیاں یہ الفاظ
سننے کی تاب نہیں لا سکتیں۔ ہمیں
معاف فرمادیں۔
زعفران۔ دلی میں اس کی شریف زادیوں
کی قسم بنی ہیں۔ لونڈیوں سے آنکھیں لڑاتی
پھریں اور یہ دعوے کریں۔ وہ تو ہمیں وہ
خبر ہی ہو کہ یاد رہے صاحب یہ تو کوئی
بازاری الفاظ نہیں۔ بلکہ محاورے ہیں
جنکو ہم کی زبان پر جاری ہیں خیر آپکو
برے معلوم ہوئے تو میں آپ سے ان الفاظ
کی معافی چاہتی ہوں۔ آئندہ [illegible]
کا وعدہ کرتی ہوں۔
شمس النساء بیگم۔ آپ بڑی ہی ہیں

آپ مجھ سے معافی نہ مانگیں کہ مجھے
شرم آتی ہے۔
زعفران۔ (دل میں) تمام کھیل بگڑ گیا
[illegible] نشانہ تک گئی مگر خبر کہاں جاتی ہے
صاحبزادی میں نہ مانوں گی جبتک آپ
مجھے معاف نہ فرماؤ گی۔ اگر ایسا ہی پاس ہے
کا لحاظ ہے تو میں بھی معاف فرمائیے
کہ سارا جھگڑا چکا جائے۔
شمس النساء بیگم۔ آپ تو ناحق مجھے کہاں
ہیں گھسیٹ رہی ہیں۔ اچھا صاحب میں نے
معاف کیا۔ لیجئے اب تو خوش ہو گئیں۔
زعفران۔ ہاں ابھی تھی اتنی خوش ہو گئی ہوں کہ
جیسے دو دو پھول نہاؤ پوتوں پھلو
اچھا تو اب میری بھی بہتی سنئے۔ قسم فرمائیے
اپنی امید و شادی کی وجہ بھی بتا دیجئے کہ
شمس النساء بیگم۔ میں تو کیسی امید [illegible] نہیں
ہوں۔ جو کسی کی بتاؤں یا آپ آج انشاء اللہ
کیونکہ لائیں۔ اور میرے حال کی اس قدر
کیوں جویاں ہیں۔
زعفران۔ آخاہ! صاحبزادی
اتنی دیر کے بعد آپ نے میرے حال زار پر
رحم فرمایا۔ اور میری خیر صلاح پوچھی خدا آپکو
تا حیات [illegible] رکھے (ادھر ادھر
دیکھ کر کوئی سنتا تو نہیں ہے)
کیا کہوں صاحبزادی [illegible] البتہ

زمرد۔ لگنا دل دیا ہے کہ کسی کے ہاتھ لگی
اور اس موذی کے تلے پر چل گیا ہے کبھی اٹھ
دیکھتی ہوں آنکھیں بند کئے پڑی رہتی ہے
سنڈ دن ہی کھیں لگا ہے ۔ وہ بیتی ہی کھیں یا
چلاتا ہے تڑپتا ہے روتا ہے فریاد کرتا ہے
کبھی فغان کبھی لب پہ آہ ہے کبھی دو پہر
حالت تباہ ہے ہر وقت گریہ و زاری ہے ہر
دم اشکباری ہے ۔ دل میں تپ ہے جگر میں
تپش ہے نہ اپنے دوستوں میں نہ اسکان ملا دیتا
ہیں دیکھا ہے خون انکا دل ہلا دیتا ہے ۔
خواب و خور اس پر حرام ہے ۔ اٹھنا بیٹھنا
دشوار ہے گویا برسوں کا بیمار ہے
سوکھ کر کانٹا ہو گیا ۔ گل سا چہرہ زرد
ہو گیا ہے ۔ نالہ و درد کا خو گر ہو گیا
گھر بار سے دل اٹھ گیا ہے نہ باپ کی ہے ادھر
وقت خیال ہے ۔ خدا جانے کیا ہو گے
دل میں ایسا کون سا غم ہے کہ نہیں سے
اس کی حالت بالکل بدل گئی ہے اگر ایسے
یہی حال رہا تو نہیں معلوم کہ اسکی حالت پر
کیسی کیسی قیامت آئیگی کیسی آفت
آسمان سے ٹوٹے گی مجھے بڑا صدمہ
اسے پہنچا ہے اس سے اس کی جان
بچانی ناممکن دکھائی ہے ۔ بلکہ اسکا خود
کشی کرلینا بالکل قرین قیاس ہے
صاحب عالم اپنی آپ ہی فرمائیے کہ

ایسی حالت انسان دیکھ سکتا ہے میں پریشان
رہتی ہوں کہ سنگدل سے سنگدل بھی ایسا پر
درد ہول ناک حال نہیں دیکھ سکتا پھر میں کیسی
تماشا دیکھوں ۔ تاب لا سکتی ہوں ۔
شمس النساء بیگم یہ تمام باتیں غور سے
سنتی رہی چونکہ پہلو میں زخم خوردہ دل لئے
ہوئے تھی ایسے ایسے فقروں پر اسکا دل امنڈ
امنڈ آتا تھا مگر ضبط سے کام لے رہی تھی آخر نہ
رہا گیا تو ۔ بولیں
شمس النساء بیگم ۔ ہائے ہائے کیسی بیچارے
کی ایسی حالت ہے ۔
زعفران ۔ کیا کہوں صاحبزادی عجیب نہیں
یہ بیچارہ دو ہی چار دن میں جی جان سے
ہاتھ دھو بیٹھے کیونکہ عشق نے اسکی ایسی حالت
کر دی ہے کہ صورت شکل غریب کی پہچانی نہیں
جاتی ۔ اور کیا کہوں کہ کیا حال ہے ۔
ساری رگیں ہی اٹھ اٹھ کر رہ گئی ہیں زرد
اضطراب نے جسم کو مضطر بنا دیا
شمس النساء بیگم ۔ بی زعفران آپ نے
تو وہ درد بھرا بیان کیا کہ میرے بھی
آنسو نکل آئے ہیں کس مصیبت زدے
کی ایسی دلگداز حالت ہے
زعفران ۔ الحمد للہ ابھی تک آپ
کا جگر سلامت ہے خوش ہے
مگر جانا کیا کہ کل سے رہنا چاہیے

سبھوں کو پوچھتا ہے کس نے اسکو مار ڈالا ہے
بھیدی) ۔ ہیں بیگم صاحبہ آپ اس شعر
پر اسقدر چونک کیوں ہو گئیں ۔
شمس النسا بیگم ۔ بی زعفران تم آپ تو فن
الشعر و سخن میں یکتا و شہرۂ آفاق ہیں ۔ مگر نہ جانے
اب بھی اس بیت کے قتیل کا نام نہیں بتلایا
کہ میرے دل کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے
زعفران ۔ (اپنے دل میں) اچھی آئی کیا
پریشانی ہے [illegible]
[illegible] تو پھر بات ہی کیا ہو گی ۔
پھر کیا اس غریب کا نام بتاؤں [illegible]
اس کے فریاد و فغان [illegible]
آہ و بکا شور و شیون کرتے وہیں [illegible]
جاتے ۔
شمس النسا بیگم ۔ سخت بے چین [illegible]
ہو کس واسطے بی زعفران تمام [illegible]
صرف نام بتانے میں یہ اشعار [illegible]
مجھے بھی اس کی ضرورت نہیں ۔
زعفران ۔ واہ صاحب [illegible] کیا میں
اشعار کیوں کہنے لگی [illegible]
بتا دوں ۔ ایک دعا کی [illegible]
میں تو صرف اپنے نام بتانے سے [illegible] کرتی
تھی کہ نصیب دشمنان آپ کو [illegible] کوئی
رنج نہ پہنچ جائے ۔ اور آپ کا دل
کہیں [illegible]

آپ خود ہی کھود کھود کر نام پوچھ رہی
ہیں ۔ تو سنئے یہ پر درد حالات
[illegible] شاہزادہ [illegible] سلیم [illegible]
شہزادے کا نام زعفران [illegible]
نکلتے ہی ہماری [illegible] کا دل [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] تمام [illegible] گیا [illegible]
[illegible] قریب تھا [illegible] جائے مگر
[illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا ۔
شمس النسا بیگم ۔ [illegible]
[illegible] کیوں ۔ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] زعفران کا [illegible] آ گیا ۔
زعفران ۔ یہ تو آپ اپنے ہی جی سے
[illegible]
[illegible] شمس النسا [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کہا ۔
شمس النسا بیگم ۔ (دل میں) [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] آخر [illegible]

ہوا یہ سب انہیں حضرت کی بی کی بدولت
ہے۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔
واہ بی زعفران! میں اپنے جی سے
کیا پوچھوں یہ تو ایک ایسی ہوئی وہ شہزادے
ہیں ایک ایسی غریب لڑکی سے ان کو کیا واسطہ
زعفران۔ حضور اگر واسطہ نہیں تو مرنے
دیجیئے۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ شاہزادہ عالم
کا نام آتے ہی آپ کیوں کیوں کہیں؟ اور
آپ کی حالت اس وقت ایسی کیوں
ہو رہی ہے۔
شمس النسا بیگم۔ یہ تو بڑا ہی چاہتی
کیوں اختر زعفران کے کہنے سے ہیں یا نہیں
[illegible] آپ ہی [illegible] کہا ہے۔ اور
نمک [illegible] کہنا ہیں۔
یہاں تو بی زعفران بھی کچھ گھبرا سی
گئی اور کہنے لگی [illegible] کہ شاہزادہ
میں [illegible] کہ یہاں [illegible] آخر
سوچا تو یہ سوچا۔
زعفران۔ حضور یونہی سہی اچھا تو
میں [illegible] ہوں۔ انشاء اللہ جلد
ہوں گی۔
جیسا انکا نام سنتے ہی شمس النسا کے
چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ کیونکہ
بی زعفران نے کوئی ایسا دنیا جہاں کا
کیا ہی شہزادے نے تو وہ چلتا ہوا جادو
چلایا تھا جس سے شمس النسا بیگم کے قبضے ہوا
تھی اب جس قدر روکا و شاہی بیگم کے بیٹے میں تابی
رہتی تھی وہ نقش پر اب سے زیادہ دقیق نہ تھی۔
شمس النسا۔ واہ بی زعفران اتنی جلدی بہت سا بھیجا
کچھ بتایا [illegible] ابھی بیگم بھلا یہ جلنے والی ہے
یہ تو [illegible] اپنے جی [illegible] کی بیٹھک
اپنا مطلب حاصل نہ کر لیگی [illegible] آپ ذرا دیکھیں
تو میں کہ یہ کیسی کیسی چالیں چلتی ہے۔
زعفران۔ بہت تو [illegible] اب کب تک
بیٹھی رہوں دن ہی تمام ہو گیا ہے۔
شمس النسا بیگم۔ ابھی تو بہت دن ہے
جیا [illegible] تو پھر آپ شاہزادہ صاحب
کو کیوں نہیں سمجھاتیں اور کیوں نہیں
ان کا کوئی علاج کرتیں۔
زعفران۔ بھلا میں کیا [illegible] اور
کیا علاج کروں جنکو سمجھانا چاہیئے اور
جن کے پاس انکے درد کا درمان ہے
وہ ہی کان پر ہاتھ دھریں تو دوسرے بیچارے
کیا کر سکتے ہیں۔
شمس النسا بیگم۔ ابھی میں [illegible] بیٹی
اس سے [illegible] چارہ نہیں۔ کیونکہ اگر بیٹے
اس سے اپنی بیٹی بیاہی اور خدا نخواستہ
شہزادے کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ تو بڑا
ہی غضب ہو جائیگا۔ اور یہ تو ظاہر ہے
کہ زعفران سے سب باتیں کہی گئی ہیں

اور کبھی کبھی کہتی ہیں اور شوق سے تماشا دیکھتی کہ پہلے
دل سے پوچھیے یا پنچھی سے پوچھیے بھلا وہ کون
ایسا سنگدل ہے جو شہزادی کی ایسی حالت میں عزت
کیا ادا دیکھیے شوخی بناؤ آپ سے بی زعفران مسکرائیں
اور دلبر کہا کہ ان اپنا آپ پا دہ پرانی ہیں۔
زعفران۔ سے اپنا میں بھلا کس کا نام لوں
کہ وہ سنگدل کون ہے جو شہزادے سے کہہ دو محبت
میں شہزادی کی ہمدردی سے بہتر کی کہا گیا ہے
اگر اسے شہزادے سے آہ و نالہ فریاد و فغاں
نہیں ہوتا تو کیسے
شمس النساء بیگم۔ نہیں بی زعفران
ایسا ظالم جلاد کون ہوگا جسے کسی سے اذیت
میں مبتلا ہوتا دیکھے تو کوئی ایسا جلاد
نظر نہیں آتا۔
زعفران۔ شاید آپ کو نظر آتا ہو مگر مجھے
تو آتا نہیں ہے
شمس النساء بیگم۔ شاید آپکو نظر آتا ہو اسکی
مجھے نظر آتا تو میں کہتی۔ اس سے پوچھتی
بھلا اس بیچاری سے کیا حاصل ان سے
بندہ خدا کچھ تو سمجھنا چاہیے
زعفران۔ قسم ہو تو میں اسے دکھا دوں
اگر پہلے آپ میرے سر کی قسم کھائیے کہ
آپ مجھ سے خفا تو نہ ہوں گی۔ اگر ایسا ہو تو پھر
تو کچھ میں بات آتی۔
بھید کی بات بی زعفران! مانتا ہوں

کیا شیشے میں اتارا ہے۔ چشم بد دور کس سحر کا مارا
ہے والد کے تو قدم لینا چاہیے
شمس النساء بیگم۔ بھلا میں کیوں خفا
ہونے لگی۔ کھا گئے اور خفا ہونگے سکے کیا معنی۔
یہ تو میری سمجھ میں ہی نہیں آتا
زعفران۔ اچھا تو اس سے آپکو کیا اب
قسم تو کھا لیجیے پھر دیکھا جائیگا
شمس النساء بیگم۔ اچھا میں خفا نہ ہونگی
زعفران۔ اس کی ہی نہیں میرے سر کی
قسم کھائیے تو
شمس النساء بیگم۔ لو اگر تمہاری یہی مرضی
ہے تو میں تمہارے سر کی قسم کھاتی ہوں
اب کیا تھا بی زعفران نے بید مشک
شمس النساء بیگم کے ذقن پر بڑے پیار
محبت سے انگشت رکھ کر کہا کہ وہ مرضی
پیاری دلربا جان لیوا صورت تیری
ہے کہ شمس النساء کا رنگ فق ہو گیا۔
شرم سے آنکھیں نیچی ہو گئیں۔ دیر تک
عالم حیرت میں سر نیچی پھر کہا بھی تو یہ کہا۔
شمس النساء بیگم۔ واہ بی زعفران خوب
زعفران۔ حضور! بیشک یا ناموزوں ہو
ذرا سوچیے اب کیا ہو سکے مجھے سب
خبر ہے اب آپ زیادہ نہ چھپائیں اور شہزادہ
کا ملول حال ان پر واضح ہو جائیں۔ کیونکہ
میں دیکھتی ہوں۔ کہ ہر گھڑی سے آپ کے

اور تغافل کی تو شہزادہ کی زیست کی بالکل
امید منقطع ہو گئی اور یہ شگوفہ آپ ہی کا کھلایا ہوا ہے
شمس النساء بیگم - بیٹی یہ زعفران زار ہے
مجھے بھی کل اس الزام کا علم ہوا شہزادہ بیمار ہو
گئے ہیں - جب سے میں اپنے گھر میں آئی ہوں
سے سیر و گلگشت ہو نہیں سکی - شہزادہ کی
کیفیت میں بہتر سمجھتی ہوں آپ کے حکم کی
تعمیل کرنے سے مجھے عذر نہیں ہے -
انارکلی - (شرماتی ہوئی) آپ بہت بڑی شریف
کی بیٹی ہیں - شہزادے بھی شریف زادہ ہیں -
آخر کیوں یہ حسد کیوں - صاحبزادی ہیں
آپکی اور شہزادہ صاحب کی تابعدار و
جان نثار ہوں - جو کچھ آپ لوگ
ارشاد فرمائیے - اس کی تعمیل میں جان لگا
دوں گی - آپ میری طرف سے بالکل
مطمئن رہیں -
شمس النساء بیگم - بیٹی آپ کی طرف
سے مجھے پہلے ہی سے اچھا اندیشہ ہے - آپ ابھی
تشریف لے جائیں - اور شہزادے
عالم کو سمجھائیں - اور یہ بھی کہیں - کہ
وہ ایسا نہ کریں - جس سے نصیب
دشمناں کوئی سخت حادثہ واقع
ہو جائے - انسان کو صبر و ضبط سے
کام لینا چاہیے -
انارکلی شہزادہ کے کمرہ کی طرف روانہ ہو گئی

نواں باب

قید تنہائی

قید تنہائی میں ہے - وہ شرمگین عشق
تیر میں نشے میں بیمار عشق و دامن مرہم میں
ہے - جس کو اس کو قید تنہا سے گزرے
ہوئے آج پورا ایک سال ہو گیا -
اس ایک سال میں زمانے نے گرگٹ کی طرح
سینکڑوں رنگ بدلے مگر یہ ایک رنگ
ضعیف پہ قائم ہو رہا -

بیک لحظہ بیک ساعت بیک دم
دگرگوں میشود احوال عالم

کے مطابق بوستان عالم کا تغیر ہے
ہزاروں ہری بھری پر ارمان گودیاں
خالی ہو گئیں - لاکھوں پر آرزو آغوش
مرادوں سے پر ہو گئے سینکڑوں نوخیز
دوشیزاؤں نے ناشاد و نامراد اس دنیا
فانی سے عالم جاودانی کی راہ لی ہزاروں
بوڑھے بہت ارمان لئے دل کے
لیکن پھر بھی کم نکلے لیتے ہوئے عدم
کو سدھارے کتنی عورتیں بیوہ
ہو گئیں - کتنے مرد صحرا نورد و ذلیل
بے یار ہو گئے - ہزاروں نے ہندوستان ویران

ویران ہو گئے۔ ہزاروں ویرانے آباد ہو
گئے جہاں گل تھے وہاں خار ہیں جہاں
خار تھے وہاں گل ہیں۔ کہیں شادی کا
رنج ہوا ہے کہیں [illegible] کا ماتم [illegible]
ہوئی کہیں [illegible] کوئی [illegible]
کوئی [illegible] کہیں [illegible]
کہیں [illegible] کہیں [illegible]
کہیں [illegible] ہوئیں۔ کہیں دولت
سے [illegible] ہے۔ کہیں [illegible]
سے [illegible] ہوئے۔ کہیں بیوی
کو شوہر نے طلاق دی۔ کہیں بیٹے
کو باپ نے عاق کیا۔ کہیں باپ
بیٹوں کی بدخواہی کے شکار ہوئے
کہیں بیٹے اور بیٹیوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسی عرصہ میں شمس النساء بیگم [illegible]

مرحوم [illegible] سے [illegible] ہوکر بیگمات شاہی کی
[illegible] بیگم [illegible]
کا [illegible] شمس النساء بیگم کو باپ کا [illegible]
شادی کی [illegible] شمس النساء
بیگم کو مار کے [illegible] اور اس کے [illegible]
سے [illegible]
تو شادی کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
شمس النساء بیگم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ذوق

شکپید در ہی میاں سے تاہیا یکا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا قد سے ملکا

اس عرصہ میں سبباق عشق و مشک چھپا نہیں رہتا۔ بڑی بیگم صاحب شہزادہ کی والدہ کو ان کے کشتہ الفت کے دشمنوں نے انکی خفیہ عشقبازی کی رپورٹ کر دی جس کے سنتے ہی بڑی بیگم کا چہرہ مارے غصے کے آگ سا آلیلدہ ہوگیا۔ آنکھیں رشک خون ہوگئیں۔ آخر مجبور ہو کر شاہ ذیجاہ کے کان تک یہ خبر وحشت اثر پہنچائی گئی۔ مگر شاہ ذیجاہ کو اس تعجب انگیز و تاسف خیز خبر نے بڑے تذبذب میں ڈالا کیونکہ وہ اس خبر کو پایہ صداقت سے گرا ہوا خیال فرماتے تھے۔ اس لئے پورے طور سے یقین فرماتے ہچکچاتے تھے۔ البتہ شاہ نصرت پناہ کا یقین شکوک ضرور ہوگئے جس سے ان کبوتروں کی آزادیوں میں بہت کچھ قیدیں لگائی گئیں۔ اور راز و نیاز کے پیام و سلام میں رکاوٹیں پیدا کر دی گئیں اب یہ اسیران است صدمہ جدائی کی جانکاہ لذت چکھ چکھ کر شمار دل کی جان و مال کو پانی پی پی دعا دیتیں تھے۔

اسی عرصہ میں سلیم نے فرخندہ بیگم کو دام میں لانے کے لیئے جیسے بڑے کچھ لگائے مگر وہ انکے پھندوں میں نہ آئی۔ پھر سلیم دھمکی سے نکالنا چاہا اسمیں بھی کامیابی ہوئی آخر حسب و منشاء محبت کی باتیں بھی نا گوار ہوئی تو تنگ آکر اکبری بیگم سے شہزادہ کی تمام بدچلنیوں کی شکایت کر دی جس سے بڑی بیگم صاحبہ کے غصہ کا تیر نشانہ پر پہنچا اور انہوں نے فوراً انارکلی کو اپنے حفظ میں لے لیا۔

اسے پیاری شمس النساء بیگم کے دل کو کبھی شہزادے کی بیجا حرکت نے سخت صدمہ پہنچایا مگر چپ چاپ رہی کیونکہ وہ بھی اپنا دل شہزادے کی نذر کر چکی تھی اسیلئے مجبوراً اسے شہزادے کی الفت دل سے ... اور سلیم کی الفت و محبت میں دبے پاؤں ہی رہنا پڑا۔ ... اسکا ... دل ... اسلئے بھی خوب جانتے ہیں ... صبح تا کرنے والوں کو الصلوۃ خیر من النوم کی دلکش آواز سے جگایا ہی تھا ... طرح نیند ... پائی تھی کہ شہزادہ سلیم نے مونس و قدیم مرزا عبد الرحیم ... سے ... سنے۔ چونکہ شہزادہ عالم کی تمام رات بے چینی میں گذری تھی ...

منّت سے جسکو ابھی ابھی آنکھ لگی تھی
کہ مرزا صاحب یاس سے بیدرمان کیطرح آ
پہنچے آتے ہی مریض ہجر کو جگا دیا۔ اگر شہزادہ
عالم کے دلکو شگفتگی ہوتی تو شاید یہ بیجا بات
ناگوار گذرتا مگر برعکس اس کے آپ [illegible]
بیٹھے ہی پوچھا کہ کہو یار زعفران کو بلوایا تھا
کیا بات چیت ہوئی

خواجہ محمود۔ بیشک تو میں اتنی سویرے
آیا ہوں کہ آپ سے کل کیفیت کہدوں۔
غالباً وہ آتی ہی ہوگی کیونکہ اس نے پکا
وعدہ کیا ہے کہ صبح کو ہم شہزادے عالم سے ملونگی
وہ تو تمام باتوں کا بیڑا اٹھاتی ہے اب انشاء اللہ آپکے
تمام کام سنور جائینگے۔ بیشک جو آپ کے
آرام میں اسوقت خلل اندازی کی اس
کی معافی چاہتا ہوں۔

شہزادہ۔ بھئی تم ایسا کلمہ نہ کہو کیونکہ
میرے دلکو صدمہ پہنچتا ہے۔ اب میں
ایسا احسان فراموش بھی نہیں ہوں [illegible]
[illegible] میرے [illegible] حالت میں
اس پر میں بڑا ممنون اور [illegible] ہوں
ایسا تو شاید کوئی بھی نہ کرتا ہوگا۔
پھر بھلا میں کیونکر [illegible] سکتا ہوں۔ اسوقت
تمہارے آنے اور بی بی زعفران کے آنکی
خبر سنانے سے مجھے راحت [illegible]
[illegible] سے [illegible] کو [illegible]

میں جاتا ہوں یا میرے خدا!! ہاں تو بی بی زعفران
وعدہ کرتی ہیں کہ وہ تنہا ہی سے اس کام
کو انجام دیگی۔

خواجہ محمود۔ [illegible] ہم سے وعدہ
کرتی ہے۔ اور اس کا عمل کچھ بیجا نہیں
معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ بڑی تجربہ کار
[illegible]
[illegible]
اور کوئی مقام [illegible] نہیں
یہ باتیں [illegible] اور اب کچھ [illegible]
[illegible] اطلاع دیگی کہ
ایسا [illegible] وقت [illegible]
مرزا صاحب [illegible] دیکھا تو [illegible]
بی بی زعفران [illegible] آئے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شہزادہ [illegible] بی بی زعفران [illegible]
[illegible]
[illegible] آگئی۔
[illegible]
[illegible]

تنگ آچکے ہیں پھر بھی نہیں چھوڑتے کہاں جاؤں کیا کروں
آدمی مگر الحمدللہ کہ آپ ہمیں تو کبھی یاد نہیں فرماتے
فرمایا تو میں حاضر ہوئی مجھے یاد نہیں کہ کبھی شہزادہ عالم
نے کبھی حکم کی تعمیل میں ذرا بھی تامل یا تساہل کیا ہو
اب بھی جان نثاری کو حاضر ہوں۔

شہزادہ۔ ہاں بی زعفران میں تمہارے احسان کو
کبھی نہیں بھول سکتا۔ بیشک پیشتر
تمہاری کارگذاریاں میرے لئے نہایت
ہی ممنون کا باعث ہوئیں اب بھی تمہارا
ممنون ہوں مگر اب کے معاملہ ذرا ٹیڑھا
ہے۔ اس کی کل کیفیت غالباً
مرزا صاحب نے آپ سے کہی ہوگی
کہو کیا ارادہ ہے۔

زعفران۔ شہزادہ عالم یہ معاملہ ہی کیا ہے
اگر چٹکی بجاتے نہ کروں تو زعفران نہیں
ہمارا ن امیں تمام کیفیت۔ مرزا صاحب
سے سن چکی ہوں۔ آپ فرمائیے کہ آپ
چاہتے کیا ہیں۔

حبیبی۔ اللہ رکھے [illegible]
ہمیں تو آپ کیا لگاتی ہیں [illegible]
اپنا شغل بھی کیا ہے۔ [illegible]
کا منصوبہ: چھوڑ دو۔ نہیں۔ نہیں۔ [illegible]

زعفران۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ میں
ابھی سب ٹھیک کردونگی۔

شہزادہ۔ ابھی تو کوئی ایسا ارادہ نہیں
آج تو تم حضرت ایک [illegible]
فرمائش تک پہنچا دو وہ چھوڑ دیا جائیگا۔

زعفران۔ پہنچانیکو تو میں حاضر ہوں مگر
حضرت یہ خیال ہے کہ اگر آپ کی مشورت سے
دلنواز نے یہ خط بھی بیگم صاحب کو لکھا
ہو تو آپ ہی فرمائیے کیسا برا ہوگا ہو گی یہ
کسے اور [illegible] یا نہیں۔
یہ بھی نہ سہی۔ کسی اور سے ہی لکھوالیا
کیسی قیامت برپا ہوگی اور وہ کوئی نگوڑی عمر
ہے جو میرے لئے تجویز ہوگی۔

حبیبی۔ واہ بی زعفران کہاں وہ
دم خم کہاں یہ بزدلی۔ نہیں۔ نہیں
یہ بالکل آپ کا تجاہل عارفانہ ہے شہزادہ
عالم آپ کبھی نہ مانیئے [illegible]
بی زعفران کی گھاتوں کو خوب جانتا ہوں

شہزادہ۔ تو بی زعفران [illegible]
بھی نادانی نہیں [illegible]
کا اشتیاق [illegible]
آپ اس سے اطمینان رکھیں [illegible]
نہیں کرینگی۔

زعفران۔ شہزادہ عالم [illegible]
[illegible]
مجھے خوب [illegible] خوب آپ [illegible]
الحمدللہ کہ [illegible]
سے آپکی خاطر [illegible]

کی غمگسار ہوں۔
شہزادہ۔ اچھا تم گھبراؤ نہیں تم پر کیسی
مشکل آ پڑی تھی وہ ٹل گئی۔
رشید النساء۔ بسم اللہ خط لکھیے
شہزادہ۔ کوئی ہے۔
خدمتگار۔ جی جہاں پناہ
شہزادہ۔ لکھنے کا کیس لاؤ۔
خدمتگار۔ بہت مبارک
خدمتگار نے لکھنے کا کیس لا کر سامنے رکھ دیا
اور شہزادے نے عالم بیتابی میں خط لکھا۔

اشتیاق نامہ

دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا نہیں اثر
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

فراموش کار من

ناشاد و نامراد سلیم۔ تو وہ تیرہ بخت و بیداد
سلیم شہنشاہ ہندوستان کا لخت جگر
سلیم سلطان ہند کا نور نظر سلیم ولیعہد سلطنت
کا شہزادہ سلیم تمہارا دلدادہ سلیم جو جان
نثار سلیم مرگ قریب المرگ سلیم کی حالت
زار و درد ناک جو تمہیں کچھ خبر بھی ہے
ہمارے حال کی صاحب کچھ خبر بھی ہے
جانمن جب سے ان ندیدہ دیدوں نے
تمہاری دلکش دلربا صورت دیکھی ہے
[illegible]

دل فریفتہ اور یہ جگر شیفتہ ہوا ہے۔
اپنے بیگانے دشمن ہو گئے اسے رہ تعلق
دل تمہیں دیتے ہی نفرت آ بیگانے کی
تم سے نیکی کر کے دنیا میں ہوئے بدنام
ہم جانمن تم سے مہر و محبت کی تمنا تھی
مگر تمنے بھی تو وہ بے مروتی و طوطا چشمی
اختیار کی کہ الامان تمہارے تیور بدلتے ہی
زمانے کی آنکھ پھر گئی ع
تیری چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا
جانمن اب تو تمہارے عشق کا سودا ہے
اور سلیم کی روح آدھی تمہاری مہر و محبت
کی بے مہری کا بیلن ہی نہیں لیتی دیتی
رونا تو یہ ہے کہ ابھی تک تم لذت الفت
کی چاشنی سے محض نا آشنا ہو ورنہ اسکا
کچھ لطف تمہیں بھی آتا اس وقت البتہ
دو طرف کے درد و مصیبت کا خیال ہوتا۔
مگر اب تو صفا نز کیسے کہ تم اسکا جواب کیا دو
[illegible] سے آگے لیا ہوا
تو پھر تم بھی کمبخت سلیم کی طرح کا قصہ
دل و جگر کا [illegible] شوق الہیٰ
خدا ایسے کبھی نہ دکھلائے
اقصہ میں تمہیں جوش میں لاتا ہوں کیا
لگ گیا کیا سبب سے کھینچنے کی ہدایت
آئے آسے اگر لیا کیا تو اپنے حق میں ایسا
ابھی رو یا ہی ہوا تمنا و آرزو کا خون کیا

کیونکہ اگر تم نے خدانخواستہ میری محبت سے
منہ پھیر لیا تو پھر میں کہیں کا نہ رہوں گی نہیں نہیں تم ہرگز ایسا
نہ کرنا ناشاد و نامراد جہاں کی قسم تم میری محبت سے
منہ نہ پھیرنا بلکہ جیتے جی کے وفائیاں رہیں
ادائیاں تم ہی سے ہو جفا ظلم سہنے کو [illegible]
شوق سے مجھ پر کیجئے [illegible] آپ جان
دیتا دل اپنا جگر اپنا سب نذر آپ کی کر دیا ہے
جاناں تمہارے ہجر میں لب پہ آہ و نالہ
سینہ میں ہے تپ ہجر [illegible] چشم پر نم
بیقراری ہر لحظہ آہ و زاری جگر میں ہے درد
پہلو میں تپک جان حزیں روح غمگین
خواب و خور سے نفرت ہیں وہ جفا سے
دقت نہ دن کو چین نہ رات کو آرام
تنگ کر دی ہے سینہ کا وہی سے تمام لب یا
شعلہ اٹھا ہے عرض تمنا لپٹ ہی
کا مرض تم کا دوا ہے [illegible] ضعیف و [illegible]
مرض تم کا دوا بتا یا دل کا فور [illegible]
و تسکین [illegible] استقلال و صبر [illegible] وقت
مفارقت کا ملال ہے عجیب حال ہے
کسی بیکسی کی [illegible] تاہم تم کو
تمہارے رخ [illegible] جب ہم [illegible]
جاناں وہ [illegible] مجھے محبت [illegible]
تھا کہ ایسا ایک دن ضرور کام آئیں گے
اور خواہ مخواہ تمہیں [illegible] قرار
کر سکے یہاں تک سے آ پہنچے۔ مگر وہ بھی

شخص ہے ناچیز و بیچارہ تو [illegible] الفت
کیا تم کچھ نہیں ہوتا اے اے جہاں درد دل
ہیں کوئی کام نہیں آتا ہے [illegible]
[illegible] عشق اعظم
[illegible]
جاناں [illegible] تو صبر کی تاب نہیں رہا یار
نہیں ہے زیست گوارا نہیں موت آ جاتی [illegible]
اس مصیبت کی زندگی سے بہتر تھا مرنا
[illegible] سے بہتر تھا [illegible]
[illegible] دل و جگر دونوں کی حالت
اگر آپ چاہتے ہو دیکھیں میرے [illegible]
تو میں [illegible] دار سے [illegible]
[illegible]
جگر و دل کو [illegible]
جاناں ہجر فراق کے صدمے اشتیاق
کی تکلیفیں [illegible] سہی نہیں جاتی ہیں
[illegible]
اس اگر آپ [illegible] امراد ناشاد کی [illegible]
چاہتی ہیں تو [illegible]
فرصت [illegible] دور [illegible]
دل کو تسلیم [illegible]
[illegible] کا علاج ہے [illegible]
[illegible] آپ کا سلام [illegible]
[illegible]
[illegible] سے

حوالے کیا گیا اور وہ بیگم بخط مستقیم محل میں آئی وہ اور بی بی زعفران کی خوش قسمتی کہ اسوقت بھی اسنے اپنی ملاح زاد شمس النساء کو کوئی کتاب دیکھتے ہوئے تنہا پایا اور خط چپکے سے شمس النساء کے ہاتھ میں دیا اور مسکرا کر کہا کہ آج تو انعام ملنے کا کام ہے مکتوب الیہا خط کو نہایت ذوق و خرمی سے پڑھا اور احتیاط سے اپنے دوپٹے کے آنچل میں باندھ لیا اور گوہر جواب دیا انعام کا تقاضا کیا۔ انعام میں تو اس نے پتنگاریا چھلا اتار کر دیدیا مگر جواب خط کا وعدہ کیا اور اسے رخصت۔ اسکے جانے کے بعد اس ستمگار نے پھر اس خط کو آنچل سے کھول کر نہایت اشتیاق سے پڑھا پڑھنا تھا کہ دریائے عشق متلاطم ہوا۔ اور امواج عشق موجزن ہو گئے۔ ابھی خط ہی ختم ہوا تھا نہ سلسلۂ اشک ابھی رکنے پائے تھے کہ کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ آہٹ پاتے ہی اس نے خط چھپالیا اور آنسو پی گئی۔ اگر یہ آہٹ اسے نہ ملتی تو شاید یہ گریہ و زاری سے از خود رفتہ ہو جاتی۔ مگر خدا نے خیر کی کہ اس آہٹ نے اس کے کان کھڑے کر دیئے۔ یہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور وہی پہلا مشغلہ یعنی کتاب دیکھنے لگی۔ اب وہ آنیوالیاں جنکے پاؤں کی چاپ سنکر [illegible] سلسلۂ گریہ [illegible] وہ بڑی بیگم کی فرستادہ خادمائیں تھیں [illegible] بیگم صاحب کی یاد فرمائی سے شمس النساء کو مطلع کیا ہماری کبیدہ و رنجیدہ نازنین یہ حکم سنتے ہی بہانا [illegible] پاؤں نخواستہ مگر [illegible] بیگم صاحب کے پہلو میں جا بیٹھی۔ شام کا وقت تھا مطلع بھی ہماری نازنین کے رخ زیبا کی طرح صاف و منور تھا کہ یک بیک ادھر کی جانب سے ایک تیرہ و تار آندھی اٹھی اور اسنے ہر عالمگیر ہو کر تمام ظلمت کدہ ہو گیا۔ اس آندھی کے طوفان نے اس شرمگین نازنین کا وہ دوپٹہ جس میں نامہ یعنی رقعۂ دلدار باندھا ہوا تھا باوجود بار بار سنبھالنے اور بار بار ہاتھوں کے تھامنے کے بھی بوئے گل کی طرح اڑ کر حضرت یوسف کی طرح گم کر دیا اور وہ شرم کا پتلا اور حجاب کا خاکہ بالکل ننگے سر رہ گئی۔ اسکے اب اسکے اضطراب یا [illegible] سے کیفیت نہ پوچھیے [illegible] اور یہی کیسی [illegible] تھی۔

باولی سی ادھر ادھر ڈھونڈتی پھرتی تھی مگر وہ عنقا سا اُس طوفان میں ایسا اڑا اور گم ہوا کہ پھر کسی طرح نہ ملا چونکہ [illegible] تمام عمر [illegible] یہاں سے [illegible] یہاں سے بھاگ کر [illegible] لیکن [illegible] اندھیرا ہو جاتے ہی تمام شاہی محل میں بتیاں روشن کر دی گئیں

جب بادشاہ بیگم صاحبہ کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو
بہت رنج ہوا اور خواجہ سرا کو بلا کر سارا ماجرا پوچھا
[illegible] اور اپنے ثبوت خاص سے پوچھا [illegible]
[illegible] دل کی [illegible] نکلی
[illegible] اور چپ ہو بیٹھا
ہوا تھا جیسے تمام شور و غل [illegible]
[illegible] طوفان بھی ہوا ہو کی طرح
[illegible] بیگم صاحبہ تو وہ بیٹی کی
[illegible] نکلیں۔ آگے آگے
[illegible] ان کے [illegible]
[illegible] دیا۔ انہوں نے [illegible] کی
[illegible] صاحب [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] وہی [illegible] بیگم
صاحبہ بے ہوش گم ہو گئے۔ دیر تک [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کی تدبیریں سوچنے لگیں
[illegible] شاہ ہمایوں صاحب کے
[illegible] پہنچائی گئی اور
[illegible] کیا گیا
[illegible] آپ بلائے
ہو گئے اور آنکھوں میں خون اتر آیا
غیظ و غضب میں بیٹھی بیگم صاحب
سے یہ گفتگو کی ۔
بیگم ۔ آپ کو یقین ہی نہیں آتا
تھا اب [illegible] کیا ہے ۔ فرمایئے اب بھی یقین

آیا کچھ شبہ باقی ہے اور اگر باقی ہے تو میں
دور کئے دیتی ہوں ہم نے چاہا تھا کی کوشش کریں
مجھے تو شروع ہی سے اس لڑکی کے
چتون اچھے نظر نہیں آتے تھے آخر
وہی ہوا ۔
شاہ ذیجاہ ۔ واہ میاں سلیم اچھے
رنگ لائے اچھا [illegible] مگر ابھی
[illegible] کا کوئی قصور نہیں
خط تو آپ کے صاحبزادے صاحب نے
لکھا اس کی کیا خطا ۔
بیگم ۔ واہ ابھی تک آپ اس لونڈیا کو ہر
ناقابل ہی خیال فرما رہے ہیں ابھی حضرت
جب تک دونوں طرف سے [illegible]
ہر خط و کتابت یا نامہ و پیام کا سلسلہ
مسلسل ہی نہیں ۔
شاہ ذیجاہ ۔ بیشک میں کیا [illegible]
مگر سلیم نے یہ حرکت جو نالائق [illegible]
آمیز کی جس سے مجھ کو سخت ملال ہوا ۔
بیگم ۔ واہ تو میرے بچے کو ہی [illegible]
ٹھیراتے ہیں کیا اس [illegible]
کم سمجھتے ہیں ۔ اچھا سلیم ہی خطاوار سہی
مگر اب تو جب تک آپ [illegible]
لونڈیا کے دفع کرنے کی فکر نہ کیجئے سلیم کا
[illegible] درست ہونا [illegible]
عجیب نہیں کہ سلیم اس [illegible] کوئی اور

رنگ لائے میرے نزدیک اس ننگ
خاندان کی چھوکری کو تلوار ہی کے گھاٹ
اتار دینا چاہیئے۔ ورنہ میرا سلیم میرے
ہاتھ سے جاتا رہیگا۔

شاہ فرہاد۔ خیر تمہاری مرضی یہ تو کوئی
ایسا مشکل معاملہ نہیں۔ مگر میرے نزدیک
اس بیچاری کا ایسا قصور نہیں۔ جیسا آپ
سمجھیں

بیگم۔ یہ سب آپ ہی کا کرا دھرا ہے
اگر آپ اس چڑیل کو اس قدر سر نہ چڑھاتے
اور آسمان پر نہ لگاتے تو اسقدر رنگ نہ کھلتے

شاہ فرہاد۔ میں نے تو یہ نہیں کہدیا تھا
کہ گود میں بیٹھ کر آنکھیں اور انگلی کرے
یہی محل میں رہ کر شہزادے سے
آنکھیں لڑائے۔ مگر ابھی ... اس کی کسی
خطا کا ثبوت آپکو نہیں ملا۔ صرف گمان
ہی گمان ہے۔

بیگم۔ البتہ یوں بھی ہوگی کہ میرے سامنے
تو یہ نگوڑی کچھ بھی نہیں مانتی وہ میرا بہت
پاس رہتا ہے۔ گھر اور بیگم
اور ... اس کی پہنچی ہے اور کسی کی کچھ
حقیقت نہیں سمجھتی...

شاہ فرہاد۔۔۔ اچھا تو خیر۔ آپکا قصور تو
کہدیں بہت جب اس فتنہ پرداز کو
نکال دے گا دیتا ہوں۔

اب غضب سلطانی سے جو بچتی ہے
آخر یہ قہر آلود حکم نافذ ہوا کہ ...
شمس النساء قید تنہائی میں کیدی جائے اور
سوائے دو وقت کے ... کھانے کے اور کچھ
نہ پاسکے اور ... خادمہ کے کوئی ... نہ
لائے جو ... پہنچائے بہتر ہو کوئی دوسرا اس کے
پاس پہنچنے نہ پائے فوراً اس حکم کی تعمیل کی گئی
اور وہ رشک یوسف ایک اندھیرے کمرے
میں حضرت یوسف کے سجادہ پر بٹھادی
گئی۔ اور اسکی ننگ شانگی(?) مال فرشتہ
بیگم کو بھی حکم ملا کہ اب وہ بھی اپنے گھر جاکر
رہے وہ بیچاری باچشم گریاں وہاں سے
بیاں اپنے گھر کو چلی گئی۔

دسواں باب

[illegible] کی ملاقات

وہ ... بھی آگیا ... سنہرا تاج ... تھا
کر ... سے ہی ... ساماں ...
عصر کا وقت ہے ... نوبت ...
ہو رہی ہے قریب ... ہے ...
... خوشبو دار ... سے ... شہزادہ
خیابان قائم ... ہے ... اس ...
... اس ... طرف ...

گیندوں گرجوں کے صلیبطوں مندروں کے
زملوں یا شہر کے باہر کے میدانوں میں کبھی
برق وش کی برق دشتی کیطرح بسق تھی
گر یہی ہے کسان ہل کاندھے پر دھر بیلوں کو
ہانکے کھیتوں سے اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں
گھر میں آنیوالی رات کی رہبری کیلئے چراغ
بتی لیمپ وغیرہ کی فکر ہو رہی ہے شام کی قدرتکا
لطف اٹھانیوالے بن میں ڈنڈا و یا شہر کے باہر
جا رہے ہیں۔ مگر ہمارے ناول کا مغموم پھنسا
ہیرو دونوں ہاتھوں پر ٹھوڑی دھرے
ایک کمرے میں فرش پر مخمل بیٹھا ہوا
اپنے دل میں یہ باتیں کر رہا ہے مرزا
چالیں تو اچھی چل رہا ہے جو بیچارے
کی چال چل جائے اور پٹ نہ پڑیں
امید تو واثق ہے کہ اس کی چالیں
ضرور چل جائیگی۔ کیونکہ زعفران بی کوئی
ایسی ویسی ناتجربہ کار نہیں ہے۔ وہ
تو بڑی تجربہ کار علامہ روزگار ہے بھلا
وہ کب دھوکا کھا سکتی ہے۔ وہ چشمی
... کر گئی ہے۔ غالباً اس نے سب
پیش بندی درست کر لیے ہونگے۔ اور
پھر ایسے ... انتظام کر لیے ... کہ دشمنوں کبھی
پتا ... نہ لگتی۔ ہو نہ ہو ...
... ہے۔ وہ ... رنگ تم
کو ... نشان سے اڑا لائیگی۔ اگر ...

بادشاہ بیگم صاحبہ کو خدانخواستہ خبر ہوگئی تو زعفران
کی درگت جو ہوگی سو ہوگی۔
مگر اس کے ساتھ ہماری اور ہمارے
آرام جان کی بھی خیریت نہیں نظر آتی
ہے۔ نہیں معلوم شاہ ذیجاہ اور بڑی بیگم
صاحب کیسی آفت اور کیسی قیامت
برپا کرینگے۔ خیر دیکھا جائیگا۔ جب اوکھلی
میں سر دیا دھمکوں سے ڈرنا کیسا۔ کیا
کوچۂ عشق میں قدم دھرنا اور مصیبتوں سے
ڈرنا۔ اور اس کا مقابلہ نہ کرنا بڑی بیحیائی
و پوری نامردی ہے۔
یہی نہ کہ جان جائیگی۔ بلا سے جائے
دیدار یار کے مزے تو لوٹ لینگے۔
مزہ تو یہ ہے کہ شاہ ذیجاہ نے ناحق
ہماری غیرت یوسف کو چاہ زندان
میں بند کر رکھا ہے۔ خیر وہ تو کان کے
بڑے کچے ہیں۔ اور وہ لوگوں کی لگائی
بجھائی میں بے سمجھے بوجھے فوراً آجاتے
ہیں۔ مگر مجھے تو بڑی بیگم صاحبہ پر
تعجب ہی نہیں ملکہ تاسف بھی آتا ہے
کیونکہ وہ تو بڑی زیرک و دانا ہیں
پھر وہ کیونکر نہیں سمجھے ہم خیال ہو گئیں
کچھ نہیں یہ سب ہماری تقدیر کی خوبی
ہے ورنہ ممال ہوکر اپنے نور نظر لخت جگر
سے یہ طوطا چشمی کبھی نہ اختیار کرتیں اور

اس طرح آنکھیں پھیر لیں۔ ہائے
کیا ان کا خون سفید ہو گیا۔ جہان کے
دل میں محبت مادری بھی باقی نہ رہی نہیں
نہیں!! یہ کچھ نہیں!!! وہ بیچاری بھی لونڈیوں
اور خواصوں کے چٹوں میں گئیں ورنہ ماں کی
مامتا کبھی اپنی اولاد کی مصیبت نہیں دیکھ سکتی
ہائے ہائے۔ ان کی بھی کو اپنی جد لگانیکا اچھا موقع
ہاتھ آ گیا ہے جبکہ دیکھے وہ سلیم شمس ولالہ
ہی پر چھری تیز کیے پھرتا ہے۔ ایک اکیلا میں
کیا کر سکتا ہوں۔ کس کس کا منہ بند کر سکتا
ہوں۔ اور کس کس غماز کو غمازیوں سے
روک سکتا ہوں۔ اگر میری کچھ بھی چلتی ہوتی
تو میں بندر سا اس کا جگھ نہ کچھ معقول
بندوبست کرتا۔ میں خود ہی ماندہ ہو رہا
زندگی پر جو میرے لئے ایسی جانکاہ مصیبت
اور ایسی جگر دوز اذیت ہے اور قید
الم کی کلفت اور زندان غم کی نکبت
بھگتنے مجھ سے اسکی ذرا سا بھی امداد
نہ ہو سکے اس سے تو بہتر ہے کہ میں کچھ
کھا کر اپنی جان ہی نہ دے دوں۔ اسمیں دو
فائدے ہیں تو مضمر ہیں ایک تو درد جدائی
سے نجات ملیگی۔ دوسرے اس جان
کی مصیبت و اذیت دیکھنے سے بچ
جاؤنگا۔ ہائے اگر میں یہ جانتا کہ میرا
منحوس خطبہ یہ فتنہ اٹھائیگا تو میں کبھی

اسکے لکھنے کی جرات نہ کرتا اور بیٹھے بٹھائے
اس بیچ عالم کو قید ستم کی کلفت میں نہ
پھنساتا۔ حیف خود کردہ را علاج نیست
یہ اپنے اپنی خیالات کے دریا سے
بے انتہا میں جھکا اور غوطے کھا رہا تھا۔ خواجہ محمود کے آنکلی آہٹ
معلوم ہوئی۔ آہٹ پاتے ہی چونکتا ہوا
محمود سے اسطرح ہمکلام ہوا

شہزادہ۔ واہ یار اب تو تم السلام بھی
اغماض کرنے لگے۔ سچ ہے برے
وقت میں کوئی کسی کا شریک نہیں ہوتا ہے

حال بد کا شریک دنیا میں
نہ برادر نہ آشنا دیکھا

حضرت آپ کل سے کہئے آج پھرتے تو رات
تمام کو غنیمت است ملا۔ بھلا آپکو کسی سے درد مند
مصیبت کی پڑی ہے کوئی درد مفارقت
یا صدمہ مہاجرت میں مبتلا ہے آپکی بلا
کو کیا پڑی ہے جو دل جوئی یا ہمدردی کرے

خواجہ محمود۔ واللہ آج تو بالکل ہی
بھرے بیٹھے ہیں۔ میرے آتے ہی باسی کڑاہی
کی طرح ابل پڑے۔ ابھی بندہ تو ارشاد کیس
النجات کرتے آپکی بیقراریاں یا اندوہ ملال
دم بھی لینے دیتا ہوں۔ دن رات تو آپ ہی
کی فکر و افکار میں بسر کرتا ہوں اور مجھ
واللہ پھرتا ہوں مگر شکر ہے۔ کہ حضرت دل

اس مطلب کے پار اور شکار بہ صد رسے
دو چار ہوا ۔
شہزادہ ۔ بھئی کہیں مکاری تو نہیں جیسی
اس ہنسی کی ہنسی نہیں ۔
خواجہ محمود ۔ مکاری نہیں اور یقینی ہوگی
اتنی ہنسی ہنسی کہیں اور ہوتی ہوگی ۔ بندہ گلہ
تو ہماری تعریض کر رہا ہے آپ کو یقین نہ آئے
تو اسکا علاج ہی کیا ۔ میری ہم نشینوں کی خوب
قدر کی جانتا ہوں پیر و مرشد ۔
شہزادہ ۔ نہیں ! نہیں !! غریب پرور
خفا نہ ہو جیئے ۔ میں تو فقط آپکا دل ٹٹولتا
ہوں ۔ ورنہ میں تو آپ کو اپنا پکا غمخوار
سمجھا ہوں یا غمخوار سمجھتا ہوں ۔ اور آپکی
اس سچی ہمدردی کو وہ کشش بلیغ [illegible] جان و
دل سے شاکر ہوں اور قدر کرتا ہوں ۔
بیشک میرے پاس بھی ابھی یہ عرضی آئی تھی ۔
اور آپکی حد جبر کی طالب سامان تھی ۔
خواجہ محمود ۔ (تامل کلام کر کے) پھر اس
سے کیا کیا باتیں ہوئیں ۔
شہزادہ ۔ یار تم میں تو قاطع کلام کی عادت
اور وحشت سے سنتے ہو ہی نہیں پہلے ہی
زبان ملا بیٹھتے ہو ۔
خواجہ محمود ۔ (ہنس کر) جی ہاں کیوں
نہیں ۔ اچھا قصور ہوا معاف فرمایئے
پھر اس نے کیا کہا پہلے وہ میرے ہی پاس

آئی تھی ۔ مگر میں نے آپکے پاس بھیج دیا ۔
شہزادہ ۔ بہت ہی بشاش ہو کر ۔ یار
وہ آج اس گلفام سے ایک لالے کا تحفہ لائی
وعدہ کر گئی ہے ۔ مگر کچھ تو کچھ معلوم ہوتا ہے
خواجہ محمود ۔ قربان اس بدگمانی کے
آپکو بھلا یا چلہ کیونکر معلوم ہوا ۔ کیا اسے
آپ ہی جہالت دنیا ہے ایسا خیال بھی
نہ کیجیئے ۔ اور یہ سب ہمارے [illegible]
میں آپ اطمینان رکھیں اور وہ جو کچھ
کہہ گئی ہے اسی پتھر کی لکیر سمجھیں کیونکہ
ان تمام باتوں کا حسن و قبح کا ذمہ دار
میں ہوں ۔ ابھی جناب آپ کی [illegible]
[illegible]
تو بھی ۔ جب تمام [illegible] چوکس ہیں
پھر کیونکر نہ آسکے گی ۔ نہ آنا ہوا
لگی ہوئی ۔
شہزادہ ۔ شاید ایسا ہی ہو ۔ مگر مجھے
یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کیونکر یہاں سے
لاسکے گی ۔ جب وہ شاہ بند میں ہے
کیا کسی جادو کے زور سے کبھی یا کر اڑا
لاسکے گی ۔
کہیں وہ ایسی بیہودہ کار روائی نہ کر
گذرے جس سے مصیبت کے
آفت میں مبتلا ہو جائیں یا ندامت سے
سر اٹھانے کے قابل اور جہاں نہ رہیں

سے منہ دکھانے کے لائق نہ رہیں اور بار بار
کہتی تھیں دل ہی دل کہ یہ کہنا چاہئے سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
رہے دونوں جہاں کے کام سے ہم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

خواجہ محمود۔ آپکا یہ خیال بالکل ٹھیک ہیگا
صحیح ہے مجھ سے بھی ابتک اس معاملہ میں
بی زعفران سے کوئی گفتگو نہ ہوئی اچھا ہو جو
اسے بلا کر پوچھا جائے کہ اس نے اس کام و
نازک معاملہ کی نسبت کیا تدبیر سوچی ہے

شہزادہ۔ شہزادہ ہاں ہاں ضرور بلائیے
یہ کہکر ایک آدمی کو بھیجا جو بی زعفران کو ساتھ
ہی لیتا آیا۔

خواجہ محمود۔ بی زعفران صاحبہ آئیے آپکے
قدم لوں تشریف لائیے آپ وہ لاجواب ہیں
[illegible] میں [illegible] آپ ہی ہیں اور نہ اسکا [illegible]
ہی ہوسکتا ہے
بتلائیے کہ آپکس تدبیر سے شمس النسا کو بہلا لاوگی

زعفران۔ بھلا میں کس قابل اور کس لائق
ہوں۔ یہ سب آپ صاحبوں کی نیک
نیتی اور آپ ہی صاحبوں کی خوش
اقبالی کے کرشمے ہیں۔ ورنہ میں [illegible]
[illegible] کیا سکتی ہے۔ اب تو آپ
کی جوتیوں کے صدقے [illegible]

جیسا ارشاد ہو عمل کروں مگر اتنی بات
ضرور ہے کہ ابھی تک مجھ سے اور شمس النسا
بیگم سے اس خاص معاملے میں کوئی گفتگو نہیں
ہوئی۔ اور نہ میں نے ابھی تک اسکا
استمزاج ہی لیا ہے۔ البتہ کی آپ کی
توجہ سے [illegible] بی زعفران کی [illegible]
بہن ہے۔ جسے شمس النسا بیگم کی
نگرانی و محافظت سپرد ہے اس نے
قسم کھا کر یہ بیڑا اٹھا لیا ہے۔
کہ میں شمس النسا بیگم کو ضرور ضرور
شہزادہ عالم تک پہنچا دونگی [illegible]
[illegible] اس نے شمس النسا بیگم کو [illegible]
لیا یا نہیں۔ اگر حکم ہو تو میں اسے
پاس بلا لوں۔ اور اس سے [illegible]
کہ وہ کیا چاہتی ہے [illegible]
اور شمس النسا بیگم کی منشا بھی معلوم کر لوں
کہ اسکا کیا ارادہ ہے [illegible]
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible]
اس نے شمس النسا بیگم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شمس النسا کی [illegible]

خواجہ محمود۔ ہاں۔ ہاں!! واہ میری ضرور جاؤ مگر خدا کیلئے ذرا جلدی آکر خوشخبری سنانا ورنہ ہمارے شہزادے صاحب کا خدا جانے کیا حال ہوگا بی زعفران یہاں سے فی امان اللہ کہکر اٹھ کھڑی ہوئیں اور سیدھی بدحواسان کیطرح بی شبو کے پاس پہنچیں اور دونوں میں یہ باتیں ہوئیں

شبو۔ کہو جی آپ کے شہزادے صاحب کا کیا حال ہے یہ اسوقت کہاں سے ہانپتی کانپتی آرہی ہیں۔ خیریت تو ہے

زعفران۔ واہ اچھی پوچھتی ہے۔ کہاں سے آتی ہو سوائے شہزادے کے پاس سے اور کہاں سے آؤنگی۔ بیچارے کی اس شمس النساء کی مفارقت میں بہت ہی بری حالت ہے حتی کہ بیچارا ایک نہیں جانا کہ شہزادہ ولیعہد ہے یا کوئی اور بھجنے کر دیا بیمار ہے بدنت اسکو بھلا یہ تو کہہ کہ تو نے انارکلی کا عندیہ بھی معلوم کر لیا کہ اسکا ارادہ کیا ہے۔ باجی وہ مخواہ مجھے شاہزادے کے سامنے جھوٹی ثابت کرنے کی نیت ہے دیکھ اگر میں شہزادے سے ذرا بھی خفیف ہوئی تو تیری ناک چوٹی سلامت نہ رکھوں گی کہ مجھ سے بری کوئی نہیں

شبو۔ واہ لو آپ تو ناحق بگڑ بیٹھیں بھلا یہ دونوں میں اس کی مرضی پا گئے آپ اس قسم کا وعدہ کر سکتی ہوں خدا نہ کرے کہ آپ شہزادے عالم کے سامنے خفیف ہوں۔ اگر آپکو باور نہ ہو تو چلئے آپ بھی اسکا رخ دیکھ لیں کہ کس طرف ہے

زعفران۔ اچھا اگر وہ راضی بھی ہو گئی تو کس طرح یہاں سے لیے چلو گی۔ اور کیونکر شاہزادے تک پہنچا دوگی۔

شبو۔ یہ بڑی کتنی بڑی بات ہے اور آپکو اسکی کیا فکر ہے۔ میں پہنچا دوں گی۔

زعفران۔ نہیں مجھے بتا ایسا نہ ہو کہ وقت پڑے تو بد

شبو۔ یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے رات کو جب سب سو رہیں گے اور محل میں سناٹا ہو جائیگا۔ اس وقت بلا خوف و خطر لے چلونگی۔ اور آجکل تو ڈیوڑھی پر اپنے ہی کا پہرہ رہتا ہے۔ پھر کیا خوف ہے۔ میاں مجھے کوتوال اسا ور کا ہے نہیں سوائے بی شبو کے آشنا کے اور دوسرا کوئی نہیں۔ اور یہ بھی ابھی چونکہ آجکل بی شبو کے آشنا ڈیوڑھی کے دربان ہیں۔ البتہ اب انہیں خوف ہی کیا ہے جو چاہیں کریں ان کی تو پانچوں گھی میں ہیں اور سر کڑاہی میں ہے

زعفران۔ (خوش ہو کر) ہاں یہی ترکیب ہے اچھا تو اس وقت ادھر ادھر کے کام میں مصروف ہیں چل

دیکھیں انارکلی کا کیا مطلب ہے
شبو۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ وہ ضرور [illegible]
عالم سے کچھ کم مضطرب نہیں ہے
زعفران۔ پھر چلو تو سو رہا نت کریں یہیں
ہمارا حرج ہی کیا ہے
شبو۔ اچھا چلیئے!!
ایسا یہ دونوں چپکے چپکے پس پشت
پانی کی کوٹھری میں [illegible] پاؤں [illegible] آہستہ
آہستہ روانہ ہوئیں۔ کیونکہ پاؤں کی آہٹ نہ
معلوم ہوتی تا [illegible]
پتا ہی تھی اسکے وہ حسن [illegible] شباب وہ
آب و تاب سب ہی دن میں برباد ہو گئے
اسکے اور حسن کی [illegible]
اس دنیا سے گئے [illegible]
تو دیکھا نہیں جاتا۔
بیگم کی والدہ سے ہمدردی سے
زعفران کی اس شادی ہمدردی سے
ہماری بھولی بھالی نازنین کی ستم
رسیدہ دل [illegible] شمشیر [illegible] کا کام کیا
ہماری سے کس [illegible] شکل [illegible]
شبنم کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے
لگی۔
شبو۔ بیگم [illegible] انارکلی یہ وقت رونے
دھونے کا نہیں۔ [illegible] زعفران کیا کہتی
ہیں [illegible]

کہ یہ تمہاری صرف ہمدردی ہی نہیں بلکہ
تمہارے علاج درد دل کا علاج بھی ہیں
ان سے تمہارے بڑے بڑے کام نکلیں گے
انارکلی۔ (آنسو پونچھ کر) میں بی زعفران
کو خوب جانتی ہوں۔ اور ان سے بہت کچھ
امید رکھتی ہوں مگر میرا درد لا دوا نہیں
ہے کہ بی زعفران کا علاج اسکا مداوا ہو سکے
بلکہ یہ درد تو وہ ہے جسکا درمان ہی نہیں
ہاں اگر اسکا علاج ہے۔ تو وہ میری موت
ہے۔ ورنہ موت سے [illegible] اسکا کوئی چارہ ہی
نہیں ہو سکتا۔ اب تو میں شبو
اپنے سایہ سے بھی خوف کھاتی ہوں کیا
شبو کیا بی زعفران سے بھی ڈرتی ہوں۔ کہ
ایسا نہ ہو بی زعفران میرا بھید لیکر کوئی اور
شگوفہ کھلائیں۔ اور میرے خون کے پیاسے
ہو جائیں۔ کیونکہ آجکل ملاحت کی جیتی
جیتی میری دشمن ہو رہی ہے۔
زعفران۔ واہ بی انارکلی آپ نے تو
خوب میری جانفشانیوں کی قدر کی ہیں
اپنی جان [illegible] آپ کی ہمدردی
میں ماری ماری پھرتی ہوں۔ اللہ آپ
مجھے [illegible] دشمن سمجھیں۔ افسوس اور
ہزار افسوس۔
شبو۔ نہیں۔ [illegible] انارکلی [illegible]
(زعفران۔ آپ کی [illegible]

عالم بھی جاں نثار و رازدار ہیں آپ
ان سے مطلق پروا نہ کیجئے اور بلا تکلف ان کو اپنا
دلی رازدار ظاہر فرمائیے ہم میں سے ایک بھی ایسا
شہزادہ عالم کا مخالف نہیں اور یہ قسمت آپکے
پاس شہزادہ عالم ہی کی فرستادہ آئی ہیں۔
زعفران۔ (انارکلی سے) رات کی بپتا
... اپنے منہ ... کا ... [illegible]
انارکلی۔ بی زعفران یہ کہتے خوف آتا ہے
کہ ایسا نہ ہو تمہیں نہ بتایا ہو اور میرا کیا
کھیل سے بعد اور آفت بپا نہ ہو۔ اچھا
پھر کیا کہتی ہو۔
زعفران۔ اچھا بی شمس النساء بیگم
سنو۔ اگر آپ چپکے چپکے شہزادہ عالم کو
سمجھا دیتیں۔ یا تسلی نہ دیتیں۔ تو وہ زہر
کھانے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اگر آپ چاہتی
ہیں ذرا بھی نقصان کیا۔ تو اسی دن سے
فوراً زہر پی لیا۔ پھر ہوا سے افسوس
اور ... کا ... پہ بیٹھے کے اور
کوئی چارہ بھی نہ ہوگا۔ خدا بچائے ...
کا ... کہ اب تک ... اور ...
سے۔ اور بھی ... امید دلاتے ہیں۔ جو ...
آپ سے ابھی ... بار بار شہزادہ
... سمجھا ... [illegible]
... آپ ... کوئی ...
... جیسے یہاں بھیجا گیا

اب آپ فرمائیے کہ آپ کا کیا ارادہ
ہے۔ چلنے کا یا حزن بیگم۔ اپنی
گردن پہ لینے کا۔
زعفران و شیو کی تشفی آمیز گفتگو سے
انارکلی کا کچھ کچھ رنج اور دہشت دفع
ہوا اور دلی مدعا ظاہر کرنے کی ہمت ہوئی
مگر زہر کی کیفیت سنکر تمام بدن میں
رعشہ سا پیدا ہو گیا۔
انارکلی۔ کیا میں اس قید شدید سے
کیونکر جا سکتی ہوں۔ اور شہزادہ عالم
بھی ... حرکت کرنا میرے نزدیک
مناسب نہیں۔ خدا کے لئے انہیں میری
کیا ... سے ... جب دیکھی
کنیزیں اور لونڈیاں مل سکتی ہیں ...
... [illegible]
... کہ آپ ... کی
طرف سے ... بھی ظاہر کر کے
سمجھائیں۔
زعفران۔ بی ... مجنون ...
یہ تو دل سے ... اور ہیں ...
... آیا ... پھرا
پھر ... تم خود پوچھ لینا۔ کیوں ... اپنا
دل ... ہیں یہ بات ... کیونکر
یہاں ... سکتی ہو ...
... اس طرح ... [illegible]

جب بھیجیں ہم بوئے گل کو لیجاتی ہے اگر کسی کو تمہاری
آہٹ بھی معلوم ہوجائے تو میں قابل دار ٹھہری۔
شبو۔ آپ چلنے کا ارادہ تو ظاہر فرماتی ہیں مگر
ہم کس طرح سے چلتی ہیں اگر کسی کے فرشتہ کو بھی خبر
ہوجائے تو اپنی ناک کٹوا دوں ۔
انارکلی ۔ تھوڑی سی عرصہ تامل کے بعد
بی زعفران تم مجھے واں لے جا کر کیا کروگی
سوائے عطر مین کی آتش محبت و شعلہ
یاس کے بھڑکانے کے اور کیا نتیجہ ہوگا ۔
زعفران ۔ یہ تو آپ اور شہزادہ عالم جانیں
مگر یہ سمجھ لیجیے تو شہزادہ عالم سے
شرمندہ و محجوب نہ ہوجیے ۔ اور تھوڑی
دیر کے لئے بھی چلئے کہ میری خاطر
اور شہزادہ عالم کا دل دونوں رہ جائیں ۔
شبو ۔ ہاں بی انارکلی ۔ میری آپا
بیچاری کو شہزادہ عالم سے ملنے دیجیے
اور خدا کے لئے تشریف لے چلئے
شبیہ کہ اس میں ہم دونوں کی بات
بگڑ جائیگی ۔ اور ناحق شاہزادہ عالم
غریبوں سے روٹھ جائیگا اور منہ چھپا کے نکلے
مرجیا تک تو غنیمت ہے ۔ تو
خوف ہے کہ کہیں وہ ہماری جان سے
گاہک نہ ہوجائیں ۔ تو قسمت ہی دیا
جاتے ہیں اسکی خاطر سبھی جیا ری
بھی خاطر سے تشریف لے چلئے ۔

انارکلی ۔ واہ بی شبو اچھا تم تو اپنے شگون کیلئے
دوسروں کی ناک کٹوا رہی ہو ۔ تم
ہی کہو کہ اگر میں واں گئی تو میرے
جہد کی ناک جائیگی یا رہے گی ۔
اور کیا میں واں سے اچھوتی واپس
آسکوں گی ۔ پھر میں کیوں وہ حرکت
کروں جس سے میرے خاندان
پر آنچ آجائے ۔ چونکہ مجھے بی زعفران کو
اور تیرہ کم کا ناراض کرنا منظور نہیں اور
تمہاری خاطر انکی یا ساری بھی
منظور ہے ایسے میں اس شرط پر
چلنے کو حاضر ہوں ۔ کہ بی زعفران شہزادہ
عالم سے پہلے یہ عہد لکھوا لیں
کہ وہ ضرور بعض شرع کے ضابطہ و احکام
اختیار رسول کے مجھکو اپنائیں ۔ اگر وہ ضابطہ
ابقا کے مضبوط شدہ سکیں تو اللہ ہے
معاف کریں میں واں جانے سے باز
آئی [illegible]
کہ وہ [illegible]
اپنے کو ہلاک یا ہلاک کروں ۔ یا
تمہاری دلشکنی ہو ۔
خیال خاطر چاہیے [illegible]
نہ ہوجائے
ورنہ میں ہرگز ہرگز ایسی بیحیائی اور
ایسی ڈھٹائی کی ہمت و جرات نہ کرتی

اور بے حجابی کا برقعہ نہ اوڑھتی -

زعفران - مجھے اس اقرار نامہ کے لا دینے
میں کوئی عذر نہیں مگر زیادہ ہوشیاری
سے وہ تحریر تمہیں اب نہیں دوں گی بلکہ [illegible]
شیبو - پیاری آپا ابھی تو رات بھی
کچھ ایسی زیادہ بھی نہیں آئی ہے - ابھی
ابھی تو اٹھے ہیں اس وقت تک آپ
بہن باغ سے محل تک جا سکتی ہیں
اگر بی بی انارکلی کی یہی مرضی ہے تو انہوں
اس اقرار نامے کے لا دینے میں تامل ہی
کیا ہے - ذرا سی دیر کے لئے گھڑی گھڑی
ہوا ہے شہزادے عالم کو ان سے خاص
محبت ہو گئی اور اگر ہے کوئی بد
احتیاطی مصلحت ہوگی تو وہ بخوشی انکی
اس خطا کو منظور فرما کر عہد پر دستخط ہی
[illegible] کر دیں گے آپ ذرا تکلیف کر کے
وہاں تک چلی جائیں تو آپ کا اس میں
نقصان کیا ہے

انارکلی - ہاں بہن انارکلی . بی
شیبو سچ کہتی ہیں آپ ذرا سی
کی [illegible] تکلیف [illegible]
شہزادہ عالم کا کیا منشا ہے -

زعفران - [illegible] انہیں بھی
سی بھی عذر ہی کی [illegible] کیا بلا
[illegible] کر کے

میں باز آئی ایسے سلوکوں سے ہاں
اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کرو کہ اگر میں
شہزادے کی تحریر لے آئی تو پھر تم کوئی اور
ڈھکوسلا نہ بناؤ گی - اور سچے عہدنامہ
پہلو بچاؤ گی - تو خیر میں یہ زحمت
بھی جھیلوں اور چلی جاؤں - ورنہ
میں تو اتنی رات [illegible] کہیں
جا نہیں سکتی -

انارکلی - چونکہ یہ خود شہزادے کی ملاقات
کی دل سے مشتاق تھی - اچھا پھر کوئی عذر
حیلہ نہ سنے گا - جب ہے تو سہی پہلے
وہ اپنا اقرار نامہ ہی تو دیں اور اسپر
دستخط بھی تو ہو لیں -

شیبو - واقعی ہوا کیا ہے ابھی دو راتیں
ہوئیں - اور انکی غرض [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انارکلی - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] -

پیارے ناظرین آپ بی بی زعفران کو اقرار لیتے
کو جاتے دیکھئے اور سب آپ جانتے ہی
نہیں چاہیں تھا کہ بی بی خیالات کیطرف
اپنے خیال مبذول فرمائیے۔

بی بی زعفران تو لاٹکلٹ حد منزل کی
جانب جاتی ہے۔ اور یہ خرین و اندرون
تھیں ان خیالات کی الجھن میں الجھی
کہ یا العالمین۔ اگر میں وہاں گئی اور
شہزادہ عالم اپنی خلقی جذبات سے فطری
خواہشات کے منسوب ہو گئے۔ اور شہزاد
پہ غلبہ کرنے کو مضر ہوئے یا وہ مجھ سے
کسی قسم کی زیادتی سے پیش آئے اور میری
حباب عصمت کو ہوا سے نفسانی کی جنبش کرکے
سے فنا کر ڈالا تو میں کہیں کی نہ رہی
ناحق اپنے ناموس میں بال آ جائیگا
[illegible] کی بربادی کا جیسے ویران
ہو جائیگا۔ اپنے بیگانوں میں منہ دکھانے
قابل نہ رہونگی۔ دین و دنیا دونوں خراب
ہونگے [illegible] سے قبل [illegible] مصیبت
[illegible] ہو نگے۔ مانا کہ شہزادے [illegible]
[illegible]
اور کسی [illegible] کیا۔ اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں اپنی راہ میں کانٹے بوئے جاتی ہو
بی بی زعفران کو صاف جواب دیتی تو اس سے کہیں بہتر
تھا۔ اپنی زبان ہار چکی وہ قسمت آتی ہی ہوگی اور میری
موت مقدر آتی ہوگی۔ آگے اب کیا ہونا ہے یہ کیا
کیا [illegible] دیکھیں۔ اگر میں انکار بھی کر دیتی
تو اس مریض غم و الم کا کیا حال تھا خدا نہ کرے
وہ اگر میرے فراق میں جان دے دیتا۔ تو بھی
خون ناحق میری ہی گردن پر ہوتا۔
(کچھ دیر ٹھہر کر) کوئی جان دیتا یا خودکشی
کرتا تو میری بلا سے۔ شریعت تو
ماخوذ نہ کرتی۔ سب تو سب اگر یہ خبر کہیں
ہمارے جہاں پناہ تک پہنچا دی۔ تو بس
قیامت ہی ہو جائیگی۔ مفت میں جان
جائیگی۔ اور [illegible] میری جوان لٹی تو گئی۔ مگر
میری ماں باپ [illegible] جو میری کوئی [illegible] میں
ہی جاتی ہوں اسکا کیا حال ہوگا۔
[illegible] کا ضعف ہے۔

[illegible] میری عصمت و عفت کہ جیسا
[illegible] ملک الموت کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا کروں کہاں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ اپنے ہی خیالات میں مستغرق تھی اور زار زار
مثل ابر بہاری بار و گریہ و بکا میں معروف تھی
کہ بی زعفران جیدہ شیطان واپس آئی اور شہزادہ
عہدنامہ سامنے رکھ دیا جسے دیکھتے ہی بیچاری کے
رنج کے ہوش اڑنے لگے آخر استقلال سے کام
لیکر بی زعفران سے پوچھا۔

انارکلی۔ کہو بی زعفران یہ میری موت
کی محضر تمہیں کیونکر ہاتھ لگ گئی۔

زعفران۔ واہ ری لڑکی اللہ نہ کرے
کہ تیری موت کا محضر ہو۔ اری بیوقوف یہ تیرے
نکاح و انشراح کا کابین ہے۔ یہ کیا
بدفال کلمہ منہ سے نکالتی ہے۔

شبو۔ کیوں صاحب اب بھی کوئی
عذر ہے۔ اچھا لے دوپٹہ سنبھالئے اور
اس خیمہ قلندرہ نگوڑے سے قدم نکالئے
چلئے میں اندر باہر کا معقول انتظام کرتی
ہوں۔

انارکلی۔ (آبدیدہ ہو کر اور آہ کھینچکر)
واہ ری قسمت

زعفران۔ یہ خوشی کا وقت ہے
یا رنج کا۔

انارکلی۔ بی زعفران۔ یہ مسرت کی
نہیں۔ قیامت کی گھڑی ہے کہیں اپنی
دولت خوابیں ایک غیر کے ہاتھ لٹانے چلی کیا خدا
نے مجھے نامرادی کا نعمات ہی دیکھنے پیدا کیا تھا۔
ہائے ہائے سے ذوق

(شعر) تجھ سے ہو ایک حرف بھی ہرگز نہ بیش و کم
جو پیشانی میں تھا لکھا ہوا وہ پیش سب کیا

یہ شعر پڑھکر اور ہچکیاں لے لے رونے لگی۔

شبو۔ پھر کیا اور ناک پہ انگلی۔ واہ بی انارکلی
اگر یہی سوچ بچار تھا تو پہلے ہی تندہ
نہ کیا ہوتا۔ اب تو خدا کیلئے ہمارے خون کی
پیاسی نہ ہو جیئے۔ کیونکہ اب اگر آپ نے
کانوں پہ ہاتھ دھر لیا تو شہزادہ عالم ہمیں
دغاؤں پر الزام لگا دیں گے۔
اور وہ صاف کہہ دینگے کہ تمہیں دونوں
کی سازش سے ہمارا بنا ہوا کام بگڑ گیا اور ہمیں
دونوں سے یہ معلوم کیا تھا کہ اسکا وعدہ شدہ
اپنے سے کبھی انکار نہ کرتی کیونکہ اب یہ اقرار
لکھا گیا تھا پھر وہ کیا معذرت لکھتی تھی سے

خدا کیواسطے تم نہ ستیاں کی بو
تمہیں میری موت سے فسانہ بنی ہو

انارکلی۔ نہیں۔ نہیں!! بی شبو تم گھبرا گئیں
تمہیں چین ہے چین ہو۔ میں اب مطلق
انکار نہ کروں گی اب تو جو میرے مقدر
میں لکھا ہے۔ ہو۔ اللہ مالک ہے
اپنی عزت و عصمت کو خدا کے سپرد کرتی
ہوں فی امان اللہ چلو لیکر چلیئے

ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی
ہوتی نہ محبت تو فضیحت بھی نہ ہوتی

چونکہ رات زیادہ آگئی تھی اسلیئے محل
سرا میں ہر طرف سناٹا ہو گیا تھا بیٹے نے
عرض ہو کر کہا بسم اللہ تشریف لیجائیے
اگر آپ راضی تو ہو گئیں۔
اسلئے اس بات کو خدا کرے
کہہ تو اچھا خدا کرے
کشور کی دو ریہ بھی ساتھ ساتھ گئیں
پھر اپنی بہن سے کہا کہ آپ انہیں لیجائیں
میرا ساتھ جانا مناسب نہیں آپ بخاطر
رہیں میں یہاں خبر گیری کرتی رہونگی
یہ دونوں کو رخصت کر کے واپس آ
کر انارکلی کے پلنگ پر چپکے سے لیٹ
رہی اب زعفران اور اپنی ماہ تاباں کو
تنہا منزل کیطرف خراماں آنے دیں
اور پڑھکے شہزادہ عالم کی خبر لیں دیکھیں
تو تمہارے منتظر یار کی کیا خبر ہے۔ اور انکے
جلسہ کی کیا کیفیت ہے۔ ہیں یہ آج
محل فاصل یہاں سناٹا اور ہمارا نوخیز جوان
شہزادہ تنہا کیوں ہے۔ ہو نہ ہو یار جلسہ
اسوقت برخاست کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ اللہ
اسوقت تو ہمارے شہزادے کا چہرہ ہمیشہ سے
زیادہ ہے ... رہے ہیں پھول کی طرح کھل
رہا ہے ... حلیم و سلیم مہذب و متین
[illegible]
[illegible]

اپنے قاتل کی میں آمد من کے بسمل ہو گیا۔
غل ہو بسم اللہ بسم اللہ کا
ہمارا شہزادہ جسکی آمد کے انتظار میں بیقرار تھا
وہ معزز و پیارا مہمان مع بی زعفران کے
احاطہ کے پھاٹک سے اندر آیا نظر پڑنا
تھا کہ ہمارا مضطرب شہزادہ بیتاب ہو کر سیدھا
چلتا ہوا اپنے مکرم مہمان کے استقبال کیلئے
مال کو دوڑا ... غالب
وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
اور اپنے پیارے مہمان کو ساتھ لیکر اپنے کمرے میں
داخل ہوا مگر بی زعفران منتظر کمرے باہر رہ گئیں۔ اب
تخلیہ کی صحبت ہے۔ کیونکر معلوم ہو کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں
کیونکہ ہے
میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست
بعید ہی جیئے پیارے ناظرین! میں
آپکی خاطر سے اپنی جان ہتھیلی پر لیکر
اور چوری کا الزام ... سناتے دیتا ہوں
شہزادہ اپنے کل جذبات پر غالب آکر
بڑی متانت سے اللہ سے یہ کہہ دی
اب میں آپکے نزدیک ایک مقدمہ ناصر شہزادہ
کہ جسکو ... قسم ... اسیر کی
[illegible]
[illegible]

شکر ہے اللہ نے صورت تو دکھائی آپ کی

اگر آپ جیسے خود غرض خود مطلب بوالہوس [illegible]
جانے کیا کیا ستم [illegible]
اور یہاں آ بیٹھے قانون پر [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible]
اور آپکو ہماری بوالہوسی کے [illegible]
سے بچا سکتا ہے [illegible]

انارکلی - آپ نے شرعی وعدے کئے اور
شرعی قسمیں کھائیں - ہمارا ایمان تو
انکار اس [illegible]
فرض ہے کہ اپنی عصمت کو [illegible]
اور [illegible]
اور [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] ہو جائے [illegible]
و رسول کے احکام سے تو انحراف نہ کرے
اور اگر آپ [illegible] نخواستہ کچھ زیادتی کی تو
میری جیسی بیچاری اپنی عفت و عصمت
کے تحفظ کے لئے اور کیا کر سکتی ہے
کہ یہاں سے جا کے کانٹے پر
سوار ہو کر [illegible] جائیں اور [illegible] پاؤں نہ
جاؤں [illegible] آپکے [illegible] کی بدنامی
اور رسوائی [illegible] ہوگا فرمائیے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شہزادہ (بڑی بردباری و سنجیدگی اور
پیار سے کہتے ہیں) جان جہان آپ گھبرائیں
نہیں - انشاء اللہ کبھی خلاف شرع [illegible]
خلاف وعدہ کسی امر کی جرأت ہی نہ کرے
چاہے [illegible] گو یہ ہی
جان ہی نکل جائے - ماشاء اللہ - آج
تو [illegible] شہزادے [illegible]
میں کسی ملک کی روح [illegible]
جیسی ہی تو آپ [illegible]
باتیں کہتے ہیں) مگر للہ یہ تو فرمائیے
کہ کب تک اس [illegible]
[illegible] پناہ میں چھپا رہوں [illegible]
[illegible] کی کوئی انتہا بھی ہے یا [illegible]
تمام حوصلے ولولے آرزوئیں تمنائیں
[illegible]

انارکلی - بھلا میں کیا کہہ سکتی ہوں -
میری حالت زار تو آپ دیکھ ہی رہے
ہیں خواہ مخواہ [illegible] بدگمانیوں
کا شکار ہو رہی ہوں - [illegible] نے
آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے - کروں تو
کیا کروں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انارکلی۔ خیر اگر آپ اس وقت کو اب
ہی ہمایوں قدیم میت تشبیہ خیال فرماتے
ہیں تو فرمایا کیجیے مگر میں تو کبھی نہ کہوں
گی۔ کیونکہ مجھے تو اُس وقت سے
اس وقت تک سوم بھر چین نہیں ملا۔
شہزادہ۔ یہ سب ہماری تقدیر کا قصور
ہے۔ وقت بیچارے کی کیا خطا
اچھا آپ یہ فرمائیے کہ وہ کونسی تدبیر
کی جائے جس سے ہمارے اور آپکے
جائز تعلق کا سلسلہ قائم ہو سکے۔
انارکلی۔ بھلا میں اس بارے میں کیا صلاح
دے سکتی ہوں میری تو کچھ سمجھ ہی میں
نہیں آتا۔ البتہ پردۂ غیب سے کوئی
بندوبست ہو جائے تو ممکن ہے ورنہ
ہمارے آپکے کیے تو کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ
شاہی عتاب کے خوف سے کوئی ہمارا
ساتھ نہ دیگا۔ پھر کیونکر کوئی تدبیر ہو
سکتی ہے۔
شہزادہ۔ نہیں نہیں۔ میں تو ضرور دو
چار روز میں کچھ بندوبست کرونگا اسلیئے
میں چاہتا ہوں کہ آپ اگر سکیں تو بہت
تھوڑے دن کیلیئے دلی چلی جائیں
وہاں پہنچتے ہی آپکے نکال دینے کا انتظام کرونگا
انارکلی۔ جی ہاں آپ ضرور دلی بھیج دیجیئے

بہشت دیکھنے میں [illegible] اور [illegible]
کا نتیجہ تنہائی پہنچا۔ [illegible] دوزخ
بھی کم ہو جائیگا عیش و عشرت کے سامان
بھی وہاں موجود ہیں۔ کیونکہ میرا اسنے
کچھ بھی بگاڑا ہے جس سے [illegible] مگر میں تو
کی۔ رنج و غم درد و الم فریاد و فغان تو ازل
ہی سے مجھے تفویض فرمائے ہیں۔
پھر بھلا میں کہاں بھاگ سکتی ہوں مجھے
تو نالہ و فریاد کی عادت ہے طفلی سے
سکھائی ہے نالاں مکتب میں فنائی ہے
شہزادہ۔ جان من اگر آپکے یہی
خیالات ہیں اور آپ مجھپر ایسے ایسے
سخت اتہام لگاتی ہیں تو انشاء اللہ میں
ہرگز ہرگز دلی نہ جاونگا بلکہ اسکا نام
بھی لینے کا ابتک جبتک شاہ ذیجاہ ہمارا
آپکا فیصلہ نہ کر دینگے میں کسی کے ٹالے
بھی نہ ٹلونگا حیف اگر مجھے پہلے ہی
یہ سوجھی ہوتی کہ مجھپر اپنی جان بچانے
اور جی چھپانے کا الزام عاید ہو جائیگا تو
میں کبھی ایسے کمبخت ارادہ کا اظہار ہی
نہ کرتا آخر میں بھی تو اس جادہ الفت
کا رہ نورد ہوں پھر کیونکر ایسے مرحلے
قدم اٹھاؤں سے تعلق
تحقیق عشق کے ہم ہیں [illegible]

ہیں میں آپکا ہر طرح شریک حال ہوں آپ اسی
کیطرح اپنا دل بہلائیں ۔

انارکلی ۔ نہیں نہیں ۔ میں رہ سکتی
نہیں ۔ آپکو جسمیں اچھائی نظر آئے وہ
کام کیجئے ۔ میں خوش ہوں میرا خدا بھی
آپ کہاں تک میری مصیبت آفت میں
ساتھ دینگے ۔ ابھی تو مجھے پر خدا جانے
کیسی کیسی آفتیں نازل ہونیوالی ہیں
جس سے یہ ہونیوالا ہے ۔ گویا سے
لیست ہو سکا آسمان زمین ہوگی سر سے بلند
پتھر نازل سے ستہ وبال جان ہو جائیگا

شہزادہ ۔ وہ بیہودہ غلول و نامردوں
کا کام ہے جیسے تو مجھ سے نکالا ۔
اب اس سے بچنا میرے بالکل بس
کا ہے ۔

انارکلی ۔ خدا اپنا فضل کی قسم ہیں کبھی
اور عزت سے آپکی سد راہ نہیں ہوتی
میں تو صرف یہ چاہتی ہوں کہ اگر دہلی
جانے میں کوئی بہبودی صورت نظر آتی
ہو تو آپ لا تامل چلے جائیں ۔ یہاں جو
پڑیگی میں جھیل لونگی آپ اطمینان
رکھیں ۔ اس سے اتنا خیال ضرور ہے
بی نہیں بہلا نہ دیجائیں کیونکہ مسیطر
ستی شراب کیسی ہے یہ آپ شراب
ایسا نہ ہو اسکو جوانی اثر کرے

شہزادہ ۔ فی الحال تو کوئی اور سبیل دہی
بادی النظر میں نظر نہیں آتی ۔ سوائے
اسکے کہ تمہیں اس قید سے نکال لے جاؤنگی
تدبیر و مکر کیجئے ۔

انارکلی ۔ بھلا بھاگ کے کہاں جائیگا
تمام ہندوستان تو شاہ ذیجاہ کی قلمرو
میں ہے ۔

شہزادہ ۔ یہ بھی ایک ہی ہوئی جانمن
شاہ ذیجاہ کی حکومت صرف ہندوستان
میں ہے ۔ ہوا کسے اس سارے جہان
ہوگی تو البتہ ٹھکانہ نہ ملتا ۔ اپنا ملک
خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست

انارکلی ۔ اگر یہ ارادہ ہے ۔ تو بلا تامل
آپ دہلی چلے جائیں ۔

شہزادہ ۔ بہت اچھا اگر آپکی یہی مرضی
ہے تو مجھے کوئی عذر نہیں ۔

انارکلی ۔ مگر جہاں تک ممکن ہو خط و
کتابت کا انتظام معقول رہے ۔ ۔ ۔ ۔
میں آپکی خیر و عافیت نہ معلوم ہونے پر
کوفت میں گھل گھل کر جان دیدونگی

شہزادہ ۔ انشاء اللہ بہت عمدہ انتظام
کرونگا کہ تمہیں روزانہ ایک خط ملا کریگا
کہ دیدی یہ کیوں عزیز ناظرین کیسا کچا چٹھا
تھا اور آپکو سنایا ۔ یہ بھی آپکی خاطر تھی
ورنہ اولت ایسی جان جوکھوں میں قدم

دھڑتا ہے ۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ صبح کی توپ
یکایک دن سے چل گئی جس نے اپنے
نشانے میں ان کے ہوش اڑا دیئے
پھر تو ایک بات بھی نہ کر سکے اور انارکلی
نے گھبرا کر رخصت کی اجازت چاہی جسے
شہزادۂ عالم نے جبراً و قہراً منظور کیا
اب ہماری خوش نظر نازنین انارکلی زعفران
کے ہمراہ لمبے لمبے قدم اٹھا کر اپنی
زندان میں پہنچی ۔ اے یہ کیسا دل فگار
وقت تھا جو ان دونوں پہ گذر گیا
شکر ہے ہماری مہر نگار اپنی عصمت اور
عفت بچا لے گیا گو ہمارے شہزادۂ عالم
کا دلی ولولہ بار بار افسوس حسرت
سے یہ کہہ رہا تھا مگر اب کیا ہوتا ہے
وصل کی شبیں رات شرم و حیا کا بندوبست
کھولتا بند تھا لیکن یہ دلیں رہ گیا ۔

گیارھواں باب

ناصح مشفق

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل
فرش راہ پر کوئی اتنا تو سمجھا دے کہ
سمجھائینگے کیا ۔ نہیں معلوم ان تمکین اور
بھولی بھالی صورتوں میں دلفریبی کے
خدا نے وہ کون سے انداز سے اور دلربائی
کی وہ کون سی اور رکھی ہیں ۔ جن کے
دیکھتے ہی دل تابو اور جگر پہلو میں نہیں
رہتا ۔ آنکھیں اشکبار جان بیقرار ہو جاتی
ہیں ۔ کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے جسم میں
سنسناہٹ ۔ جی میں گھبراہٹ سی پیدا
ہو جاتی ہے ۔ دل میں ایک قسم کا
میٹھا میٹھا درد شروع ہو جاتا ہے مگر یہ
ذرا بھی اس مزے کا لطف انگیز و راحت
خیز درد ہے کہ اسکے درد مند ہمیشہ اس کے
بھوکے رہتے ہیں ۔ اور ان کے دل میں
ایک ایسی دلکش چیز پیدا ہو جاتی ہے جو تلخی
میں بھی حلاوت رکھتی ہے جسے صاف لفظوں
میں محبت کہتے ہیں ۔ جسے ایک ذرا سی
بات سے پیار سے پہلو میں ہو جوان کی طرح
چھپائے پھرتے اور کبھی کبھی جوش ذلت
میں اس سے یہ باتیں بھی کر لیا کرتے ہیں
اے ارے پیاری محبت ! تو بھی وہ دل
پسند مرض ہے کہ تیرا مریض شفا پانیکی
آرزو ہی نہیں کرتا اور نہ تیرا مارا ہوا کبھی
زندگی کی پرواہ کرتا ہے ۔ تیرا ہی مست
کبھی ہشیاری کے نزدیک نہیں پھٹکتا اور
اور تیرے ہی آب خنجر کا پیاسا ہمیشہ رہتا
ہے اور بار بار یہ کہتا ہے

خنجر کو چوس لیتے ہیں ہم سے نہیں تھم
تھا خنجر ست جبر سے ہوئے تیجیں کہاں ہیں

اے اے پیاری محبت تو بھی وہ جیتا ہوا
منتر اور جگایا ہوا جادو ہے کہ جب تو اسے
جگانا چاہتی ہے تو بڑے بڑے پوتر و نیکے
امیر دل عشرت پسند دل آرام طلبوں ناز و نعم کی
گسیلوں کی پرورش ہونے والوں پر بھی اسکا
وار کرتی ہے ایسا وہ عشرت ناک انتہا پسند ہے
کہ وہ بیچارے وقف حسرت و یاس بھی
ہو جاتے ہیں - اور ان عزیزوں کی آن بان
خاک میں مل جاتی ہے -

اے اے محبت جب تیری آگ
دل میں بھڑک اٹھتی ہے تو وہ کسیطرح بجھتی
نہیں اور بجھے تو کیونکر بجھے - کیونکہ یہ
صرف تیری ہی لگائی تو ہے نہیں بلکہ تو یہ
کسی عدوئے راحت و دشمن مسرت کی لگائی
ہوئی ہے جسکے شعلہ جگر سوز سے خاک ہو کر
بیچارے جلنے والے اپنی جان ہی دے دیتے
ہیں شہنشاہ فلک بارگاہ اکبر کا نور بصر
جنہا سے نور نظر سلیم (جو بعد میں تاج و
سلطنت کا مالک ہو کر جہانگیر کے لقب
سے ملقب ہو کر شہنشاہ ہندوستان
ہوا تھا) تڑپ تڑپ کر یہ شعر حسرت
و یاس سے پڑھ رہا ہے اور سوز جدائی
میں جل رہا ہے - جلال لکھنوی -

ہمیشہ سوز جدائی سے بیقرار رہا
کبھی [illegible] رہا کبھی بیقرار رہا

اے اے پیاری محبت تو وہ جنون انگیز ہی
اور وہ سودا خیز جوش ہے کہ جسپر تیرا سایہ پڑ
جاتا ہے وہ مجسم مجنوں و سودائی ہو جاتا ہے اسے
کچھ دنیا کی محبت اچھا کوئی دلربا صورت دلکش
صورت سامنے آجاتی ہے اسوقت تیری پڑھائی
ہوئی پٹی کس مزے سے اور کس کس پیار سے کیجاتی ہے
اور اسمیں وہ وہ لطف اٹھایا جاتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے

اے پیارے اے محبت! یہ تیرے
ہی ہتھکنڈے اور تیرے ہی کرشمے ہیں -
کہ تو سراپائے بار جاندگان یار کے سامنے
پیش کرکے نہیں رسوائے عالم کرتی ہے
اور مطلق ان کے ننگ و ناموس کی پرواہ
نہیں کرتی -

اے اے معزز محبت! تیری ہی سرکار
قیامت آثار میں بادشاہ گدا - امیر فقیر
مجراں - پیر مفلس - محتاج صاحب نگین و
تاج سب ایک ہی لاٹھی ہانکے جاتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ شہنشاہ ہندوستان کا لخت
دل پارہ جگر تیرے تیر جفا کا شکار اور
تیرے فرمان کا فرمانبردار ہے -

اے شہزادہ سلیم - اسوقت نشاط
منزل میں کیا غمگین و اندوہگین بیٹھا حسرت
و یاس سے ہر ایک کا منہ تک رہا ہے - یہ
وہی ہے جو کبھی تیرے بتوں اور پھول
[illegible]

اب کے تو تو نے ہمارے ناز و نعم سے پلے ہوئے
شہزادے کو وہ باغ سبز دکھائی دو - وہ دکھا
دیا کہ خدا کی پناہ! اب نہ وہ سلیم ہے نہ وہ چہل
پہل نہ وہ رنگ رلیاں نہ وہ جلسہ احباب
نہ وہ عیش کی لال پری نہ وہ کتاب البتہ ایک
سلیم جگر فگار ہے اور خیال یار ہے ہاں اس وقت
اتفاقاً آپ دونوں یاروں سے خواجہ محمود صاحب
مرلیدھر بھی آ گئے ہیں جن سے ہمارا زخم خوردہ
شہزادہ باربار آتیں بھر بھر اور کلیجہ تھام
تھام کر یہ باتیں کر رہا ہے -

مرلیدھر- شہزادہ عالم خدا نہ کرے وہ اگر ایک آدھ
چند سے یہی حال حسرت مآل رہا تو دشمنوں
کی جان کے لالے پڑ جائینگے -

محمود - شہزادہ عالم یہ عورتوں کی حکمت
لتو سے بہانا اور داڑھیں مار مار کر رونا
نہیں معلوم آپ کے ساتھ کیا سلوک
کرے خدا را ذرا تو رحم فرمائیے اور یہ خیالات چھوڑیئے

شہزادہ - واہ مرزا صاحب! میں لتو سے
کھلاتا ہوں - آپ کی باتیں بھی دنیا سے
نرالی و مشکل ہوتی ہیں - اسلیئے تو میں
نے آپ صاحبوں سے اپنی تمام امیدیں منقطع
کر لیں اور کسی سہارے کا بھی خیال نہ رکھا
بقول حضرت ذوق ؎

نہ بکہ پیش دامن الیاس گرداب بلا میں ہم
کہ بہ تہ ڈوب مرتے جینا کا سہارا تھا

جب آپ لوگوں کے خیالات میری حالت
نہ رکھے ہیں - تو پھر آپ حضرات سے توقع
ہی کتنا ہےبنیاد ہے

خواجہ محمود - بیشک ہماری باتیں آپکے
خیال کیسا تھا جیسی طرح پیش نہ آئی ہونگی اور آپکے
خیالات انہیں بہت بری نظر سے دیکھ رہے ہونگے
کیونکہ وہ نہایت بھی اور کھری ہوتی ہیں اور سچی بات
کسی کو بھی بھلی معلوم نہیں ہوتیں - آپ تو غریب پرور
ہم غریبوں سے قطع تعلق بنا لینے کی کوشش کرتے ہونگے
مگر ہم نہیں کر سکتے کیونکہ قدرت نے ہمیں
آپ کے دامن دولت سے وابستہ کر دیا
ہے لیکن آپ ہی فرمائیے کہ قوانین قدرت
میں کسی نے اصلاح کی ہے جو ہم کریں
اللہ ہم تو ہم شاید آپ بھی نہ کر سکیں ہمیں
جان نثاری و جاں نثاری سے غمخوار کیونکر
بھی چھپائیں - اور کیونکر جان چھپائیں
یہ سب بالکل آپکے خیال مبارک کی
نہ سمجھی ہے -

مر رہے ہیں ہمیں یار میں جیتے
شیوہ اپنا تو ہے وفاداری کا

برائے خدا پھر آپ قطع تعلق کا کلمہ زبان
سے نہ نکالیں کہ ہمیں سراسر ہماری
دلشکنی ہوتی ہے جو کسی طرح آقا کو
غلام نوازی کے واجب نہیں -

شہزادہ - خیالی صاحب ان گو آپ کی باتیں

سچی و کھری سہی مگر بزرگوں کے قول کو بھی
کبھی تو خدا کے لیے یاد رکھا کرو کیا آپ بلبل شیراز کے
اس مقولے کی کچھ توقیر نہیں کرتے مگر اس فقرے
کو آپ مد نظر رکھیں تو کبھی ایسی بے حجابات آپکو
پیدا نہ ہو اسے اپنا تو یہ حال اور آپکا وہ مثال ہے

بس تپلی سینہ جلے نہ ہوئی
اسد دل بیقرار کی مانند

خواجہ محمود۔ بندہ نواز یہ صحیح ہے مگر
کیا مصلحت کمبخت کے لیے خدا نخواستہ
میں آپکو ہجر جاناں میں ہلاک ہونے اور
جان دینے کی ترغیب دوں اور اس سے
بچنے اور تسکین دینے یا دلجوئی کرنے کی فکر
نہ کروں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ سے
زیادہ ظالم اور محسن کش شاید بیچر
نے پیدا ہی نہیں کیا۔ خیر اگر آپکی مرضی
یہی ہے تو اب مصلحت یہی ہے کہ ہم زندگا
مگر خدا کیلئے ہوا بینی خود غرضی وغیرہ وغیرہ
کی تہمت سے معاف رکھیگا۔

شہزادہ۔ بھئی ایسی مصلحت برتنے
کو میں نہیں کہتا۔ جیسا آپ نے بیان فرمایا
خدا نہ کرے نہ ہمارے یار کو ہوا بینی کی
ہوا بھی لگ جائے۔ اگر آپ اصحاب نے
میرے سمجھانے یا میری دلجوئی میں ذری
بھی کسر کی تو جس الزام سے بچنے کی
آپ نے خواہش ظاہر فرمائی ہے
خود بخود آپ اسکے ملزم ہو جائینگے اگر میں نے اس سے
چشم پوشی بھی کی تو بھی دنیا آپکو متہم کرینگی ذرا
بھی آپکا مروت نہ کرے گی۔

مرلیدھر۔ شاہ نوشیروان جہاں نے اپنی نوشیروانی
نصف شعاری میں یہ کیا اندھیر کیا کہ غریب انارکلی
کو بے خطا قید کر دیا ابھی تک تو شاہ عرش
پاسبان کو اس دکھیا کا قصور بھی نہ معلوم
ہوا۔ پھر کیوں انہوں نے یہ ظلم و بیداد
روا رکھا۔ آئے ہائے بیچاری کیسی مصیبت
جھیل رہی ہے۔

خواجہ محمود۔ واقعی اس کا تو مجھے
سخت قلق اور بے حد استعجاب ہے
شاہ ظفر پناہ بھی اسمیں زیادہ اہتمام
کے متہم نہیں گردانے جا سکتے ہیں۔ یہ
سارے شگوفے ہمارے بدبختوں کے کھلائے
ہوئے ہیں۔ اس پر ہمارے شہزادے
صاحب بہادر کے خط نے اور بھی آفت
ڈھا دیا۔ اگر وہ خط بڑی بیگم صاحب کے
ہاتھ نہ آجاتا اور وہ شاہ عالم پناہ کو نہ
دکھلائیں تو یہ آفت نہ آتی۔

سلیم۔ واللہ اعلم۔ ابا کے کان کس
بدنصیب نے اس بیچاری مصیبت کی
ماری ناکردہ گناہ کی طرف سے ایسے
بھر دیئے۔ کہ وہ ناخوش ہو کر اس کے پیچھے
پڑ گئے۔ اور اب کسی کی سنتے ہی نہیں

اس پر ہمارا خط کمبخت اور بھی سونے پر
سہاگہ ہوگیا۔ ہونیوالی بات ہو ہی جاتی ہے
نہ طوفان آتا نہ یہ سب جھگڑے کھڑے ہوتے
وار ہی تقدیر نے عجیب سلوک کیا۔

خواجہ محمود۔ سوائے ابو الفضل اور فیضی
کے اور کسکی جرأت ایسی بے باک ہو سکتی ہے
یہ انہیں دونوں بے نیفوں کا کام ہے
خدا ان موذیوں سے بچائے اور انہیں جہنم
داخل فرمائے کمبختوں نے شہزادۂ عالم کی بھی پوری شد دہائی

شہزادہ۔ سچ کہتے ہو بھائی جان یہ دونوں
بڑے ظالم و ظالم کافر و کافر ہیں۔ بھلا یہ
اپنی عادت سے چوکنے والے ہیں۔
اگر یہ ہم سے عداوت نہ رکھتے ہوں
تو بھی ـــ

نیش عقرب نہ از پے کیں است
مقتضائے طبیعتش این است

الفت سے کسی کا بہبودی کی امید سے کامنا سراسر
امید نچاری کی گردن پر الٹی چھری کا پھیرنا
ہے۔ یہ تمام ورطے اپنی کے لگائے ہوئے ہیں۔

چمن میں کوئی شگوفہ صبا نے چھوڑا ہے
جو آج کل گل و بلبل میں بول چال نہیں
چمن میں کوئی شگوفہ صبا نے چھوڑا ہے

مرلیدھر۔ اے کہاں وہ ناز و نعم کہاں
یہ الم کیسے کیونکر وہ اس تنہا کے دن
بھگتتی ہوگی اور کیونکر مصیبت کے ایام
ہوگی جب میرا بس چلتا تو میں ان ظالموں [illegible]
کی ناک کٹوا کر تشہیر کرا دیتا

سلیم۔ ہائے میرا الله مجید سے لو
اب پھر کسی مصیبت نہیں جھیلی جاتی ہے
اور نہ فرقت کا صدمہ اٹھایا جاتا ہے
اس سے تو موت ہی آ جاتی تو میری
زندگی ہو جاتی۔ ہائے اب کسے

رند

فرقت کی رات آنکھ سے وہ بسر کرا گئی
کیسی بری گھڑی تھی جو آنکھ آ لگی

مرلیدھر۔ آپ تو ہراساں ہوئے جاتے ہیں
ہراساں نہ ہو جیئے۔ کہ آپ کے ہراساں
ہونے سے تمام کھیل بگڑ جائینگے پھر کچھ کرتے
دھرتے نہ بنیگا۔ ہاں تدبیر شرط ہے۔ کام
کئے جاؤ۔ تدبیر سے ہرگز ہرگز نہ چوکنا چاہیے
جب ہمارے دشمن نہیں چوکتے تو ہم کیوں
چوکیں۔

خواجہ محمود۔ سنا ہے شاہ فرید دل ...
نے اب تو اس زندان غم کی چوکسی کے
لئے پہرے بھی بٹھا دیئے ہیں خیر پھر
دیکھا جائیگا۔ تدبیر تو موجود ہے۔

سلیم۔ ہائے ہائے وہ امیرانہ ٹھاٹھ [illegible]
رہنے والی محلوں میں زندگی بسر کرنے والی
قید تنہائی کو زندان الم میں کیونکر بسر کرتی
ہوگی۔ بہت تو یہ تھا۔

ہم دونوں تو قتل ہی کر ڈالتے ۔ تو یہ آپ کے
دن کے جھگڑے ہی ختم ہو جاتے ۔ اسے ظلم ستم
پیا جور بے جفا تو اب نہیں دیکھا جاتا ۔

مرلیدھر ۔ (مرزا سے) اجی مرزا صاحب
آپ خان خاناں جیسے صاحب تدبیر و عقل کل
صاحبزادے ہو کر کوئی داؤں ایسی نہیں چلاتے
کہ ہمیں سے وہ پری پیکر قید خانے سے آزاد
ہو جائے اور ان تمام گرفتاروں کے جھگڑے
چھوٹ جائیں اور آپ کے پو بارہ ہوں

خواجہ محمود ۔ یہ تو ہونا ہی ہے ۔ آپ
دیکھتے تو جائیے ۔ کہ وہاں فرشتہ پہنچیں بار ۔
یہاں ابوالفضل بھی کیا یاد کریں گے ۔ کہ اچھے
[illegible] شعبدہ تھا ۔ انکی بھی وہ جبری ہو ۔
کہ [illegible] کا دودھ آجائے تو بھی
نہیں ۔ [illegible] کی تو اب خرگوش میں ہے

مرلیدھر ۔ یار ہیں بھی تو رات دن سے
یہی سوچ رہے ہیں کہ کس طرح [illegible]
[illegible] قید [illegible] سے مخلصی پائے
اور [illegible] شب وصل سے دور ہو
اور وہ [illegible] وصال سے دور ہو

سلیم ۔ [illegible] آپ [illegible] سے بہت
کچھ امید ہے مگر [illegible]
[illegible] آپ کی بھی [illegible] کے
سامنے کچھ چل سکے ۔ اے [illegible]
لے [illegible] ظالم نے ملک میرے تمام
عیش و آرام پر جھاڑو کرنے سب کو
تاخت و تاراج کر ڈالا ۔

مرلیدھر ۔ بیشک

سلیم ۔ اے میرے راحت روح کب
تک قید کی ذلت اور اسیری کی اذیت
جھیلیگی ۔ ہائے وہ گل اندام تو صدمہ
مفارقت میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہوگی
اسے کوئی بھی ایسا ہمدم و ہمدرد نہیں
جو مجھے اس گل رعنا کی نکہت ہی سنگھا
دیتا ۔ سے میر

نکہت یار ہی اڑا لاتی
تجھ سے اتنا بھی اے صبا نہ ہوا ۔

مرلیدھر ۔ آپ کی حالت اس وقت
فراق و صدمہ اشتیاق سے بالکل
غیر ہو رہی ہے ۔ مجھے خوف آتا ہے ۔ کہ
خدانخواستہ اس کوفت میں آپکے دشمن
بیمار نہ ہو جائیں ۔ میری رائے میں تھوڑی
دیر تفریح سے غم غلط کیجیے تو بہتر ہے

لہیدی ۔ واہ [illegible] میرے [illegible] اچھا
سوجھی ہے ۔ مطلب ہی کی سوجھی ہے

سلیم ۔ میری تو جو حالت ہے وہ ہے
ہی مگر خیر آپ کی خاطر کئے دیتا ہوں ۔
[illegible] کوئی شغل ہو گا
خیال یار [illegible] بھی نہ لینے دے گا

لہیدی ۔ جی ہاں بجا ارشاد ہے بجا ہے

سو وہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں مگر
آپکو تو اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے
بہت اچھا شغلہ !!!
اب ان تینوں شخصوں نے ایک پیگ
سے پیاس بجھانی کا لیا تھوڑی ہی دیر کے بعد
شہزادے نے ایک پیگ اور نوش فرمایا اور یہ
باتیں شروع ہوئیں ۔
مرزا بیدمیر ۔ سننے میں آیا ہے کہ شاہ سکندر
جاہ ابوالفضل کو شہزادہ عالم کی تہدید تادیب کیلئے
بھیجنے والے ہیں والد عالم کہا تا ہے یہ معاملہ سچ ہے
خواجہ محمود ۔ سنا تو میں نے بھی ہے مگر ابھی
اسکی تصدیق نہیں ہوئی ۔ اچھا آنے تو دیجیے
کی وہ خبر لیجاویں کہ وہ بھی یاد کریگا
اچھا ہوتا تو اگر اس وقت آجاتا ۔
شہزادہ ۔ ہاں یار اس وقت آجاتا تو بڑا ہی
مزا آتا ۔ اور وہ حضرت سمجھائیں گے ۔ کیا
یہ تو میری سمجھ ہی میں نہیں آتا خدا کرتا
اس پر عشق کا جن سوار ہو جاتا تب اسے
آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوتا ۔ اور اسکا
سارا تقویٰ خاک میں مل جاتا ۔ کمبخت ہیں
بڑا شغال ہے ۔ اس کے بعد وہ مرزا دور
سننے آخر کا حیلہ ہی رہ گیا تھا ۔ کہ ابوالفضل
کے آنے کی اطلاع ہوئی فوراً سامان شغل ہٹا دیا گیا ۔
مرزا بیدمیر ۔ ابھی اس وقت اسکا آنا خالی از
شرارت نہیں ہے

خواجہ محمود ۔ ضرور دال میں کچھ کالا ہے
اچھا آنے تو دو چلا کر دیکھا جائیگا ۔
شہزادہ ۔ (ملازم سے) دیکھو آنے دو ۔
ملازم ۔ (باہر آکر) جائیے حضور اندر
جانیکی اجازت ہے ۔
مولانا ابوالفضل نے قدم اٹھایا ہی تھا
کہ یہ آواز آئی
[illegible]
قدم رکھنا سنبھل کر محفل رنداں ہیں یہ لٹتے
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں
دیر تک پہلے تو مولانا جھجکے مگر پھر جبراً و
قہراً اندر جانا ہی پڑا ۔
شہزادہ ۔ مولانا ابوالفضل کو آتے دیکھ
کر آئیے آئیے !! خیر تو ہے ۔ مولانا
آج یہ عید کا چاند کدھر سے نکلا مزاج
مقدس ؟

اے آمدنت باعث آبادی ما
ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

مولانا ۔ حضور شہزادہ عالم عالمیان کی عمر
دراز !! سب خیریت ہے ۔ دعا کرتا ہوں
شہزادہ ۔ آج کیا ہے جو آپ نے مجھے
خاکسار کی طرف نظر التفات مبذول فرمائی
مولانا ۔ میں کچھ نہیں یونہی چلا آیا تھا ۔
شوق ۔ ہمیشہ شہزادہ عالم کے دیدار دلنشیں
[illegible]

تھی۔ فقط حضور کو ایک نظر دیکھ لینے
کیلئے حاضر ہوا تھا وہ تمنا خدا نے پوری کر دی
اس کمبخت مرض سے بھی کہتا اگر تخلیہ پاتا مگر وہ نہیں ہے
خیر پھر دیکھا جائیگا۔
شہزادہ۔ اسے بھی آپ تخلیہ ہی تصور فرمائیے
یہ لوگ کوئی غیر نہیں میرے دلی رازدار ہیں
آپ شوق سے فرمائیں جو کچھ آپکو فرمانا ہو۔
مولانا۔ (بو سے ہئے سے منہ بناکر اور
ناک پر رومال رکھکر) یہ کیسی بو ہے جس سے
دماغ پھٹا جاتا ہے۔
شہزادہ۔ مولانا یہ آپ کی مشام جان
کو تازہ کرنیوالی شمیم ہے۔ آپ اس سے
اس قدر گھبراتے کیوں ہیں۔ کیا خدانخواستہ
توبہ کر ڈالی۔ اہو ہو ہو !!! سے
تو آج میر مسجد جامع کے ہیں امام سے
داغ شراب دھوتے ہیں مل جانماز سے
مولانا۔ توبہ توبہ مجھ سے کیا کمبخت
کبھی ہو ابھی نہیں۔ توبہ کس سے کرتا۔
شہزادہ۔ اے مولانا پھر آپکو کیا
بتاؤں کہ یہ گل اندام کی نکہت فرحت
افزا ہے سے
کیا بتاؤں میں لطف اسکے واعظ
اے کمبخت تو نے پی ہی نہیں
مولانا۔ خیر مجھے معاف فرمائیے۔
شہزادہ۔ مولانا کیا پھر اسلام تبدیل فرمالیا

مولانا۔ شہزادہ عالم نہیں معلوم یہ بات
آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں تو بفضلہ تعالیٰ
مسلمان ہوں۔ مسلمان کا بیٹا ہوں۔
مسلمان خاندان میں پیدا ہوا ہوں
مسلمان سلطنت میں رہتا ہوں مسلمان
مذہب ہے مسلمان طرز معاشرت ہے۔
یہ بہکی بہکی باتیں کیسی۔
شہزادہ۔ میں بھلا کیونکر باور کرلوں
کہ آپ مسلمان ہیں۔ آپکے عقیدے
سے تو خدا ہی بچائے۔ آپ تو اسلام
پاؤں دو الگ ایسے اختراع مخترع فرما
رہے ہیں۔ اور وہ وہ نرالی شاخیں
نکال رہے ہیں کہ الامان خیر اسوقت
مجھے اس رد و قدح سے کوئی غرض
نہیں۔ آپ اپنا مطلب بیان فرمائیں
میں حاضر ہوں۔
مولانا۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا کہ
تخلیہ کی ضرورت ہے۔
شہزادہ۔ اس کا جواب بھی پہلے
عرض کر چکا کہ آپ تخلیہ ہی تصور
فرمائیے کیونکہ (مرزا اور راقم کی طرف
اشارہ کرکے) یہ دونوں میرے دلی راز
دار ہیں ان سے میری کوئی بات
چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ [illegible]
[illegible] ہے آپ کو تخلیہ کی فکر

اسقدر کیوں ہے۔

مولانا۔ شاہ عالم پناہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

شہزادہ۔ سبب موجب حبت آپکے بھیجنے کی علت غائی

مولانا۔ اسکی علت غائی صرف یہ ہے کہ آپ ان ناجائز و نا ملائم حرکتوں سے محترز رہیں۔ جو آپ سے اور آپ کے ہم جلیسوں اور ہمصفیروں سے سرزد ہو رہی ہیں۔ جنہوں نے ایک عالم میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔

شہزادہ۔ آپ ایسی نازیبا گفتگو مجھ سے کس حیثیت و اختیار سے فرما رہے ہیں۔ حضور کیا اعلیحضرت نے آپکو مجھ سے اس قسم کی بے معنی گفتگو کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

مولانا۔ میں آپ کی اس منطقی بحث کا ماحصل نہیں سمجھا کہ اس بیان سے آپکا مقصد کیا ہے۔ براہ مہربانی ذرا اسکی توضیح فرمایئے۔

شہزادہ۔ میں سمجھے تو چشمہ آفتاب پہ گنا سرمشتا کسی مسجد میں جایئے۔ بھلا یہ کون سی ایسی دقیق تقریر تھی۔ جسے آپ سا اللہ نظر نہیں سمجھا۔ اچھا اب سنیئے کہ میری التماس یہ ہے کہ آپ مجھ پر حکمرانہ حکومت کا بار ڈال رہے ہیں۔ یا ناصحانہ و بزرگانہ طریقہ برت رہے ہیں۔ یہ مجھے معلوم ہو جائے۔ تا میں بھی جواب میں انہی پہلوؤں کو اختیار کروں کہ جن پہلوؤں سے آپ سوال کریں۔

مولانا۔ شاہزادے عالم بھلا سوائے خادمانہ حیثیت کے میں دوسری حیثیت رکھ سکتا ہوں۔

یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ ہاں اگر آپ حفظ مراتب کو کام فرمائیں۔ تو بزرگانہ حیثیت بھی کام میں لانے کی جرات کروں۔ ورنہ حضور مذکورالصدر ہی دونوں حیثیتیں میرے لئے کافی ہیں

شہزادہ۔ اچھا تو آپ کی تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ میں تمام عیش و آرام اپنے اوپر حرام کرلوں۔ اور اپنے یاران نیک انجام مثلاً مرزا عبدالرحیم و راجہ صاحب سے کنارہ اختیار کروں یا انہیں خیرباد کہدوں۔ اسکی تو آپ مجھ سے قیامت تک امید نہ رکھیں اور نہ یہ مجھ سے میری حیات میں ممکن ہے کہ میں اپنے دلی جانثاروں کو چھوڑ کر آپ کی و حشت انگیز ملفیت کا وحشی ہو جاؤں۔ خدا آپکے آپکی ایسی تقریر سے انداز رہیں۔

مولانا۔ میری کیا مجال جو بال آپ کو

ایسی ناگوار صلاح جو طبع عالی پر بار ہو
شہزادہ - واہ مولانا! آپ میں بات
کہکر مکر جانیکی صفت بھی ہے اگر یہ
نہیں تو پھر آپکی اس فضول گفتگو کا
[illegible] مطلب کیا ہے۔
مولانا - شہزادہ عالم خدا نہ کرے
کہ ایسی مذموم صفت مجھ میں آجائے
خداوند دافع البلیات مجھے اس نامردانہ
صفت سے محفوظ ہی رکھے - یہ
تو صرف نامرغوب رفتار و ناطبوع
کردار کی نسبت گفتگو کی اور وہ
شاہ کیقباد جیسا [illegible] اور
زبانی تھی - ورنہ میری زبان یا میری
طاقت کو اتنی ہمت و جرات کہاں
تھا کہ مجھے آپ اسکا ناسمجھ اور اس
بے باکی کا مجرم نہ ٹھہرئیں -
شہزادہ - خیر ہوگا - مگر اب تو آپ
کو جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے - کہ ابھی اور
بھی کچھ کہنا باقی ہے - اگر باقی ہو تو
للہ وہ بھی فرما دیجیے - اور قبلہ و
کعبہ کا حکم بجا لائیے - مولانا - خیر اگر
آپ کو میرا بیان کرنا اور کہنا سننا بھی
ناگوار ہے - تو میں [illegible] ہوتا
ہوں - آپ اتنا سے بیٹھیں -
شہزادہ - نہیں! نہیں! مولانا تشریف

رکھیں - بھلا میں آپ سے عالم فاضل سمجھ
دار مدبر وزیر سلطنت اور [illegible] اکبری
کے رکن اعظم کی صحبت باعث فیض و برکت
سے کہیں گھبرا سکتا ہوں ہرگز نہیں بلکہ
میں تو آپ کے قدم غنیمت لزوم کو اپنی
سعادت و عزت کا موجب خیال کرتا ہوں ہاں
آپکی یہ بے ربط گفتگو البتہ کھٹکتی ہے -
مولانا - شہزادہ عالم میں بیہودہ سرائی
نہیں کرتا - میں تو خدا سے چاہتا ہوں
کہ یہ افواہ جو اڑ رہی ہے - بادہ ہوائی
ہو جائے اور اس سلطنت کی حیات
البقا دست پائے
شہزادہ - ہیں افواہ! کیسی -
مولانا - یہی - معین الملک مرحوم و
مغفور کی صاحبزادی اور آپ سے
تعلق کی -
شہزادہ - اجی دستور المعظم وزیر المکرم
صاحب بہادر یہ آپ اس وقت میں کہاں
اسے آپ ہرگز ہرگز افواہ حقیر نہ سمجھیے - بلکہ
اسے آپ بالکل سچ اور پتھر کی لکیر اور مجھے
اس فقیر جوان کے [illegible] سمجھیے -
مولانا - افسوس مجھے آپ سے ہرگز
کسی طرح کی اطلاع اس سے پہلے یا [illegible]
کی متعلق امید نہ تھی -
مرزا - بھلا یہ افسوس کا مقام ہے

مولانا۔ مولانا آپکے اس افسوس پر ہزار
افسوس آپ کے اس تاسف پر لاکھ تاسف
بھلا بیٹھے بٹھائے آپکو کیا سوجھی کہ نت نئے
طوفان بپا کرنے کو اٹھ کھڑے ہوگئے
شہزادہ۔ مولانا آپ ایسے فاضل یگانہ
ہوکر ان عام خیالوں کے اماج ہوگئے
جاتے ہیں۔ افسوس جناب بندہ
عشق میں اپنی جان اس کی بانکی ادا پر
قربان کر چکا ہے۔ شاہ ذی جاہ ناراض
ہوں یا خوش مجھے انکی بھی پروا نہیں
اگر حکم دیں تو میں انکا ملک بھی چھوڑ
دوں۔ اور کسی جنگل ویرانے میں جا بیٹھوں
اگر آپ حضرات نے مجھ سے کچھ زیادہ
پرخاش کی تو لابدی یہی ہوتا ہے
ذرا آپ اور وہ دونوں حضرات سے یاد
رکھیں۔
مولانا۔ شاہ ظل اللہ تو اس تعلق سے
بے تعلق ہیں۔
شہزادہ۔ ہوا کریں۔ مگر یہ بھی آپ
ہی کی عنایتوں کا نتیجہ ہے۔
مولانا۔ شہزادہ عالم! آپ ناحق مجھ
سے بدظن ہوتے جاتے ہیں بھلا میری
اتنی تاب و طاقت ہے کہ آپ کے معاملہ
کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ سکوں۔
پھر آپکی یہ بدگمانیاں مجھ ایسے بے طرف
منسوب فرمائیں بجا نہیں ہیں تو کیا میں
اگر شاہ ذی جاہ مجھے نہ بھیجتے تو میں قیامت
تک بھی اس طرف کا رخ نہ کرتا چاہے ادھر
کچھ بھی ہو جاتا۔ البتہ شاہ ذی جاہ سے حکم
کی بجا آوری جو مجھ پر فرض تھی وہ میں نے ادا کر دی
اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔
شہزادہ۔ میں آپکو بخوشی اجازت دیتا
ہوں۔ کہ آپ ابا جان سے صاف
صاف عرض کر دیں کہ سلیم اب بندہ
عشق ہیں۔ اور وہ اب زیادہ دق نہ کریں
ورنہ میں اپنی جان بھی دینے میں تامل
نہ کرونگا۔
مولانا۔ شہزادہ عالم آپ ہی انصاف
فرمائیں۔ کہ جب شاہ ذی جاہ انارکلی
کو اپنی لڑکی سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں
تو وہ پھر کیونکر اس ناجائز تعلق کو
جائز تصور فرما سکتے ہیں۔
اس جملہ پر تمام حاضرین محفل نے ایک
قہقہہ اڑایا۔ کہ مولانا کے ہوش گم ہو گئے
خواجہ محمود۔ مولانا اگر یہی خیال ہے
تو کلمہ میں جائز ہوا جاتا ہے اور تمام
جھگڑا رفع آپ نے تو وہ بے پر کی
اڑائی کہ جس کا ٹھکانا ہی نہیں کیا بیٹیاں
دنیا میں قیامت تک بیاہی نہیں جاتیں
یا بیاہ دینے سے باپ کی بالکل کٹ

حاتی ہے۔ جو آپ نے ایسا فرمایا کہ اگر
شاہ ذیجاہ انارکلی کو لاکھ بار بیٹی کہیں تو
بھی بیگم کے ساتھ صرف ایک خطبہ کے
پڑھے جانے سے جائز ہو سکتی ہے البتہ بڑی
بیگم صاحبہ اگر ایک قطرہ دودھ بھی آپ پلائیں
تو ضرور شہزادہ اس حق سے محروم رہ سکتا ہے
اور ایسا پیغمبر مآثر نیت خیال کیا جاتا ہے
مگر ابتو آپ سے ہزار کھینچیں تانیں اس کا
رخ بھی شرع کی طرف نہیں پھر سکتا۔
شہزادہ۔ علاوہ بریں تمام رعایا بادشاہ
کے بال بچے ہوتے ہیں۔ تو کیا اس کے
یہ معنے ہوئے کہ شہزادے اور شہزادیاں
کہیں بیاہی نہ جائیں۔ اور نہ کسی شرفا و
نجبا سے تعلق بھی قائم ہو۔ والعہد مولانا
آپ کی منطق بھی دنیا سے نرالی منطق ہے
مولانا۔ یہ حملہ تو آپ مجھ پر نہیں شاہ
ذیجاہ پر کر رہے ہیں۔ بہر کیف آپ شاہ
ذیجاہ کا فرمانا تسلیم فرمائیے۔ کہ اس
میں آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔
شہزادہ۔ مولانا یہ تو ان ہونی بات
ہے۔ اور اب تو میرے اختیار سے بھی
باہر ہے ؎ ذوق

میں ان سے پھروں کو مجال ہے
ناصح نہیں یہ بات میرے اختیار کی

مولانا۔ تو پھر مجھے کیا حکم ہے میں
مایوس ہی اٹھ جاؤں۔
شہزادہ۔ کیا کیا جائے مجبوری ہے کیونکہ
ابتو ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ اور
صرف آپ ہی میری طرف سے مایوس
نہوں بلکہ ابا جان اور تخت و سلطنت بھی
یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے
مولانا۔ شہزادہ عالم! بادشاہ وقت
کی فرمانبرداری نہ سہی والدین کی سہی کہ
یہ تو آپ پر ہر طرح واجب بلکہ فرض
ہے۔
شہزادہ۔ اس کے لئے تو میں دل و
جان سے حاضر ہوں جو مشکل ہو کافر ہے
مگر وہ میرے پرائیوٹ معاملات میں
دخل نہ دیں۔
مگر وہ ایسا کریں تو ان کی مرضی میرے
نزدیک انکا ایسا کرنا بالکل خلاف
تہذیب و خلاف رفتار شرفا دکھیں ہاں
مگر وہ نہ مانیں گے تو مجھے اس شعر کا
پابند ہونا پڑیگا ؎
حاجی بندہ عشق مردی ترک نسب کن جامی
کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست
مولانا۔ شہزادہ عالم والدین کی نافرمانی
مناسب نہیں۔!!
شہزادہ۔ مولانا! تو انہیں مجھ پر بھی نا
مہربانی مناسب نہیں بھی نہیں۔ جبکہ

تو وہ یہ زیادتی بھی کر سکتے ہیں جو کسی
ملت و کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔ شعر
ہزار بت کدہ دل کو میرے خدا کیلئے
پاس رہنے دو اسمیں جھانکیا دیکھو

مولانا۔ شاہ جہانپناہ کو آپکا وہ اشتیاق نامہ بھی
مل گیا جو آپنے انارکلی کو بڑے اشتیاق سے لکھا تھا

شہزادہ۔ اگر وہ بھی جستجو میں رہیں گے
تو ایسے ایسے سینکڑوں اشتیاق نامے انہیں ملا کرینگے
انکی مجھے مطلق پرواہ نہیں۔ یہ تو آپ اسے سنائیں
جو اسکا منکر ہو اور اسے ڈرائیں جو اس سے
ڈرے نہ میں ڈرتا ہوں نہ انکار ہی کرتا ہوں
پھر آپ مجھے اس پر کس کی دھمکی دیتے
ہیں۔ کیوں مولانا کیا اس جور و تعدی
کے تمام محشر کے سامنے آپ جواب دہ نہ
ہونگے۔ کیونکہ آپ شاہ ذیجاہ کے تمام کام
کے ذمہ دار ہیں۔ آپکو انہیں ایسے بیجا
جور و ظلم سے روکنا چاہیئے۔ میرے نزدیک
تو آپ ان سے زیادہ جواب دہ گردانے
جائینگے۔ حیف وزیر عین شہریار جہاں۔

مولانا۔ میں جواب دہ ہرگز نہیں ہو سکتا
البتہ آپ کی ضد سے آپ وہ ہو سکتی ہے
اور عجیب نہیں جو آپ کی یہ ضد اس
انارکلی بیچاری کی جان لیوا بھی ٹھہرے
جسکا آپ خود تصور ہو جائینگے۔

شہزادہ۔ اسکا کیا مطلب۔

مولانا۔ اسکا مطلب یہ کہ شہریار والاشان
سینہ پر مجبور ہے ہیں۔ اگر آپ نے
انارکلی کی محبت سے ہاتھ نہ کھینچا تو عجب
نہیں کہ قبلہ و کعبہ اسکی جان لے لیں۔ اگر
آپ اسکے ایسے ہی فدائی ہیں تو آپکو اختیار ہے

شہزادہ۔ یا الہی یہ ستم یہ ظلم۔ اچھا اگر یہ
اس کی جان لی جاتی ہے تو میری بھی حاضر
ہے۔ آپ اور وہ دونوں صاحب اپنی
اپنی نکل کر لیں۔

مولانا۔ خدا نہ کرے۔ کہ آپ کی جان
پر کوئی صدمہ پہنچے۔ آپ یہ کیا فرما رہے ہیں
رہا۔ انارکلی کا معاملہ اس بارے میں
بالکل مجبور ہوں۔ نہیں معلوم شاہ
ذیجاہ نے اس بارہ میں کونسی مصلحت
سوچی ہو۔

شہزادہ۔ مولانا کیا آپکو یقین ہے کہ
میں اس کی مفارقت میں زندہ رہ سکتا ہوں
اگر آپ کو ایسا گمان ہو تو وہ محض غلط ہے
اور کیوں آپ لوگ میری جان کے لیوا ہو
میں خدا کیلئے سخت [illegible]

ہماری عمر پہ بھی ظلم کرنا چاہا [illegible]
[illegible]

مولانا۔ مجھے کیا حکم ہے [illegible]

شہزادہ۔ مجھے تو کچھ [illegible]
کر چکا [illegible]

تصور فرمائیں۔

مولانا۔ شہزادہ عالم آپ اسقدر عجلت سے کام نہ لیں دو چار روز اور سوچ لیں اور سوچ سمجھ لیں کہ تنہیں کا کام ہمیشہ خراب ہوتا ہے

شہزادہ۔ مجھے جو کچھ سوچنا تھا۔ وہ سوچ چکا اب کیا خاک سوچوں یہ نکر مولانا چپکے سے کھسک گئے اور یاد میں یہ باتیں ہونے لگیں۔

خواجہ محمود۔ شہزادے سے کی آپ نے ابوالفضل سے چشمک کرلی۔ برا کیا کہ وہ اسوقت شہریار ملک اقتدار کا نفس ناطقہ ہے کہیں کوئی فتنہ نہ اٹھائے کہ فتنہ انگیزی انکی گھٹی میں پڑی ہے

مرلیدھر۔ بیشک بڑا موذی ہے اس کے کاٹے کا منتر ہی نہیں اس کمبخت سے ہمیشہ ڈرتے ہی رہنا چاہیئے

شہزادہ۔ اجی اس بیچارے کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کبھی تو خدا صاحب تخت دیگا۔ جب دیکھا جائیگا۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔

خواجہ محمود۔ اجی اپنی معشوقہ مہر تمثیل کی بھی کچھ فکر کر دیجئے۔ یا کانوں میں تیل ہی دیئے بیٹھے رہوگے

مرلیدھر۔ ضرور کوئی نہ کوئی فکر کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہیں ان شتالول سمجھادار چل جائے تو پھر کچھ بھی نہ بن پڑیگی۔

شہزادہ۔ بھئی تدبیر کیا کروں۔ کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا میرے تو ہوش و حواس ہی درست نہیں۔ ہاں آپ اصحاب کچھ تدبیر کریں تو ممکن ہے۔

خواجہ محمود۔ انشاءاللہ وہ بندوبست کروں کہ باید و شاید آپ مطمئن رہیں۔

مرلیدھر۔ یار اس مولوی کمبخت نے تو تمام مزہ کرکرا کر دیا۔ عین لطف و کیف کے اندر کمبخت پہنچ ... اب کس کا خوف ہے

دور چلے دور پہ ساقیا
اور چلے اور پلے ساقیا

(یہ اشارہ ہوتے ہی جام صراحی حاضر کردی) اور آب آتشین کا دور شروع ہوا۔

مصیبری۔ جی ہاں بندہ نوازی اسی کی تو کسر تھی۔ جسکے لئے آپ بیتاب سے تھے لیجیئے آپ پیجیئے اور جہاں تک طبیعت چاہے دفراغت سے دل بہلایئے۔

بارھواں باب

مجرم محبت کی روبکاری

بجرم عشق عالم سکندر عوغا لیست
تونیز بر سر بام آنکہ خوش تماشا لیست

اکبری دربار میں یوں تو ہر کوئی اپنے اپنے فن میں کامل العیار یگانہ روزگار تھا۔ مگر خاصکر راجہ بیربل کا بدلہ سنج لطیفہ گو ستم ظریف

ہر فن مولا تھا۔ مگر پھر بھی ہمارے ملا دوپیازے صاحب کی غیر حاضری تمام دربار کو کھل رہی تھی۔ حتیٰ کہ ملا کی عدم موجودگی بیربر تک کو شاق تھی۔ ہمیشہ متاسف ہو کر کہا کرتا تھا کہ ہائے ملا کے نہ ہونے سے ظرافت، مذاقی و نغز گوئی کو بالکل خاک میں ملا رکھا ہے۔ جب سے وہ قدردان و قدر شناس دکھن کی طرف گیا دل لگی کا لطف ہی جاتا رہا۔ اور دربار کی گرما گرمی ہی بالکل سرد ہو گئی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ چوبدار نے ایک عرضی لا کر دی جسے "فیضی" نے شاہ جمشید جاہ کو بڑی خندہ لبی سے سنائی یہ عریضہ ہمارے زندہ دل ملا کا بایں مضمون بلا عنوان مضمون تھا۔

عالیجاہ، فدوی جو خیالات حضور کے لودبار دربار کی نسبت، مکہ کی روانگی سے پہلے ظاہر کئے تھے۔ انکی معافی کا مترقب اور انکے واپس لینے کا ملتجی ہوں۔ اگر وہ اس قابل بھی نہوں تاہم حضور کے عنایات شاہانہ کا جو اس رہ خلائق پر ہمیشہ سے سایہ فگن ہے۔ وہ میرے توقع کو متوقع کر رہے ہیں۔ کہ ضرور میری آرزو پوری ہوگی اور شاہ ذیجاہ حزاں نخواہ نا حلا پوشی کو کام فرمائینگے۔

لیجئے ابھی امید پر حاضر دربار ہوتے ہیں

شاہ ذیجاہ یہ عریضہ سنکر نہایت مسرور و محظوظ ہوئے اور فوراً جملہ اراکین و عمائدین کو ملا کی پیشوائی کو بھیجا جب ملا حضور دربار ہوئے تو ان پہلے عہدہ و منصب پر ممتاز کئے گئے اور خاص کھانا سے یہ باتیں ہوئیں۔

شاہ ذیجاہ۔ کیوں ملا صاحب بیتین ہمیں کہاں گذار سے اچھے تو رہے۔

ملا۔ قبلہ عالم۔ مفضلے سے مفضلے الیہ حضور کے قدم ہمایوں تعلیم کی جدائی بہت شاق تھی ہو گئی ورنہ مکہ معظمہ و مدینہ سے کبھی واپس نہ آتا

بیربر۔ (مسکرا کر) قبلہ عالم! یہ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔

ملا۔ پیر و مرشد! یہ کمثل ہے مگر گھر کی گھاٹ کا۔ اس کی سرشت میں ایذا رسانی ہے۔ یہ دیوانہ اس کی گھروالی دیوانی ہے۔ ذرا آنول تو ملاحظہ ہو پورا ڈھول ہے اور خود مجسم ڈبلول ہے

اس نوک جھوک کے بعد دیر تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں مگر تفریح و چار شتر گی

شاہ ذیجاہ۔ ملا صاحب کو آپ بہت اچھی پگڑی باندھتے ہیں۔ مگر آج تو چشم بد دور بیربر کا عمامہ بھی آپ کی پگڑی سے کچھ گھٹتا نہیں۔

چونکہ بیربر بیچارے کو پگڑی باندھنی نہ آتی تھی اسلئے اسپر یہ فقرہ چست کیا گیا تھا۔

ملا- حضور لوگ، بھلا ان کی کیا ہمارے
ہمارے سے ہتی کیوں ہونے لگی جب میاں
بی بی دونوں ملک باندھیں ورنہ یہ بیچارے
... کی قدر کیا جانیں البتہ ... کی
قدر خوب جانتا ہے۔ جس پر مزدور بوجھ
رکھ جاتے ہیں کیونکہ پہلے اس کا پیشہ ہی
یہ تھا۔ الطاف حضوری کو دعا دے۔
جس نے اسے اس دربار میں بار دلا دی
شاہ ذیجاہ- کیا خوب- بہت ہی اچھی کہی
پھر سب قہقہے ... یعنی ملا عزیب کو پگڑی
باندھنے کا سلیقہ کہاں سے آئے اس کے
یورپ جیسے باندھنے کا البتہ سلیقہ ہے۔
ملا- (اسپک) کر اپنی اور بیربل کی پگڑی اتار
کیا دوڑ توڑ کے اچھا! بھلا کس کو آتی
کیا ہے ... آپ بھی باندھنے میں بھی
باندھتا ہوں۔ ابھی شاہ ذیجاہ کے
سامنے ہی ہماری آپ کی قلعی کھلی جاتی ہے
ملا نے آنا فانا میں اپنی پگڑی پہلے بھی
اچھی باندھ لی مگر بیربل بیچارے سے نہ بندھ
سکی اور وہ بہت بڑا کر رہ گیا۔ اب تو ملا کی بن
آئی مونچھوں پر تاؤ دیکر فرمانے لگے۔ اللہ
باپ نے ... مرد الٰہی کو ... مدد کرے وہ عزیب
جب ... ہو گیا یہ صحبت ابھی
... ملا اور بیربل میں چھیڑ چھاڑ
ہو رہی تھی۔ دونوں ... رہے تھے

دربار قہقہوں سے گونج ہی رہا تھا۔ شاہ ذیجاہ خوش
ہی ہو رہا تھا کہ مولانا ابوالفضل بھی آ پہنچے۔
مولانا۔ (ملا کو دیکھکر) آخاہ آپ کہاں
رنگ پڑے۔
ملا- السلام علیکم یا دستور المعظم
مولانا۔ (مسکرا کر) جل جلالہ۔
ملا- پھر وہی چھیڑ خانی۔ کیا آپ کو میرا یہاں
رہنا بھی آنکھوں نہیں بھاتا۔
مولانا- اجی آپ ہماری سر آنکھوں پر
آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔
شاہ ذیجاہ- ابوالفضل صاحب کہئے کیا
خبر لائے وہ گمراہ راہ پر بھی آیا۔
(ابوالفضل نے جھک کر بڑے ادب سے
شاہ ذیجاہ کے کان میں یہ کہا۔
میری تو دال مطلق دال نہ گلی۔ مینے
تو اپنی طرف سے بتہرا زور لگایا بہت
کچھ سمجھایا۔ مگر شہزادہ عالم پر تو عشق
کا جن ایسا سوار ہوا ہے کہ وہ کسی
طرح اترتا ہی نظر نہیں آتا۔
شاہ ذیجاہ۔ اچھا اب وہ جن ہم اتار دینگے دیکھنا یہ
ہے کہ ہمارے عمل کے سامنے بھی جن ٹھہرتا ہے یا نہیں
وہ ہے کس خیال میں۔
مولانا- پیر و مرشد مینے تو یہ بھی دھمکی
دی کہ اگر باز نہ آئینگے تو انارکلی کے خون
کے بخشنے میں آپ ہی جواب دہ ٹھہرینگے

شاہ ذیجاہ۔ ابھی یہ صرف دہکی ہی نہیں انشاء اللہ سامنے آ جائیگا۔

مولانا۔ مجھے تو شہزادے عالم کے تیور کچھ اچھے نہیں نظر آتے۔ خدا خیر کرے

شاہ ذیجاہ۔ خود بخود اچھے ہو جائینگے گھبراتے کیوں ہو۔ دیکھتے جاؤ۔ شاہ اسوقت سخت برہم ہو رہے تھے مارے طیش و غضب کے آنکھوں سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔

ابوالفضل نے یہ مناسب سمجھا۔ اور اسوقت شاہ ذیجاہ کی طبیعت بہلانے کی فکر کیجیئے۔ مزاجدان تو تھا ہی فوراً پیر پر کی طرف اشارہ کیا وہ بھی ابوالفضل سا منشا تاڑ گیا۔ اور چپکے اسکے کان میں کچھ کہنے لگا۔

شاہ ذیجاہ۔ بھئی یہ آپس کی سرگوشیوں کی سہی نہیں۔ یہ معاملہ کیا ہے کچھ ہمیں بھی تو معلوم ہو۔ یہ تنہا خوری چہ معنی

مولانا۔ نہیں حضور کچھ بھی نہیں۔ صرف پیر پر ملا صاحب سے یہ دریافت فرماتے ہیں۔ کہ ملاں صاحب اپنا بوریا بندھنا کہاں چھوڑ آئے یا بیت اللہ شریف کے سفر میں کسی مزار پر چڑھا آئے۔

ملا۔ من خوب مے تنا سم پیران پارسا را۔ جلا میں اپنا بوریا بندھنا کہاں چھوڑ آتا انہیں تو بغل میں دبائے ہوں۔ مگر پیر پر اپنا تنگ سکتور اور ایک اپنا کھرچا جالی کہاں بھول آئے ہیں وقت تو آپ صاحبوں کو سخت تکلیف ہوتی ہوگی اور یہ دن اسکے ناچتے ہونگے۔

پیر پر۔ واہ ملا صاحب!! آپکے تو ماشاء اللہ آپ خوب بولتے ہیں (ابوالفضل کی طرف مخاطب ہوکر) ملا صاحب ابکی بہار میں خوب چہکیں گے۔

ملا۔ خدا کیلئے چھیڑیئے نہیں۔ بھلا یہ تو فرمایئے کہ کرم تو آپ کھا یا آپنے اور جرکوں میں ایسی الٹی گنگا تو نہ بہا دیئے۔

پیر پر۔ اچھا ملا صاحب ایک مسئلہ تو بوجھئے دیکھیں تو آپ کا دماغ دستکلین تو نہیں چاٹ گئی اور کعبہ پر سی مبارک کھلی تو نہیں ہوگئی۔

مولانا۔ (پیر پر سے) ہاں ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا۔ جی تیل ملا صاحب ایک بوجھیں کہ آپ بھی یاد کریں دیکھتے کیا ہیں۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہاں ملاں صاحب ذرہ لگائیے تو زور

ملا۔ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ہاں کچھ دلوایئے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔

مولانا۔ اجی ملا صاحب آپ کا حلوا مانڈا موجود ہے۔ گھبرائیے نہیں۔

زور تو لگائیے ان بھی پیر مولانا صاحب حاضر ہیں
پیر پٹ (مولانا سے) واہ ملا صاحب
تو صاحی ہی نہیں پیر تے ان کی ہمت
ہی نہیں پڑتی۔ آپ خواہ مخواہ مار
مار کر ملا صاحب کو مرد میدان بنا رہے
ہیں۔ مطمئن رہیئے ملا صاحب ایسے
سادہ لوح نہیں ہیں۔ کہ آپ کی
پر چلک با پڑھاوے میں آجاوے
ملا۔ (جھل کر) سادہ لوح تو آپ ہیں
بھلا میں کیونکر سادہ لوح ہونے لگا
خیر اگر ہمارے وستاد العظم ہی چاہتے
ہیں تو بسم اللہ فرمائیے۔ ایک حل کیا
ہو کہ آپ اور وہ دونوں صاحب
زندگی بھر یاد کریں تو سہی۔
پیر پٹ۔ واہ ملا صاحب آخر ملا ہی ہو
آ گئے مولانا سے فقروں میں (مولانا
کی طرف متوجہ ہو کر) واہ مولانا مانتا
ہوں۔ آخر ملا بیچارے کو شیشہ میں
اتار ہی لیا۔
مولانا (پیر پٹ سے) واہ آپ تو ناحق
ملا صاحب کو غصہ دلا رہے ہیں آپ
اپنی پہیلی بجھوائیے تو سہی تو صاحب
کیسا بوجھتے ہیں کہ آپ کے
بھی دانت کھٹے ہو جائیں اور اب بھی
ملا صاحب کی طباعی و ذکاوت و زود
فہمی و فراست کا لوہا مان جائیں۔
پیر پٹ۔ بہت اچھا یار میں بھی تو دیکھتا
ہوں کہ آپ کے ملا صاحب کہاں تک ہیں
سلجھے ملا صاحب

معما

وہ کونسی سہ حرفی چیز ہے۔ جو اسے کھائے
وہ منہ سے رال اور آنکھوں سے آنسو بہائے
اگر ہم اسکے سر کو پاؤں بنائیں۔
یعنی مقلوب کر دیں "جلد" ہو جائے
آپ اگر سر کے نیچے کے دو نقطے اڑا دیں
تو جسم اور خطا ہو جائے
۲ اب اگر اس سر کے نیچے کے اس باقی ایک
نقطہ کو سر کے اوپر لکھدیں تو قوتی ہو جائے
۳ اب اگر اس ایک نقطہ کو بھی اڑا دیں
تو مکان ہو جائے۔

حل معما

ملا۔ واہ یہ بھی کوئی معما ہے یہ تو
مکتب کے لونڈوں کا مشغلہ ہے اچھا
آپ بھی کیا کہیں گے ملاحظہ ہو۔
۱ وہ سہ حرفی لفظ مرچ ہے اسے جو بھی
کھائے گا منہ سے رال اور آنکھ سے آنسو
اب اگر اسے مقلوب فرمادیں تو چرم ہو
ہو جائیگا چرم جلد کو کہتے ہیں۔
۲ اب اگر آپ سر کے نیچے دو نقطے تو فرما
جائینگے تو جرم اور رحرم جسم کے معنی جسم اور

اور خطا کے ہیں۔
اب اگر آپ اس ایک نقطہ کو تحت سے بالا
کردیں تو ج سے رخ ہو کر خرم ہو جائیگا
خرم خوشی کو کہتے ہیں۔
اب اگر آپ یہ نقطہ بھی نکال جائیں تو
ج سے ح ہو کر حرم ہو جائیگا حرم اسے
کہتے ہیں جسمیں اپنی گھر کی بیبی رہتی ہیں
ان بدلہ سنجیوں سے شاہ ذیجاہ کا ملال
کچھ کم ہوا اور طبیعت ایک گونہ ٹھہری آخر
دربار برخاست فرما کر داخل محل ہوئے۔ مگر
یہاں بھی شہزادے کی خلش نے رگ جان
کے ساتھ نشتر کا کام کرنا شروع کیا جب
مزاج مبارک میں بہت ہی پراگندہ ہوا تو پھر
مولانا ابوالفضل کو بلا بھیجا۔ اور اسنے یہ گفتگو کی
شاہ ذیجاہ۔ طبیعت یکسو کرنے کی غرض
سے لئے مولانا آج تو ملا نے آپ دونوں
صاحب کو ٹوک دی۔ بھئی کیا عمدگی
سے معما حل کیا کہ طبیعت پھڑک پھڑک
گئی۔ اسنے آپ لوگوں کو ملا کا لوہا ماننا پڑے گا
بھلا یہ لوگوں کا معما کہاں سے ہاتھ آ گیا تھا۔
مولانا۔ پیرو مرشد فاضل کی فضلیت کا
کامل کی کمالیت ماننا ہی پڑتی ہے بھلا
ملا کی فضلیت و کمالیت کا کون ہے۔ جو
قائل نہیں ہے یہ معما تو پیر بر کے کسی
دوست نے حل کرنیکی غرض سے بھیجا تھا

مگر باوجود کئی دن غور و خوض کرنیکے بھی حل نہ ہوا
تھا۔ جیسے ملا نے چٹکی بجاتے حل کر دیا۔
شاہ ذیجاہ۔ حل کیا اور بہت ہی عمدہ
طور سے حل کیا۔
مولانا۔ اسمیں کیا شک ہے
شاہ ذیجاہ۔ میں نے آپ کو اس وقت
اسلئے تکلیف دی ہے کہ شاہزادہ سلیم
نے ناک میں دم کر رکھا ہے اسکا
کیا انتظام کیا جائے۔
شاہ ذیجاہ۔ جو کچھ شاہ ثریا جاہ کے خیال
اقدس میں آئے وہی انسب و احسن ہے
شاہ ذیجاہ۔ میرے ذہن میں ایک تدبیر
نہ سیدھی سے ہے کیونکہ یہ بغیر کسی قسم کے
شور و غل دھگڑا فساد کے انجام پا جائیگی۔
مولانا۔ مگر میری رائے تو یہ ہے کہ ذرا
انارکلی کے عذر بھی سن لئے جائیں۔
شاہ ذیجاہ۔ کیا اب بھی آپ کو اس میں
کچھ شک ہے کہ وہ ان بداعمالیوں کی مرتکب
ہے۔
مولانا۔ نہیں میں تو یہ نہیں کہتا۔ کیونکہ
شہزادہ عالم کی و شادی بھی داشتیاق ماہی
موجود ہے مگر ممکن ہے۔ کہ وہ اپنی جان
کے خوف سے اس حیان بیہودگی سے
باز آجائے اور دوسرے کسی اور سے نکاح کر لینے
کو راضی ہو جائے۔ اور یہ خلل بھی کسی صورت ہو

کسی پر عیاں نہ ہو

شاہ ذیجاہ۔ آپ کی رائے تو مناسب ہے مگر جب وہ اسے منظور بھی کرے۔

مولانا۔ اچھا دیکھے ہی نہ لیا جائے ہمیں حضور والا کا مزاج ہی کیا ہے

شاہ ذیجاہ۔ بہت اچھا ہم آج ہی انارکلی سے دریافت کیے لیتے ہیں دیکھیں وہ کیا جواب دیتی ہے۔

مولانا۔ ہاں ہاں ضرور! تاکہ یہ حجت بھی رفع ہو جائے۔

شاہ ذیجاہ مولانا کو رخصت فرما کر پھر محلات شاہی میں واپس تشریف لیگئے اور انارکلی کو شیش محل میں لانے کا حکم صادر فرمایا۔ وہ فوراً وہاں حاضر کیگئی اسکے بعد ہی شاہ ذیجاہ بھی وہیں رونق افروز ہوئے۔

شیش محل کی اندرونی دیواروں میں جہاں شاہ ذیجاہ بیٹھا کرتے تھے وہاں بجائے اینٹوں کے بڑے بڑے شیشے لگائے گئے تھے۔

انارکلی کی حالت اسوقت قابل رحم ہی نہیں تھی بلکہ واجب الرحم تھی اسکا گول چہرہ غم و الم کی چوٹ سے [illegible] کر دیا [illegible] شگفتہ [illegible] ہوا اہل [illegible] تا [illegible] نہ پائے [illegible]

آہ! یہ غریب و بدنصیب بیچاری چہرۂ حسن کی تازہ معصوم لڑکی محبت و الفت کے سنگلاخ میدانوں اور ریگزاروں میں ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھا رہی ہے مصیبتوں پر مصیبتیں اٹھا رہی ہے سینہ فگار ہے دل بیقرار ہے۔ جگر خون رو رہا ہے دماغ مجنون ہو رہا ہے۔ صبر و شکیب کی پونجی غارت ہو چکی ہے بخت نا ساز نالہ و آہ و مسافت فلک در پے آزار و [illegible] ہمدرد و غمخوار راحت اسقدر مصیبتیں ایک نادان و ناکردہ گناہ پر کیوں پڑ رہی ہیں۔ اسکا جواب یہی ہے کہ سب اسکے عشق و خطائے الفت کی پاداش ہے۔

شاہ ذیجاہ ایک خوبصورت کرسی پر متمکن ہیں۔ اور مجرم عشق انارکلی دست بستہ سامنے حاضر ہے نگہیں نیچی ہیں [illegible] خونی رواں ہیں دل و جگر پہلو میں تپاں ہیں مجرم عشق کا مجرم اپنے جرم کا اقبالی ہے یہ بھی ہمارے شاہی ملزم کی بلند خیالی ہے ورنہ مجرم کا مقر ہونا محال ہے۔ مگر اسے صدق و صفا کا ہردم خیال ہے۔

شاہ ذیجاہ۔ سنو بی لڑکی اگر تم اپنی جان کی خیر خواہی چاہتی ہو تو میرا کہنا مانو اور میری ہدایت پر عمل کرو۔ ورنہ پچھتاؤ گی۔ اور میں بری طرح پیش آؤنگا۔

انارکلی۔ [illegible] بیگم۔ [illegible] شمس النساء بیگم [illegible] طالع انارکلی [illegible]

حضور کے حکم سے انحراف اور حضور کی زرین
رائے سے اختلاف کرنے کی جرات کر سکتی ہے کس
سکتی ہے جو کچھ حکم ہو کا اسکی بجا آوری کو اپنی سعادت سمجھونگی
اور اسپر کاربند ہونیکو اپنا فخر
شاہ ذیجاہ۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ تم کسی اور کو اپنا
کرلو۔ کہ اسمیں ہماری خوشنودی اور تمہاری بہبودی ہے
انارکلی۔ حضور اس سے تو مجھے معاف
فرمادیں۔ اور جو کچھ حکم ہو اسکی تعمیل بسر و
چشم حاضر ہوں۔
شاہ ذیجاہ۔ یہ شاہی عدول حکمی تمہارے
لئے زہر کا حکم رکھتی ہے۔ دیکھو اب
بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اپنا نیک و بد
سوچ لو ورنہ پچھتاؤ گی۔
انارکلی۔ بیشک میں ملزم الزامات ہوں
علاوہ شاہی عدول حکمی کی بھی مجرم ہوں
انکار کس قسمت سے ہو سکتا ہے۔
شاہ ذیجاہ۔ پھر مجرم کو سزا ہونی چاہئے
انارکلی۔ حضور والا میں تو مجھے کوئی
عذر نہیں مگر [illegible] انتقام
[illegible]
شاہ ذیجاہ۔ تو [illegible]
جو میں کہہ چکا ہوں۔ اور پھر صاف صاف
کہہ دیتا ہوں۔ کہ تم سلیم اور اس کے خیال
کو چھوڑ دو۔ اور اسکی محبت [illegible]
ورنہ [illegible]

تمہارا کوئی بس نہیں ہے اور سلیم بھی بدبخت ہے
تو نے چار چاند لگے ہوئے ہیں جو دوسرا نہیں
انارکلی۔ قبلہ عالم دنیا تو کیا [illegible]
کیا کروں۔ دل [illegible]
[illegible] سے تو یہ اور [illegible]
سمجھا دل کیا ہیں [illegible]
اپنے میں ایسا کیسے [illegible]
معذور ہوں۔ اگر کسی اور کو [illegible]
کہیں جان کے خوف سے کبھی [illegible]
میں چھوڑ کر ایسا کروں گی تو وہ مد نظر ہے
[illegible]
سے سطر
طبیعت آگئی [illegible]
تصدق دل جسم و جان قربان [illegible]
ادھر یہ [illegible]
[illegible]
شہزادہ [illegible]
ہو گیا۔ اب تو یہاں طبیعت ہی نہیں لگتی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور جاؤں کہاں۔ یہاں تو اس موذی
ابوالفضل کا وہ خدشہ ہے کہ چین ہی نہیں
لینے دیتا۔ مہاراجہ نے یہاں سے جا کر بادشاہ
کو کیا کیا پٹی پڑھائی ہوگی آپ صاحبوں کا کیا
اس سے کہیں برا نقشہ دیکھیگا۔
مرلیدھر۔ جی جناب وہ ایک ہی
چلتا ہوا آدمی ہے اس نے تو
قبلہ و کعبہ سے ایک کے دس دس لگائے
ہونگے اور اس بد باطن سے بچائے
خواجہ محمود۔ کیا آپ بدوں اجازت
شاہ دنیا کے چلے جائینگے ہمارے نزدیک
یہ بالکل نامناسب ہے
شہزادہ۔ جی تو یہی چاہتا ہے کہ اب
نہیں منہ ہی نہ دکھائیں۔ اور چپکے ہی چپکے
چلدیں۔ ایسے والد سے کیسے برتاؤ
خواجہ محمود۔ ہاں حضرت کہیں ایسا
غضب نہ کیجیئیگا۔ ورنہ پھر تو قیامت
بپا ہو جائیگی۔ قبلہ و کعبہ کی [illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
[illegible]
[illegible] دیا کیجئے۔
شہزادہ۔ [illegible]
[illegible] چھوڑ دیگا۔
خواجہ محمود۔ [illegible]
[illegible]

پہلے شاہ دنیا سے اجازت حاصل کر لیجئے
ورنہ بھی بدنامی اور چپکے کی بات نہ ہوگی۔
مرلیدھر۔ کب تک روانگی کا ارادہ ہے
شہزادہ۔ میں تو ابھی تیار ہوں۔ کیونکہ
مجھے کچھ لینا دینا تو ہے نہیں۔ فقط آپ
صاحبوں کی دیر ہے۔
خواجہ محمود۔ بھلا یہ تو فرمائیے کہ بیگم
کے یہ تمام مصیبتیں جھیلی جاتی ہیں۔ اس
کی خبر خیریت کیونکر معلوم ہوتی رہیگی۔ اور
اس سے بھی اجازت لیلی یا اس سے
بھی چھپا کر چلدینے کا ارادہ ہے۔ اگر
ایسا کیجیئیگا تو وہ بیچاری اپنے جی سے گئی
گذریگی۔ اور آپکو کیا کہیگی۔
شہزادہ۔ ہاں اس سے تو اجازت
لیلی [illegible]
قسم دلا سکتا ہوں۔ اسکی خبر [illegible]
کی بھی کچھ تدبیر ہو ہی جائیگی۔
مرلیدھر۔ پھر آپ یہاں سے جا کر بھی
کیونکر چین سے [illegible]
کی جدائی کا صدمہ اٹھا سکے [illegible]
[illegible] ہوتی ہے۔
شہزادہ۔ ہاں حضرت! قبلہ و کعبہ کی
تو وہ آنکھیں ابوالفضل کی [illegible]
[illegible] فراق [illegible]
[illegible] زندگی

وہ بھی حالت اخیر ان ہو رہی ہے۔ پھر یہاں رہ
کر سوائے جان دینے او صبر ہی سے کے اور کیا چارہ
ہے تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میرا عزیز یوسف
زندان میں رہے اور میں اطمینان سے بیٹھا مزے
کیا کروں بھلا وہ اپنے جی میں کیا کہیگی
کہیں تو حضرت کے لیے قید جھیلوں اور حضرت
کو خبر تک نہ ہو۔ کیونکہ اسے میرے دل کی
کیفیت کی کیا خبر ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ اسکو لیتا
یہاں تک جاؤں شاید میرے چلے جانے
ابا کا غصہ رفع ہو جائے۔ اور وہ زندانی
قید سے رہائی پا جائے۔

مرلید مہر۔ خدا ایسا ہی کرے

خواجہ محمود۔ اچھا اب جاکر شاہ ذیجاہ
سے اجازت حاصل کیجئے۔ دیکھئے تو
وہ کیا فرماتے ہیں۔ ہماری تیاری میں
دیر ہی کیا ہے۔ ہمیں تو پا بہ رکاب
ہی سمجھئے۔

شہزادہ اچھا کہکر اسیوقت شاہ
ذیجاہ کی خدمت میں اجازت کے
لئے روانہ ہوا۔

اسے پہلے وقت تھا کہ حیثیت ذیجاہ [illegible]
[illegible]

بل کر بیٹھک میں سٹے ہوئے پہنچا اور یہ حالت
دیکھکر ہکا بکا رہ گیا

اسے او ڈگمگاتے ہوئے عاشق ومعشوق
شہزادوں کو دیکھا کہ نیند کس حالت
ملے ہیں۔ کہ جیسے دیکھکر کلیجہ منہ کو آ
جاتا ہے۔ اے خدا دشمن سے دشمن
کو بھی ایسی حالت نہ دکھائے گو
یہ دونوں مجرم ہیں۔ اور اپنے جج کے
اس فیصلے کے منتظر ہیں کہ جو انکے حق میں
ہونیوالا ہے۔ مگر انکا مضطر دل اس دار پر بھی
نہیں مانتا اور یکسو ہو کر انکو بیکسی گھیر رہی
لیتا ہے جس کبھی انکا چہرہ شگفتہ ہو جاتا ہے
کبھی مغموم و پژمردہ آخر دونوں طالب و مطلوب جوش
اشتیاق میں ایسے بیخود و زندہ ہو گئے کہ
علانیہ اشارے بازیاں ہونے لگیں۔ اور
شاہ ذیجاہ شیشیوں کے انعکاس سے
یہ للچائی و شدید حرکتیں تاڑ رہے تھے
جس سے شاہ ذیجاہ کا رہا سہا گمان بھی
درجہ یقین کو پہنچ گیا۔ وہ پہلے سے
زیادہ غریب و بیکس [illegible]
آزار ہوگئے اور یہ سوالات کئے۔

شاہ ذیجاہ۔ کیوں [illegible]
[illegible]

شاہ ذیجاہ۔ کیا آپکو کچھ کسی آنیکی فرصت نہیں پھر یہ کیسے کہ آپکے ناعاقبت اندیشوں یا ... یہانتک آنیکی فرصت کر دی۔

شہزادہ۔ قبلۂ عالم آجکل طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے مگر حکم ہوا تو دیکھی کیطرف بغرض تبدیل آب و ہوا ... سے دو لوگ ... چلا جاؤں۔ [illegible] کی ناسازی [illegible] سے ترتیب [illegible]

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] یہاں آپکی [illegible] ہوں [illegible] آپکی طبیعت نہیں [illegible] جہاں بالکل تنہائی ہوتی [illegible] اگر آپکا دل کسی [illegible] تنہائی [illegible] تو یہ [illegible] بات ہے

شہزادہ۔ [illegible] طبیعت [illegible] اور اگر [illegible] حال طبیعت [illegible] نہیں ہے

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] اب [illegible] آپکی کمی تو میں کو سمجھتا ہوں جو آپ اور آپکے ادول ... دماغ میں ہے وہ انیجا ب کے ناخن میں ہے۔

اچھا حضرت کچھ [illegible] اس وقت آپکا مزاج ملنے کیلئے ہے او طبیعت مقدس کیسی ہے

شہزادہ۔ (آبدیدہ ہوکر) حضور یہ کیا ہوا یا کہ جس کیسے ہوش کا فور ہو گئے اور دل [illegible]

شاہ ذیجاہ۔ نہیں کچھ تو نہیں آپکے اختیار ہے

اب شاہ ذیجاہ مجرم الفت کی طرف متوجہ ہوئے

شاہ ذیجاہ۔ کیوں صاحب صاحبزادی کیا ارادہ ہے

انارکلی۔ حضور مجھے معاف رکھا جائے (شاہزادہ کیطرف دیکھکر) اور ایک آہ کھینچکر

بجز مجرم عشق تو ام [illegible] غایت است
[illegible] تماشا ایست

شاہ ذیجاہ۔ [illegible] آپکی یہ [illegible] دلربا اور یہ [illegible] بالکل کام نہ آئیگی۔ بلکہ آپکو نقصان پہنچائیگی۔ ابھی سنبھل جائیے انارکلی [illegible] اب تو جان جائیگی یا [illegible] اس سے پھر [illegible] یہ دونوں [illegible] کا کام ہے [illegible] میں [illegible] کی ہو چکی [illegible]

کی کیوں ہوں۔ ہاں حضور کو میری جان پر پورا
اختیار ہے۔ حضور کے روبرو میری
جو چاہے سمجھئے مجھے عذر نہیں مگر ہاں اس
معاملہ میں اپنے دل پر زیادہ جبر نہیں کر سکتی
شاہ ذیجاہ۔ (شہزادے سے) کیوں سلیم
بیٹے سنا ہے کہ آپ کو اس عورت
سے انکار ہے۔ اور یہ ایسا کیسا [illegible]
کیا معاملہ ہے
شہزادہ۔ حضور دل سے آخر کیا
اس نے اپنی زبان سے میرا نام نہیں لیا
پھر حضور نے مجھ سے کس بنا پر استفسار
فرمایا جب قبلہ عالم خود ہی ایسا فرماتے
ہیں۔ اور اسکی تمام گفتگو میں اشارہ
ہوں۔ میری ہی طرف منسوب ہوتی
ہے تو پھر بڑی شرم کی بات ہے کہ وہ
تو میرے لئے اپنی جان تک صرف ملامت
میں لا اسے انکار نہ کرے اور میں انکار کر
جاؤں۔ قبلہ عالم مجھے اس سے محبت
کیا سچی عشق ہے اور میں نے اپنا دل اس
کے [illegible] اور اس نے اپنا دل دے
دیا ہے۔ اب انکار کرنا [illegible]
بزدلی ہے۔
شاہ ذیجاہ۔ شاہ [illegible]
رنگ لائی [illegible]
انارکلی۔ حضور [illegible]

ہے۔ شہزادہ عالم کی جوتی میں بھی
[illegible] نہایت ادب و احترام تھا
شاہ ذیجاہ۔ صاحبزادی آپکی یہ زبان درازیاں
[illegible] نہیں ابھی معلوم ہوتی [illegible] ابھی پوچھ
لیتا ہوں [illegible] بہتر نہیں ہوگا۔
شاہ ذیجاہ۔ (سلیم سے) اچھا آپ تو تشریف
لیجائیے [illegible]
شہزادہ عالم [illegible] حسرت بہاتے
چپ چاپ سے چلے آئے اور آتے ہی
اپنے یاران [illegible] کو روانہ ہو گئی
[illegible] انارکلی پھر بحال خستہ دل پر شکستہ
اپنے [illegible] کو بھیجی
گئی۔

تیرھواں باب

ماں کی ممتا

[illegible]
[illegible] رات کے
[illegible] عفیفہ
[illegible] بھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آتا ہے

[illegible] اور جگر پر
نشتر کا کام کر رہے ہیں۔ یہ ملکہ ستانی دل ہی دل
میں سوچ رہی ہے
اے اگر میں ایسا جانتی۔ کہ اسی نامراد
اکبرآباد میں آکر تباہی دلدل میں پھنس کر یوں
برباد ہو جاؤں گی۔ تو اس جاہ و حشمت اور اس
دولت و شوکت کو آگ لگاتی۔ کبھی بھولے
سے بھی اس طرف کا رخ نہ کرتی۔
اے یہ وہی گھر ہے جس میں عدت [illegible]
بسر کیا کرتی تھی۔ یا اب یہ وہی گھر
ہے جس میں کوئی چراغ کے جلانے والا
بھی نہ رہا۔ شوہر جس کے دامن سے
وابستہ تھی وہ اور [illegible] کا پتا رہی
ہی ایک لڑکی جو میرے دل کی راحت
روح کی فرحت جان کی آرام جگر کی چین
اور تمام عمر کی پونجی تھی۔ اس کی
یہ کیفیت ہوئی جو دیکھی نہیں جاتی۔
اے بچی کس ناز و نعم سے پرورش
پائی گئی تھی کس چاہ و پیار سے پالی گئی تھی
[illegible] ایک تو [illegible]
[illegible]
کمبخت نے سوتے پر سہاگہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتا نظر نہیں آتا۔ بلکہ روز بروز بڑھتا چلا
ہے نہیں معلوم شاہ قبلہ کو خصوصیت نام
ہی [illegible] ایسی کیوں پیدا ہو گئی ہے میری
معصوم بچی کی جان کے دشمن ہو گئے ہیں اے یہ
[illegible] اس سلیم ہی بدبخت کے ہوئے ہوئے ہیں
[illegible] دولاری بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر
پڑتا نہ شاہ نگوڑ دن کو شاہزادی کا موقع
ملتا۔ نہ میری اکلوتی بچی پہ یہ آفت
اور یہ مصیبت پڑتی۔
ہائے اب سلیم کمبخت سے بھی کچھ
کرتے دھرتے نہیں بن پڑتی اب تو اپنی
جان بچا کر دلی میں جا بیٹھا یہاں میرے
لخت جگر پر نظر پڑت نئی بلا آتی ہے
جیسے جیسے میری پیاری بچی گور سے
قریب ہو گئی ہے تو روز روز کی اذیت
نہیں دیکھی جاتی۔ البتہ مجھے موت ہی
آجاتی تو میری روح اس صدمہ روحانی
سے بچ جاتی۔ مگر مرنے پہ بھی بیشتر قبر میں
نہ لگے گی نہ چین ہی آئے گا کیونکہ جب
تک میری بچی قید کی مصیبت سے نجات
نہ پائیگی میری روح [illegible]
چین [illegible] سکتی ہے۔
ا [illegible] کہیں کی
[illegible]
[illegible]

فرشتہ خصلت بچی کو سلیم کس طرح ملنے سے جدا کرنیکی غرض سے لاہور کیطرف لیجا رہی ہیں نہیں معلوم یہاں بیچاری بھولی بھالی بھانجی کیسا غضب کیا سلوک کرینگی اور کسطرح پیش آئینگے۔

ناظرین! آپ خود ہی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ ضعیفہ کون ہے یہ ہماری ہیروئن انارکلی کی ننگ جلی ماں، اور مرحوم صاحب سنگھ کی بیوہ بی بی ہے جو اس وقت اپنے خاص مکان کی ایک کوٹھڑی میں تنہا بیٹھی ہوئی جگر خراش خیالات کی پرورش ہو رہی ہے یہ دیکھئے اسنے لمبی سی آہ بھری ہے اور سر بگریباں کر لیا اور پھر ہی ولفگار خیالات میں مبتلا ہوگئی۔

اے شاہ خزیاں کو تو ہی میری یتیم بچی پر رحم نہیں آتی سکیہ [illegible] کو ید بستی پکڑتی پھرتی تھی اسنے یہ دن لڑکوں کو رکھے [illegible] غریب دکھا دیکھ کر سلطنت شاہی کی چھری سے ذبح کر ہے ہیں۔ اگر انہیں خوف ہے کہ میری بچی [illegible] چلیگی اور حرف [illegible] اور [illegible] انکار کر جاؤنگا اس کی صحبت میں [illegible] ہوتا۔ لیکن [illegible] میں میری [illegible] [illegible] [illegible]

ناحق کا ورش لگتے ہیں۔ اے بجلیاں [illegible] کی آہ سے بھی نہیں ڈرتے ہو اے شاہ زیجاں بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اے مجبور ماں بچی کی فریاد کرن [illegible] فریاد رسی کرے اے ناشاد [illegible] مگر بیٹی [illegible] دولت و صورت [illegible] اور یہ [illegible] بیٹی بھی [illegible] نازک اندام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتی [illegible] [illegible] میں خدا کی [illegible] [illegible] اے شاہ [illegible] کیا کہ خدا کی [illegible] [illegible] [illegible]

وقار شاہ والا تبار دل و جان سے کرتے تھے
ہنسے اسی سلیم الملک کا مکان ہے جہاں
وقت بالکل سنسان اور ویران [illegible]
یہی سلیم الملک کی بی بی سے جو [illegible]
مصائب شاہ تفنگ تر کا وظیفہ ہو رہی ہے
آہ یہ اسی سلیم الملک کی والدہ [illegible]
حسن شاہ ذی جاہ کے باپ کی وفادار [illegible]
جان نثار کی بیٹے میں [illegible]
آہ آہ یہ وہی سلیم الملک کی [illegible]
رہتا ہے [illegible] پاس ہی
وہ پاک [illegible]
[illegible]
[illegible]
انہیں کی دشمن ہو رہی ہیں [illegible]
یار ہشیار ہو سکے الغرض
کیا زمانے کا انقلاب ہوا
اے زمانے [illegible] اور [illegible]
پاش کر [illegible] اس [illegible]
آفت کی [illegible]
[illegible]
آخر [illegible]
کر گیا ہے کہ اس فلک کی شانی کی طائر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی پہنچی تو شاہ ذی جاہ نے فوراً ابو الفضل کو
بلایا اور یہ حکم صادر فرمایا کہ آپ سلیم الملک کی
[illegible] بی بی کی تجہیز و تکفین کر دیں اور
[illegible] کی فہرست مکمل
کر لیں اور مکان مقفل کر لیں مگر یہ تمام کاروائی
[illegible] ہوں کہ انارکلی کو مطلق خبر نہ ہو سکے
[illegible] اور یہ حکم بھی شاہ دیں کہ جو کوئی انارکلی
کو اس کی ماں کے مرنے کی خبر دیگا۔ وہ
جان سے مارا جائیگا جب ان کاروائیوں
سے فارغ ہو تو ہمیں مطلع کریں یہ حکم
[illegible] ابو الفضل سلیم الملک کے
مکان پہنچے اور شاہ ذی جاہ کے حکم کی
تعمیل میں مصروف ہو گئے۔
اب آپ ابو الفضل کو تو سلیم الملک
کی بیکس بی بی کی تجہیز و تکفین کے انتظام
میں چھوڑ کر ذرا ہمارے [illegible] و ناظرین
شہزادہ سلیم کی خبر لیجئے کہ اس کی
[illegible] کیا حالت ہو رہی ہے

چودھواں باب

اضطراب

[illegible]
[illegible]

اف اف ہمارے شہزادہ عالم تو پہچانے ہی نہیں
جاتے عشق ظالم نے بالکل ہی گھلا ڈالا نہ وہ حسن
نہ وہ جوبن ہے نہ وہ رعنائی ہے نہ وہ بانکپن ہے
رخ گلگون رنج وغم سے زعفران کا تختہ ہو گیا
قد رعنا گدرا گل سا جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا روئے
کر دل تھام تھام لیتے ہیں جگر کی تپش خنجر
سے کام لیتے ہیں جان تلملا رہی ہے روح تن
میں گھبرا رہی ہے نہ اٹھتے چین نہ بیٹھتے
آرام ہے۔ خواب و خور حرام ہے۔ بیٹھے
بیٹھے کراہتے ہیں۔ غم و دردی و رنج مہجوری
ستاتے ہیں۔ عیش و عشرت سے نفرت
ہے۔ فرہاد و مجنوں سے رغبت ہے۔
سیر و شکار کے نام سے جی گھبراتا ہے کہیں
حرکات کا کہیں تک خیال آتا ہے۔ صحبت
احباب بار خاطر ہوتی ہے بزم نشاط دل
کی بار ہوتی ہے دن بھر بیقراری رات
بھر اختر شماری ہر ساعت اضطرار و اضطراب
میں۔ ہر لحظہ پیچ و تاب ہے کبھی ٹھنڈے
ہیں بار بار سرد کھینچتے ہیں آہ و زاری مونس و
غمخوار ہیں۔ الہ دیکھا جیسیں و یار میں صف
فراق نے گھلا گھلا کر چور کر دیا۔ آتش
اشتیاق نے جلا جلا کر مجبور کر دیا۔ اب یہ
نوبت پہنچی ہے اور ہمارے حضور حضرت
[illegible] یہ غزل زبان پر جاری ہے

غزل

بیٹھا رہتا ہوں میں دلربا تصور رکھکر آجکل
درد اکثر اٹھا کیا کرتا ہے مضطر آجکل
ذبح کرنے کیلئے پھرتے ہیں خنجر آجکل
کسقدر پیچھے ہیں اللہ اکبر آجکل
اپنا یار دست تیرا کیا ہے ہیں ہر خلش
ہر گھڑی دل میں کھٹک جاتا ہے نشتر آجکل
کیا اثر باقی نہیں یارب ہماری آہ میں
کر لیا ہے دل پتھر جو اپنا آجکل
لذت کا ارمان اس عالم میں پیدا ہوا
جسطرح اشک ہیں میرے دیدہ آجکل
آپ [illegible] دل [illegible] اپنا ہیں
انکو [illegible] کچھ وصال [illegible] آجکل
[illegible] خوش لہجہ میں
[illegible] خوش بیان [illegible] آجکل
دن رات ملال رہتا ہے روز و شب [illegible]
رہتا ہے کہ [illegible] آیا اس
[illegible] مصیبت [illegible] کی کچھ [illegible]
ملی نہ کوئی [illegible] یا نہ کوئی [illegible]
جینے میری [illegible] کا کیا خیال ہے
اور اس کے دل الفت منزل کو کیا ملال
ہے [illegible] آجکل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ نامہ بر ہے نہ پیامی ہے نہ کبوتر بھلا
قبلہ کعبہ کیسے حرف سے کروں امور خدا قسم
محبت کا کا بستر اٹھایا کوئی بچی جان لیتے
ہیں گے فرقت میں سپنا گئے ۔۔

شہزادی صاحبہ قبلہ و کعبہ تو اس پیار ابت
قبلہ کے لائق ہے ایسی تو یعنی عداوت ہو
گئی ہے کہ اس بچاری کی جان کے دشمن
ہو رہے ہیں یہ سارے ناز کی کا زبان تک
گئے ہیں اور جنو ر وں کے قلعے سے ہیں
اب جو اس ہم مصیبت و الم قریب کو نکلتا ہیں
اور اسی بلا ہی جاتی ہیں لے کے آج تو میرا
دل بچیں تڑپ رہا ہے جان بے قرار
ہے خدا جانے کیا معاملہ ہے خدا نہ کرے
اگر قبلہ کعبہ میری جان میری پیاری دنیا
میری روح رواں میری داستان میری
دلربا میری روح افزا میری آرام دل
میری رشتہ جگر کے ساتھ کوئی بے وفا
برتاؤ کیا۔ تو میں بھی کیا کروں گا اپنی
جان بھی ہیں فدا کر دوں گا قبلہ و کعبہ اس قدر
ہیں تا جلسہ کا جو تا بیٹھے والے حلوہ ہو رہے
ہیں جب ہی تو وہ اتنا رحم ہو رہا ہے
پہنچ گئے اسے محبت دل سے کو
آرام ہے جان بے قرار ہو رہی ہے۔ زندگی
دشوار ہو گئی ہے ۔۔ سے
ورد ہے جو سینہ میں ہر میرا دل تڑپتا

تیر نظر یار نہ بھی سا چبھ گیا ہے
شہزادہ بلند اقبال اپنے انہیں خیالات و تکلیفات
کے ریختا ہوئے خیالات میں اولجھا ہوا تھا کہ
خواجہ محمود تشریف لے آئے یہ بھی شہزادہ کی حالت
دیکھ کر بہت فرہاد و ندان آزادی گرسر و اشکباری
دیکھ کر رحیرت و انگشت بدندان ہو کر بیٹھے
اور شہزادہ والا تبار سے یوں ہمکلام ہوا
خواجہ محمود۔ شہزادہ عالم خیر تو ہے
یہ آپ اسقدر مضطرب و بیقرار کیوں ہو رہے
ہیں خدا را اپنی صورت تو ملاحظہ فرمائیے
انگشت گشت نے آپ کے دشمنوں
کی کیا حالت کر دی ہے کہ پہچانے نہیں
جاتے اگر آپ کے رنج و ملال کی یہی کیفیت رہی
تو نصیب دشمنان زندگی کے لالے
پڑ جائیں گے ۔ اپنے اور تعجب کی بات
ہے کہ آپ ذرا صبر و تحمل سے کام نہیں لیتے
خدا کے لئے صبر و استقلال سے کام لیجئے۔
اور اپنے کو اسقدر بیقرار نہ کیجئے ورنہ مجھے خیر نہیں نظر
آتی ۔ اور کہ آپ ہی عشق کے پھندے میں
پھنسے ہیں آپ سے پہلے بھی اس کے دام
میں بہت سے لوگ پھنس چکے ہیں مگر سب نے
صبر و استقلال و صبر اختیار کیا اگر ایسا نہ کرتے
تو ان کی زندگی کا تمام ہونا دشوار ہو جاتی
شہزادہ۔ بھائی جان کیا کہوں حضرت
دل نت نئے رنگ لا رہے ہیں کسی طرح

بھی نہیں لیتے بار بار مضطر ہو کر منہ کو چلے آتے
ہیں جان سینہ میں بیقرار ہے روح قالب میں
اشکبار ہے بیماری فراق مرض اشتیاق و سوز
ہوتے ہیں خار دوری خلش و مہجوری تیر جگر
دوز ہو رہے ہیں یہ شاخ فرقت تلوار ہجر تنا گلو گیر
ہیں غم یار الم دلدار طوق و زنجیر ہیں ہزار چاہتا ہوں
صبر کرنا چاہتا ہوں کہ صبر سے کام لوں مگر ہو ہی
نہیں سکتا سخت آفت و مصیبت میں مبتلا ہوں
کیسا تماشے عیش و عشرت سے نفور ہوں خواب
و چین و آرام سے کوسوں دور ہوں ہر طرح مجبور ہوں
ہر طرح معذور ہوں درد دل سے بیتاب ہوں
یاد جاناں میں سیماب ہوں۔ مصرعہ
چھپی جاتی ہے پہلو میں جگر میں دل میں سینہ میں
تیری یاد اے ستمگر ناوک پہلو نشین نکلی
خواجہ محمود۔ یہ صحیح مگر اس قدر حسرت و یاس
کا انسان کو ہو جانا چاہیئے جرأت و ہمت کو
معطل کر دینا فطرت مردانہ سے بالکل بعید
ہے میں خوب جانتا ہوں کہ آپکا دل آپکے
اختیار سے اور جگر سے اقتدار سے باہر نکل گیا
مگر پھر بھی جہاں تک ممکن ہو اسے روکنا چاہیئے
شہزادہ۔ بھائی جان یہ تو میں بھی خوب
سمجھتا ہوں۔ مگر جب میرا کچھ اختیار بھی
چلے مجھے تو تیر یار نے بالکل نکما ہی کر دیا
اور عشق نے ہمیں کما تھا۔ مصرعہ غالب
عشق نے غالب نکما کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے
[illegible] درد کی کیسی ہو تو [illegible]
دو ملیں [illegible] وقت اپنے ہی ہوں گے
ابتک ہو گی کہ دو شخص بھی اتنا چھوٹا اپار شاید
پہنچا ہے کہ دہلی آکر پھر خبر تک نہ لی۔
جب سے یہاں آیا کوئی خط بھی
لکھ سکا نہ کچھ خیریت ہی دریافت ہوئی
حالانکہ خط کتابت کا وعدہ تھا مگر مجبوری تو
یہ ہے [illegible] کہ خط نہ لکھوں۔
نہ قاصد سے نہ صبا سے نہ کسی نامہ بر سے
قلم کے خوف سے کوئی بھی لکھی ہوئی
ہی نہیں بھیجتا کہ خط لیجائے یا جواب ہی لائے
زمین و آسمان دوست احباب اپنے بیگانے
سب خون کے پیاسے نظر آتے ہیں۔ آپ آتے
ہیں حیات زار دل بیقرار مبتلا ہے بیت
سب جہاں یعقوب حال آنکھ میں تو اندھا ہو گیا
اپنے یوسف کی کہاں سے میں خبر پیدا کروں
خواجہ محمود۔ اگر خط کتابت نہ ہو یا [illegible]
ہی [illegible] اضطراب سے [illegible] انتظام ہو
سکتا ہے مگر مشکل تو یہ ہے کہ ان [illegible] کی
کا [illegible] انتظام سے کہ فرشتہ بھی پر نہیں مار
سکتا انسان بیچارے کی کیا حقیقت ہی کیا
ہے مگر ایسی [illegible] میں [illegible] کچھ انتظام
ہی کیا جائے تو بہتر [illegible] آپ [illegible] پہنچا
[illegible]

شہزادہ۔ بھائی جان میں نے سنا ہے کہ
قبلہ و کعبہ اسے لاہور لیجانے والے ہیں
مگر انکے لیجانے کا منشا کچھ معلوم نہیں ہو سکتا ہے
کہ وہ کس ارادے سے اسے وہاں لیجاتے
ہیں۔ کیا مجھ سے عہد کیجئے کہ اگر
ایسا ہے تو ضرور اسے خدا نخواستہ انہوں نے
اسکے ساتھ کوئی بدسلوکی کی تو میری زندگی
بھی خطر نظر نہیں آتی اور یقین ہے میں بھی
اپنی جان اپنے دلدار پر قربان کر دونگا
خدا کیلئے تم اسکو دریافت کرو اور خفیہ آدمی
مقرر رکھنا کہ وہ لمحہ لمحہ کی خبریں پہنچائیں
خواجہ محمود۔ بہت بہتر یہ انتظام تو میں
کئے لیتا ہوں۔ مگر خدا کیلئے آپ اپنے کو
سنبھالئے اور اپنے دل کو قابو میں رکھیے
ورنہ اگر بنصیب دشمنان اس صدمہ جانکاہ
سے آپکی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی۔ تو
قیامت ہی ہو جائیگی۔ اور پھر الفت و محبت
ایک بھی کام نہ آئیگی۔
شہزادہ۔ خیر مجھ سے جہاں تک ہو سکیگا
آپکے حکم کی تعمیل میں سعی بلیغ کرونگا
مگر کمبخت دل مانے بھی اور [illegible]
بیچارہ دل کیا کرے اسکی بھی یہ حالت ہو رہی ہے
شکر اندوہ کے نرغہ میں ہے تنہا یہ دل
[illegible]
[illegible] کو [illegible]

سمجھاؤنگا۔ عذر کرونگا۔ سمجھاؤنگا مگر بھائی خدارا
یہ پتہ ضرور لگائیو کہ ابا جان اس نادان کو
لاہور لیجا کر کیوں غضب ڈھانا چاہتے ہیں اور [illegible]
مرزا تو بہت اچھا کہکر رخصت ہو گئے
اور شہزادہ بیچارا اپنی بیقراریوں اور آہ و زاریوں
میں مبتلا ہوا جسکا سبب و بکا سے ہر دم یہ
حال رہتا تھا ۔

چلے جاتے تھے رات دن آنسو
دیدۂ شوق سے جاری تھی

پندرھواں باب

زندانِ غم

اقرار وفا ہو نہیں سکتا ہے فراموش ہم
جان دیتے ہیں کیا یاد کرینگے
حکومت [illegible] شاہ دنیا سے
مرحوم و مغفور [illegible] الملک کی بیگم [illegible]
مرحومہ مغفورہ بی بی کی تجہیز و تکفین سے
فراغت ہو [illegible] کی امید تھی شاہ
عالم پناہ نے حکم صادر فرمایا کہ کل صبح
ہم مع انارکلی کے لاہور کو روانہ ہونگے
تم سب آج ہی تمام اہل دربار کو اطلاع [illegible]
حکم [illegible] تمام اہل [illegible] داخل سلطنت
میں اعلان کر دیا صبح ہوتے ہی شان و شوکت

مع خدم و حشم انارکلی لاہور کو روانہ ہوگئے
اور بنا طے کرتے منازل و مراحل لاہور پہنچ گئے
ہائے اے گردوں اور ستائے اے چرخ بوقلموں
تجھے شکستگان الفت و فریفتگان محبت سے کیسا
بیر، دلی عداوت و قلبی عناد ہے کہ صبح تو ان
بیچاروں کے درپے آزار رہتا ہے اور اپنے
انقلابات کی الٹی چھری سے انہیں ذبح کرنا [?] سر
گرداں تیار رہتا ہے۔

الحذر اے تیرے انقلاب! افسوس کیسی ظالم
اور چونکا دینے والی چیز ہے کہ جس نے
اپنی گردش میں لاکھ اچھے اچھے کو ناشاد
بڑے بڑے کو برباد کر دیا کسی کی عشرت
غم میں بدلی کسی کی عشرت میں آگ
لگائی کسی کو تباہ کیا کسی کو خاک سیاہ
کیا۔ جسے دیکھا تیرے انقلاب نالاں
تیری کج رفتاری کا گریاں ہی دیکھا۔ یہی
تیرے شعبدے اور تیرے ہی چھل بل
کی قیامت افزائی دہشت نمائی تھی
کہ جس نے انارکلی سے نازک و سیم اندام
کو زنجیر محبت پابہ زنجیر قید الم میں مقید
کیا۔ آہ انارکلی جب نادرہ بیگم تھی۔ آج
کل آن بان شوکت و شان سے
تھی جب اپنے والدین کے ہمراہ [?]
کو گئی تھی۔ عراق سے گئی۔ آہ یہ وہی انارکلی
ہے جو اپنے خیل و حشم لاہور کو قیدیوں اور
اسیروں کی طرح پابہ زنجیر واپس لاگئی۔ آہ اپنے
وطن مالوف کی ہر چیز کو حسرت و یاس کی نگاہ سے
دیکھ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہے دل امنڈ
امنڈ آتا ہے کلیجہ رشک تنگ افق ہوا جاتا ہے
در و دیوار کو درد کدہ سی ناامیدی و نامرادی
کی حالت میں گلے میں لپٹا لپٹا کر یہ کہتی ہے

— شعر —

بربادی کی انتہا کہ میری خاک جس طرح
یارب یونہیں صبا کی بھی مٹی خراب ہو

شہر سے باہر جنوب کی طرف شاہی کیمپ
استادہ ہوا ہے۔ اور ایک معمولی خیمے میں
بدنصیب مرگ قریب بیکس و بے بس
انارکلی اپنی قسمت پر آنکھوں سے خون
جگر بہا رہی ہے۔

آدھی رات کا وقت ہے۔ ملکہ بیگم
اپنی پیاری نفیس کمرے میں تخت اپنی
سے بیٹھے گرد فرشتے جلوہ افروز ہیں۔
تنہا بیٹھے [?] لباس پہنے
دست بستہ حضوری میں کھڑے ہیں
اور ماہتاب کے حاضر دربار ہونے کی
منتظر ہو رہی ہیں۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا
سنسان اور رات بیتے ہوئے چوکیدار [?]
معروف ہے

آدھی رات کا وقت ہے بازار ویران
سناٹے کا عالم ہے شہر بیابان [?]

شورش نہ حرم میں نالے ہوتے ہیں نہ مے
خانوں میں جام ہے نہ سبو ہے نہ شلدان
نہ بازار کی گرم بازاری ہے نہ بازاروں میں لین دین
نہ خریداری ہے نہ کہیں کتوں کی بھوں بھوں ہے
نہ گیدڑوں کی چل بول ہے ہاں کبھی چوکیداروں
کی (جاگتے رہنا کی) کرخت و سخت آوازیں
کسی طرف سے کانوں میں آجاتی ہیں۔ آدھی
رات کا وقت ہے مشتاقان ہجران نصیب فرقت
ولداریں تڑپ رہے ہیں اور اس ظلمت تاریکی
اور ہو کا عالم دیکھ کر بڑی بے اختیاری سے
انکی زبان سے باربار یہ نکلتا ہے۔ کہ ہائے
ہائے سے احسان

سیاہی بخت دشمن سے جو نکلی
چھپی آکر میری ظلمت سرا میں

اور وہ دردمندان محبت و مہجوران الفت
شب تنہائی کی ڈراونی رات کی صورت سے
ڈر ڈر کر اور گھبرا گھبرا کر بڑے جگر خراش
لہجے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ گویا

شب تنہائی کی میری نہ حالت پوچھیے صاحب
بہت رویا بہت پیٹا بہت تڑپا بہت سسکا

کبھی مصیبت زدگان کسے نامی اور ستم گشتگان
کوچہ گمنامی کا دل تو تنہائیوں کے ڈر سے
وصل میں باغ باغ ہو جاتا ہے اور ہجر کے
خوف سے سینہ لالہ کی طرح داغ داغ ہو
جاتا ہے یعنی صدمہ ہجران سے [illegible]

کبھی خیال یار سے شکوہ ہے کبھی آہ ہے کبھی
یہ شعر پیش نگاہ ہے ؎

مونس ہجر ہیں جو ہیں میرے
ایک نالہ ہے ایک شیون ہے

آدھی رات کا وقت ہے غریب مزدور دن بھر
کی محنت شاقہ سے چور ہو کر بیفکری کی میٹھی
نیند میں خراٹے لے رہے ہیں گویا دنیا و مافیہا
کو تج بیٹھے ہیں اور سچ پوچھئے تو انہیں کی نیند
وہ مزیدار و قیمتی نیند ہے جو شاہوں کو
کبھی نصیب نہیں ہوتی۔
آدھی رات کا وقت ہے چور کسی دولتمند
کے مکان میں نقب لگا کر چوری میں
مصروف ہیں اور چند ساتھی ان کے
باہر خبرداری کے لئے مسلح کھڑے ہیں
چند لٹکان مکان کے سرہانے ننگی
تلواریں لئے استادہ کھڑے ہیں۔ کہ اگر
یہ ذرا بھی سرکیں یا ذرا بھی کسمسائیں تو
فوراً ہی ان کی پسلی کے پار کر دیئے
جائیں۔ ہاں اگر کسی بیچارے کی آنکھ
کھل بھی گئی تو وہ ان ظالموں کی بھیانک
صورت دیکھتے ہی مارے خوف کے نظر
و دم دونوں چرالیتا ہے اور دم بخود ہو جاتا
ہے۔ بھلا اتنی مجال کہاں کہ بولتا یا حرکت
کرتا تو درکنار [illegible] کے
[illegible]

آدھی رات کا وقت ہے زاہد شب بیدار یادِ پروردگار میں مشغول ہے۔ اور تہجد گذار اپنی معمولی تہجد کا معمول ہے اور یہ دونوں عالم تنہائی میں جلوہ احدی کے نور سے منور ہو کر دل کی سیاہی دور کر رہے ہیں دنیا اور دنیادار زندگی بلہوسی پر نفرین کر رہے ہیں۔

آدھی رات کا وقت ہے اس قسمت جلی انارکلی کی آنکھ دوپہر سے یک بیک کھل گئی جو دو چار ہی دنوں میں اپنی قسمت کا فیصلہ دیکھنے والی ہے اُسے اس سیاہ تنگ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں صدمہ جدائی اور درد مفارقت کا حال کہنے کے لئے کالی کالی رات کے سوا کوئی اور نظر ہی نہیں آتا۔ دھڑکتے ہوئے دل سے تھامے ہوئے جگر پہ ہاتھ رکھ کر یہ کہہ رہی ہے اے آسمان

ہم کہیں کس سے شبِ غم دردِ دل
پاس زلف الدہر کوئی ہمسایہ نہیں

کبھی رات بڑھتے ہوئے درد و غم سے ڈر اور کبھی کہتی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا اس قید و مصیبت سے بھی کوئی اور شدید سزا تجویز کی گئی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں بھلا اس اذیت اور اس ذلت سے اور کونسی سزا زیادہ پرعتاب ہو سکتی ہے۔

ہائے ایک سا ہم اسی رنج و غم میں وقت گزر گیا ہے مگر فلک کج رفتار ابھی تک سیدھا نہ ہوا خدا جانے اب کونسا شگوفہ کھلانیوالا ہے ہاں اگر میری جان ہی کا دشمن اور خواستگار ہے تو یہاں بھی کسے انکار ہے مگر اے فلک کینہ ور مجبور دیکھنا خدا کیلئے اتنا رحم تو میرے حال پر ضرور کر کہ میری لاش جگر پاش میرے ابا اور میرے چچا کی تربت کے پاس بنے تا انکے پہلو میں مجھے آرام ملے اور لحد میں بھی چین ملے۔

مگر آہ اگر تجھے یہی منظور ہوتا تو مجھے یہاں کیوں گھسیٹ لاتے گو دار الخلافہ سے دوسرے درجہ پر ہوں ہے اور میری بھی کا حقدار ہے۔ اور دار الخلافہ کے بعد یہیں میری خوش قسمتی ہو سکتی ہے کیونکہ یہی میرا مولد ہے اور یہیں میرا شہر واقع بھی ہے مگر والد اور چچا کے پہلو سے آرام و چین شاید یہاں نصیب نہ ہو۔

ہائے میرا اللہ کون ستم باقی ہے جو اب میرے ساتھ ہونے والا ہے۔ کیا میرے ناک کان کاٹیں گے۔ یا خدا نخواستہ میرا منہ کالا کر کے شہر میں تشہیر کریں گے (خود بخود) اگر یہیں تک میری قسمت کا فیصلہ ہونا تھا تو بھی غنیمت تھی مگر نہیں میرا کمبخت دل گواہی دے رہا ہے کہ میرے ساتھ بہت ظلم ہونے والا ہے

لہجکی نظیر تاریخ عالم کے صفحات پر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملیگی۔ ہائے میرے الفدا مجرمانِ الفت و ملزمانِ محبت سے کونسا ایسا ناقابلِ عفو قصور سرزد ہوجاتا ہے کہ ترحم تو کس انصاف ہمدردی کوئی بھی آڑے نہیں آتا اور بادیہ گردانِ عشق کو بھی کوئی ایسی اذیت دینے والی لذت ملتی ہے جس سے انکے لب پر ہر وقت یہی رہتا ہے ۔

لاکھوں ستم کرو کہ تمہیں دیدیا ہے دل ٭ لاکھوں سزائیں دو کہ کیا ہے گناہ عشق

آہ پیارے شہزادے جورِ فلک و عتابِ شاہی مجھ ہی تک محدود و محیط نہیں بلکہ تو بھی (گو قدرے ہی سہی) میرا شریکِ حال ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ تیرے ساتھ رفیق و ہمدم ہیں کہ جن سے تیرا دل بہل جاتا ہے۔ اور وہ اس کا سامان پیدا کرتے رہتے ہونگے ہائے مجھے یہ بھی میسر نہیں کاش تو میرا یہ پُر درد حال اپنی آنکھوں سے دیکھتا کہ میں تیری الفت و محبت کے جرم میں "لاہور" کس درد ناک حالت سے لائی گئی۔ آہ! ہائے!! پیارے میرا یہاں لانا خالی از علت نہیں ہے۔ ضرور بضرور یہ لوگ میرے ساتھ کچھ ایسا سلوک کرینگے۔ کہ گردون سا سنگدل بھی قیامت تک خون کے آنسو بہائیگا زمین کا کلیجہ پاش پاش ہوجائیگا۔

پیارے خدا کیلئے ذرا آکر میری مصیبت و اذیت کی کیفیت تو دیکھ اور مجھے تسکین تو دے ورنہ اسی امید و تمنا میں جان دیدونگی اور قیامت پہ پہنچا دیا تھا رکھونگی سے مطلب

اسیری میں بھی وحشت ہے وہی بگڑے ہوے دل کی ٭ ہمارے پاؤں میں بیڑی ہے ہاتھوں میں گریباں ہے

یہ حزین و غمگین دل ہی دل میں یہی باتیں کر رہی ہے اور خیالِ محبوب سے تسکین کر رہی تھی لیکن جب اسکے دلِ حسرت منزل نے کسیطرح چین نہ لیا اور الجھن زیادہ ہی ہوتی گئی تو مجبور ہو کر دل کے بخارات نکالنے کیلئے ہمارے استاد حضرت احسان الملک کی یہ غزل آہستہ آہستہ بڑے درد بھرے لہجے میں گنگنانے لگی اور دل بہلانے لگی ۔ غزل حضرت احسان

کھلا ہے عشق دور رو دو ہم نے تیری خوشی سے کیا کیا ایک آنکھ ہو کر
اڑے تو یادیں بہار کی کرنے تو موڑ کا آنکس ہو کر

خاموش اے بت رہیں گے کب تک تری جدائی میں تنگ ہوکر
جواب دیدیں گے ضبط کو اب اپنے جینے سے تنگ ہوکر

خیال آیا جو اس ماہ سیما کا تو درد دل نے کہا یہ اٹھکر
ہمارے پہلو میں تو کوئی دم ہمیشہ حضور خدنگ ہوکر

جسے جسے ہو آئینہ تم یہ دیدہ شوق نے کیا کیا
کہ شکل تصویر بن گیا ہے کمال حیرت سے دنگ ہوکر

طرح طرح کے اٹھائے صدمے مگر نہ الفت سے باز آیا
نکال کر دلکو پھینک دینگے ہم اپنے پہلو سے تنگ ہوکر

چھپیگا کس طرح کوئی ہم سے پھرینگے مثل غبار ہر سو
رہیگی وحشت ہمارے دامن میں جو ہیں چند سے امنگ ہوکر

کبھی جو تیغ نگاہ قاتل صف مژہ نے کیا اشارہ
شہید الفت کے مرغ دل پر چلیں گے ہم بھی خدنگ ہوکر

خدا بچائے نگاہ بد سے ابھار جوبن کا چڑھا ہے
سما گیا ہے نوجوانی بتوں کے دل میں امنگ ہوکر

چمن میں بعض قدم سے تیرے خوش شگفتگی میں
عجب نہیں سو جگہ سے ٹکڑے قبا ہو غنچے کی تنگ ہوکر

نہیں میسر جو وصل جاناں تو ہو تجرد ہم الم ہمارا سب
یوں ہی نکل جائے دل کی حسرت ہمارے سینہ سے تنگ ہوکر

چھٹے ہیں احسان نا منتوں میں زخم سے فرصت نہ دل کو راحت
نصیب سے قید زندگی بھی ملی ہے قید فرنگ ہوکر

حسب الحال مقطع کو بار بار پڑھتی ہے - اور سوچتی تھی - اور دل یہ
کہکر چھپاتی تھی یہ مطلع

واہ سے ضبط استدلال نہ دو آئین ہے
وہ چنگل ہو الم مگر بغیرہ نالہ ہو

سولھواں باب

خدائی فیصلہ

ایسے بہروپ کی بھونڈی نقل یا چربہ نے کوئی کہتا ہے کہ اس پر کتر کر چھوڑ دو اور کوئی بیدار کہتا ہے۔ بیداری سے ہے اگر تماشا دیکھنا ہو تو ذبح کر کے چھوڑ دو۔

تماشا دربار کا خیمہ و خرگاہ منزل بمنزل پہنچ چکا ہے اور اکبری کیمپ لاہور میں خیمہ زن ہے۔ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ شاہ دیکھا ایک آرام کرسی پر بیٹھے کسی اہم معاملہ میں غور و فکر رہے ہیں۔ حسب خیال [illegible] نے [illegible] پر صدمہ پہنچانے کا قصد کیا تو گھبرا کر مرنا [illegible] ابوالفضل کو یاد کیا جو تھوڑی ہی دیر میں حاضر ہو گئے۔ انکے حاضر ہوتے ہی شاہ سکندر جاہ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ کل صبح مجلس مجوزہ سزائے انارکلی منعقد ہوگی جس میں سب کے ارکان سلطنت اور ماہرین مملکت لے اور کوئی بار یاب نہ ہونے پائیگا۔ [illegible] وقت نوٹس مرتب کر دیں اور آئیں بھی [illegible] کہ یہ مجلس [illegible] رازداری [illegible] ہے۔ اسلیے اسکی رازداری میں احتیاط کی جائے تاکہ کسی اور کو مطلق اسکے پیش شدہ زیر بحث تنازعت کی خبر نہ ہونے پائے۔

مولانا ابوالفضل یہ حکم پاتے ہی اسکی تعمیل میں مصروف ہوگئے اور فوراً اطلاعی نوٹس جاری کرادیا۔ صبح وقت مقررہ معہودہ پر تمام مدیران سلطنت و دبیران مملکت جمع ہو گئے۔

شاہ دوراں نے ابوالفضل سے ارشاد فرمایا [illegible] کا حلیہ کو معاملے و واقعات سنا دیجئے تا حضار جلسہ کو اپنی اپنی رائے آزادی سے ظاہر کرنے کا موقع ملے۔

ابوالفضل نے کھڑے ہو کر یہ روئداد معاملہ کرسی نشیناں جلسہ کو سنائی مدبران سلطنت و مشیران مملکت یمین الملک مرحوم کی مادرہ بیگم یا انارکلی نے شہزادے عالم عالمیان مرزا سلیم [illegible] کے خصائل پسندیدہ عادات سنجیدہ کردار مرغوب رفتار مرغوب پیاسے نامطبوع حسن نا محمود رعنائی کے منحوس سایہ کا ناپاک دھبہ ڈالنا چاہا تھا۔ مگر غیب سے اس کی پردہ داری کے سامان ہو گئے۔ اور ایک طور اسکا پردہ دور ہوا۔

بیربل۔ بجا ارشاد ہوا آپ کے شہزادے صاحب سے ہی معصوم میں وہ کہا رہے تو کچھ جانتے ہی نہیں ساری دکھایا

نادرہ بیگم ہی کی ہے۔ ابھی قبلہ آپ اگر ایسا
نہ فرماویں تو شہزادے عالم کا دور سلطنت
آپکے کانون کیطرف اور زمانہ حکومت
آپکی گردن کی جانب ہاتھ بڑھائے کھڑی ہیں
اور دیدہ صولت اُنکا پہ تا بہ سنا اوریا آپکو
دور ہی سے دکھلا رہی ہے۔
اسلئے شاہ ظل اللہ آپ اصحاب سے
استفسار فرماتے ہیں۔ کہ معین الملک کی لڑکی
کا جو اسوقت حراست میں ہے کیا تدارک
کیا جائے تا دوسرونکو عبرت وغیرہ حاصل ہو اور پھر کسی کو
ایسی جرات ناپاک کی جرات نہ ہو۔
تمام جلسہ ابو الفضل کی یہ تقریر خاموشی سے
سنتا رہا جب تقریر ختم ہولی تو سب سے پہلے راجہ
ٹوڈرمل نے یہ عرض کی۔ کہ
راجہ ٹوڈرمل۔ میری رائے میں تو ایسی
نادیدہ لڑکی کی ایسی بے جا و ناشائستہ
حرکت پہ گردن اڑا دیجائے تا دوسرونکو
عبرت ہو اور یہ شہر بھی ایسے پاک صاف ہو جائے
بیربر۔ مجھے راجہ صاحب کی رائے سے
کلی اتفاق ہے۔ بیشک اس ناپسندیدہ
حرکت کی مکافات سوائے اسکے اور کچھ علاج
نہیں۔
ابو الفضل۔ بیشک راجہ صاحب کی رائے
مدلل و مناسب ہے سزایابی اسکی ایسی ہی
ہونی چاہیئے کہ پھر اور کوئی ایسے جرم

ہمت نہ کرے اور دیکھنے والے خوف
سے محترز ہوں۔ اور اپنے کان پکڑیں
میرے خیال میں قتل سے کافی ابھی سزا ہے
فیضی۔ مجھے دستور المعظم کی رائے
دل سے پسند ہے۔
حکیم ابو الفتح۔ میری رائے بھی
ان سب سے متفق ہے
حکیم ہمام۔ میرے نزدیک جان سے
جلا دینا بہتر
خان خاناں۔ مجھے ابو الفضل کی
رائے پسندیدہ نظر آتی ہے اور مجھے
اس سے اتفاق ہے۔
ملا دوپیازہ۔ بڑے تعجب و افسوس
کا مقام ہے کہ ابھی مولانا ابو الفضل کی
تقریر بلاغت تقریر سے ہم پر کما حقہ
منکشف نہیں ہوا اور نہ طرفین نے
حاضر ہو کر بیان دیئے۔ اور شاہ کا پلہ
ایک ہی طرف جھکا ہوا ہے۔ علاوہ
بریں ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔
کہ طرفین میں کا پسندیدہ [illegible] ہوا۔ وہ
معاملہ کیسا تھا۔ جب یہ کل معاملات
انکشاف طلب ہیں۔ تو پھر کیونکر پہلے سے
دوستوں کے بغیر اس بات کے [illegible]
کا انکشاف ہو مستحق قتل کا فتویٰ لگے [illegible]
[illegible]

ناحق ہوا تو اس کا روبار کس کی گردن پہ
رہیگا۔ اور کون داور محشر کے آگے محشر میں
اسکا جواب دہ ٹھہریگا۔ پہلے ابوالفضل
تمام معاملات کو روشنی میں لائیں پھر ہر
صاحب سے صدائے مدید فرماویں
ورنہ اگر بدوں تحقیقات و تفتیش کسی کا
گردن پر ماری جائیگی ۔۔۔ وہ پہ [illegible]
قیامت تک اکبری سلطنت کی تمام
عدل وداد و انصاف و دیگر صفات
شاہی کی منصب مزاجی میں خاک میں
مل جائیگی۔ اور اس دور پہ خون ناحق
کا بدنما دھبہ قیامت تک کے لیے رہ
جائیگا۔ آیندہ نسلیں ایسی حکومت
کو حکومت جور و ظلم و جفا کی چند
مثالوں سے تشبیہ کرینگی۔ دوسرے
ذلیل و خفیف النظر [illegible] ہونگی۔ اگر
اس سے ابھی قطع نظر کیا جائیگی اور اس
لڑکی کی گردن حسب رائے مولانا
ابوالفضل کے ماری جاسکے۔ تو تمام
حکمرانان شاہی کی ہیبت پست ہو
جائیگی۔ اور دلوں سے سلطنت کا
اعتبار بالکل اٹھ جائیگا۔ اور یہ خیال
پیدا ہوگا کہ شہنشاہ بالکل ایک کٹھ پتلی
ہے۔ جسے نچانے والے جس طرح چاہیں نچائیں

کیونکہ جب معین الملک سے مزور محترم کے
بعد اسکی لڑکی سے غمازوں کی غمازیوں
میں پڑکر ایسا نا انصاف سلوک کیا گیا
اور کچھ تحقیق و تفتیش سے کام نہ لیا گیا
تو ہم بیچارے کس شمار و قطار میں ہیں
ہمارے ہیں ہادیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی
ہوگا لڑکی حرمت کا احترام نہیں ہے لیکن انہیں
مفتری و لشکری سب ہراساں و بیدل
ہو جائینگے اور انکی بیدلی سلطنت
کی گردن کیلئے ایک زہریلی چھری ثابت ہو جائیگی
کیونکہ سلطنت کے کاروبار مدبر بھی سلطنت
کے متعلقین ہی ہوتے ہیں۔ جب
یہی بدظن ہو گئے اور اسکے دل بیٹھ گئے
تو پھر مولانا سمجھ سکتے ہیں کہ سلطنت
کی عمارت کیونکر کھڑی رہ سکتی ہیں۔
اسکے علاوہ یہ بھی معین الملک کی
اکلوتی بیوہ لڑکی ہے جسکے اعزاز
و احترام کا اس دربار میں خاص لحاظ کیا جاتا تھا
اور جس کے [illegible] کا سلسلہ بیہ کہلاتا تھا۔
یا رو خدا کیلئے معین الملک سے معظم
و مکرم کی روح کو صدمہ نہ پہنچاؤ۔ اور یہ
اسکی بے خطا بے بس لخت جگر
کو نا انصافی یا جور و ظلم کے تیر کا نشانہ بنا کر تمہیں بھی
مرنا اور خدا کو منہ دکھانا ہے اور اپنے پیمانہ
عمر ہے [illegible] اس تقریر نے تمام

خفعاریجا ایسا رنگ فق کردیا اور تمام حاضرین
وسامعین انگشت بدندان متحیر وحیران بیٹھے
کے عالم میں خاموش دہمہ تن گوش بیٹھے جب ملا
آپ اپنی تقریر بیان پر زور ختم کرچکا تو فوراً آمنے
سے کسی کے منہ سے بات نہ نکلتی تھی اور دیر تک
مجلس بالکل تصویر خموشی کا نمونہ بنی رہی۔
دیر کے سکوت کے بعد راجہ ٹوڈرمل نے
اپنی ہوائے تقریر کے جھونکوں سے زمزم کی حیرت
سکوت اسطرح توڑی اور کہا
راجہ ٹوڈرمل۔ صاحبو سچ یہ ہے کہ ملا
صاحب کی فاضلانہ تقریر و عالمانہ بیان نہیں
منصفانہ و عادلانہ تقریر نے بالکل دودھ
کا دودھ پانی کا پانی کردیا۔ ہمیں تو ایک بھی
نقطہ نہیں ہوتا جو ملا کی اس مدلل و دو رعایت
کی تقریر سے ثابت نہ ہوا۔ بیشک ایسا ہی ہونا
چاہیئے کہ پہلے پوری تحقیق و تفتیش
ہولے پھر رائے قائم کیا جائے ورنہ بالکل
بے انصافی کہلائیگی۔
بیربر۔ اب تو میری بھی یہی رائے ہے ورنہ یہ
بہشت دیر بھی غلوت اکبری کی تمام نیکیاں کو خاک
میں ملادیگی۔ مولانا ابوالفضل ذرا آپ بھی فرمائیں
کہ آیا ملا کا بیان کیسا مدلل و متین ہے
فیضی۔ اپنے نازک و تنگ خاندان سے
کی عالمانہ تحقیقات مناسب نہیں کیونکہ
محققین منفردین سے ہیں۔ مگر ملا صاحب کا

اڑانیکا موقعہ اور انگشت نمائی کا مشغلہ
ملجائیگا میرے نزدیک خاموشی اور رازداری
سے کام لیکر ملک کی رائے قائم رہنی چاہیئے
حکیم ابو الفتح۔ بدون کامل تحقیقات
کے کوئی رائے قائم نہ ہونی چاہیئے۔
حکیم ہمام۔ مجھے ملکی رائے سے بالکل
اتفاق ہے۔
خانخانان۔ فیضی کی بالکل بے اندلی پہنچی
ہے۔ مجھے دل وجان سے ملا کی رائے
کا اعتراف ہے کیونکہ ملا سرد وگرم
چشیدہ ہے۔ اور فیضی طفل ناخہمیدہ ہے
ابوالفضل۔ میں نہیں سمجھتا کہ ملا صاحب
کا کیا منشا ہے۔ کیا ملا صاحب سے
چاہیں (بقول انہیں کے) معین الملک سے
مغفور ومرحوم صاحب کی لڑکی کا پردہ بھری
محفل میں فاش کیا جائے۔ کیا وہ اسکو
پسند فرماتے ہیں۔ کہ نامبردہ لڑکی کی ناگفتہ
بہ کارروائیاں تمام شہر میں مشتہر کی جائیں
کیا وہ خوش ہونگے کہ ایک حد (؟) نیز وہ
ناکتخدا لڑکی مطعون روزگار بنائی جائے
کیا وہ روا رکھیں گے کہ ایک ننگ شریفیا
خاندان کے لئے مرد مکی (؟) کا دھبہ اس
ننگ خاندان لڑکی کی ناشائستہ چال چلن
کی تشہیر سے نہیں لگائیں اپنے خاندانی (؟) لگاتے
ہیں۔ کہ شہزادہ سلیم کو مجرم ٹھہراکر کیا ہی خاندا

کو صدمہ پہنچایا جائے اور دوسرا اکبر ہی کو قیامت تک مورد طعن کیا جائے کیا وہ ابھی راضی ہیں کہ شہزادہ عالم کو اس نامرغوب کردار بد اسلوب رفتار کا متہم بنا کر ان کو مشہور کر کے بدنام ملام کیا جائے۔ میرے خیال میں فہمیدہ اراکین سلطنت و سنجیدہ عمائدین مملکت میں سے کوئی بھی اس سلطنت کے عدل و انصاف کے نہ ہونے کا شاکی نہ ہوگا البتہ کچ فہموں کی کیفیت شاید ملا صاحب کو معلوم ہو مجھے ان کے خیالات سے بحث نہیں بھلا فاضلان سلطنت کیوں بدظن ہونے لگے کیا وہ ملا صاحب کی طرح حرکات شروع کرکے حامی یا طرفدار ہیں خدا کرے کہ بھلا مانس خاندان میں اسکے بعد ایسی ناشائستہ واردات وقوع میں آئے میں تو خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر اتفاقاً کسی شریف خاندان میں کوئی ایسا ننگ خاندان واقعہ کسی بدچلن خاتون سے سرزد ہو جائے تو یقیناً اس خاندان کے ہر مرد اس بدچلن خاتون کے پیاسے ہو جائیں گے۔ پھر ملا صاحب ہی فرمائیں کہ عمائدین و اراکین کیونکر اس سلطنت و حکومت سے بدظن یا بدگمان ہو سکتے ہیں ہاں اگر کوئی صاحب ملا صاحب کے ہم خیال ہوں اور اپنے خاندان میں کیسی بے حیائی ویسے شرعی سمجھتے ہوں۔ تو وہ البتہ بدظن و بدگمان ہو سکتے ہیں ورنہ اور تو کوئی نظر نہیں آتا یہ صرف ملا صاحب کی اسانی ہو سکتی ہے۔ میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ جسقدر روئیداد مقدمہ کی بیان کیگئی اسقدر تجویز سزا کیلئے کافی ہے۔ زیادہ وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں۔

ملا۔ واہ مولانا ابوالفضل آپ تو اپنے زعم بلاغت و جوش فصاحت میں بہت کچھ فرما گئے اور اپنے سلطنت کا بدخواہ ثابت کرنے میں بہت ہی زور دے چکے مگر ہم میں کہتا ہوں اور قیامت تک کہتا رہوں گا کہ یہی سلطنت و حکومت قیامت تک نیکی کے ساتھ یاد کی جائیگی جو انصاف قوانین انصاف کی پابند اور پیرو رہیگی۔ آپ نے اس نازک و اہم معاملے میں کرنیکے قوانین بتاتے ہیں دیکھتا ہوں نہ آئین اکبری ہی برتا گیا نہ آئین محمدی سے کام لیا گیا۔ الا اندھا دھند اندھیر نا حق ایک بیگناہ کے قتل کا فتوا دیدیا گیا۔ شریعت شرافت کو اور ضابطہ نہایت کو نہیں دیکھتی ہیں بلکہ شاہ و گدا۔ امیر فقیر جوان و پیر سب کیلئے ایک ہوتا ہے اور عدل و انصاف کا جاری رہتا ہے اگر آپ شریعت قانون قدرت یا ضوابط سلطنت کی پابندی فرض مقدم سمجھیں تو آپ جس طرح

باتونکا جبری محفل میں بیان کرنا یا زبردستی
میں لانا گو وہ بہ سبب رسم زمان معیوب
معیوب ہی سمجھی جاتی ہوں) مذموم و ذلیل
خیال فرمایا ہے۔ وہ باتیں آپکو تجویز بتاتی
ہونگی ہاں اگر شریعت وغیرہ کو طاق پر دہریں
اور اندھیر نگری کا اندھیر بنتا چاہیں
تو شوق سے بنیں اور اکبری سلطنت کی
تمام نیک نامیوں کو چوپٹ کریں کہ اسمیں ہمیارہ
کی شاید خدا بھی (نعوذ باللہ) جارہے
اتنا کہ تمام جلسہ ساکت و صامت
ستارہ جب ملا صاحب اپنی تقریر ختم کرکے
اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور شاہ ذیجاہ
نے دیکھا کہ جلسے کا رنگ اچھا نہیں ہے۔
اختلاف کی گرم بازاری ہے تو فرمایا کہ اچھا ہم
سب صاحب اپنی اپنی رائے ظاہر فرمائیں کیونکہ
اب لوگ مولانا و مولا کی پر زور تقریریں سن چکے
سب نے شاہ ذیجاہ کی اس رائے کو پسند کیا اور
اپنی رائے اسیطرح ظاہر کی

راجہ ٹوڈرمل - مجھے ملا کی رائے سے
بالکل اتفاق ہے کیونکہ مقدمہ تحقیق و تفتیش
ہوکر انصاف ہوکر انصاف ہونا چاہیئے
ورنہ بیشک دور اکبری پر خون ناحق کے
انصافی کا دہبہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہ جائیگا
جیسے ستم ستم ہم اراکین و خادمین کی نالائقی
بھی ہمیشہ ظاہر ہوگی مولانا کی تقریر بالکل فضول
وخلاف اصول سلطنت ہے

بیربر - میں بالکل راجہ صاحب کا ہمزبان ہوں۔

فیضی - میرے یقین میں کوئی بے انصافی
نہیں کیونکہ ایسی بے حیائی کی سزا ہی
گردن زدنی ہے۔

حکیم ابوالفتح - میں راجہ صاحب سے
متفق ہوں۔

حکیم ہمام - میں اپنے ہم پیشہ حکیم ابوالفتح
صاحب کا ہم زبان ہوں۔

خان خانان - مجھے اپنے حکما سے اتفاق
ہے۔

اب شاہ ذیجاہ بہت ہی گھبرائے
اور مشوش ہوئے کیونکہ ابوالفضل کی ملی ہوئی
تھی - اور وہ یہ نہ چاہتے تھے کہ
یہ مقدمہ تمام مقدموں کی طرح پبلک
اجلاس میں پیش ہوا اور تماشہ جاور پیچھا ان میں
ہو یہ بلکہ وہ چاہتے تھے کہ چپ چاپ انارکلی
کا فیصلہ ہوجائے اور کسی کو کانوں کان
خبر نہ ہو مگر جلسہ نے ایک ایسا رنگ پیدا
کردیا جسکی مطلق امید نہ تھی۔ آخر سب
ہی غور و خوض کی - شاہ ذیجاہ کو جو یہی
ایک بات ایسی نایاب و لاجواب سوجھی کہ
جس سے شاہ اور شاہ کا دور سلطنت بالکل
بدنام نہیں ہوسکتا ہے۔ اور فیصلہ بھی
مناسب ہوجاتا ہے۔

اب شاہ ذیجاہ نے بہت خوش و شاداں ہو کر حضار جلسہ سے فرمایا کہ مجھے ایک بات سوجھی ہے۔ اگر آپ اصحاب اس پر متفق ہوں تو میرے نزدیک سب سے اچھی رائے یہ ہے کہ اسمیں عدل و انصاف پر بھی کوئی الزام نہیں آتا اور مولوی ملا بھی کیونکہ شک نہیں ہوتی وہ یہ کہ چٹھی ڈالی جائے اور چٹھی کے مطابق عمل کیا جائے جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک سو دی چٹھیوں میں آٹھ چٹھیاں ڈالی جائیں زندہ درگور۔ قتل۔ سولی۔ جلا دینا۔ خود اختیاری۔ معیادی قید۔ سال بھر کیلئے قید۔ رہائی۔ پھانسی ان میں سے جو پہلے نکلے وہی تنفیذ کیا جائے یہ رائے بالاتفاق حضار جلسہ نے منظور کی گئی اور اسکی پابندی کی گئی۔

ہائے ہائے!! جس نے اس اسیر غم انارکلی کی قسمت و زندگی کا فیصلہ کیا وہ قسمت زندہ درگور رہنے کی چٹھی تھی۔

اب کوئی شاہ ذیجاہ کو اس کے خون ناحق کا ملزم کیونکر ٹھہرا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ تو گویا اس ستم رسیدہ و ناکردہ گناہ مہوش کا تقدیری یا خدائی فیصلہ تھا۔ ایسا ہمیں تسلیم کیا جانا چاہئے [illegible] [illegible] سے اتفاق کیا اور [illegible] کم تھی اسکے عمل درآمد کیلئے تیار کی گئی۔

آہ! صبح ہوتے ہی شاہ نصرت پناہ کے حکم سے پردہ نشین و نازنین انارکلی ہائے ہائے!! وہ انارکلی جس نے کبھی شہزادہ عالم کی دلربا صورت یا شاہ ظفر پناہ کی پرغضب شکل کے سوا کسی غیر کفو کا منہ تک کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک صبح عام ہجوم ازدحام میں پا زنجیر کاٹی گئی تھی۔ اور ایک قبر جلد پر حکم ہوتے ہی گرد آگرد سنگین چن دی گئیں۔ افسوس! ہائے! بدنصیب و بدبخت انارکلی کس لئے کسی ویسے ہی سے صرف جرم الفت رکھنے محبت کی تعزیر میں ہمیشہ کیلئے زندہ درگور کر دی گئی۔

ہائے ہائے! جس کے مزار پر دن رات
آرزوئیں روئیں بیٹھیں حسرتیں
برسوں اسی محروم عشق کا ماتم رہا۔

سترھواں باب

انارکلی کی تربت

[illegible]

دوپہر ڈھل چکی ہے جو ملازمات خوش بیاں تھیں
کی شدت سے … کی کھنیاں تہہ خانوں میں
چھپے رہنا … مشغول تھے پھر زمین پر اتر کر
اپنے اپنے … کے دھندوں میں پھنسے مسافر
آفتاب … آگے روانہ ہوا …
دیکھتے … شہزادہ بھی قیلولہ سے فارغ ہو کر
ظہر کی نماز میں مصروف ہوا۔ مگر اس وقت
گھبرایا ہوا بے چین ومضطر نظر آرہا ہے۔ کہ دیکھا
نہیں جاتا۔ صبح سے اٹھتے ہی درد
دوری و صدمہ مہجوری سے بیتاب ہو کر
خواجہ محمود کے بلانے کیلئے آدمی بھیجا۔
اور آپ ایک آرام کرسی پر دالان میں
بیٹھ گیا۔ اور یہ سوچنے لگا کہ خدا ہی خیر کرے
آج تو صبح ہی سے کچھ ایسی الجھن ہو رہی ہے کہ
حکایات نہیں پہلو میں درد ہے لبوں پر آہ
سر پر ہے جان بیزار ہے۔ روح کو اضطراب و قلق
گھبرا رہا ہے کلیجہ منہ کو آرہا ہے۔ بائیں آنکھ
بے طرح پھڑک رہی ہے۔ نہیں معلوم
یہ معاملہ کیا ہے۔ یہ اچھے نہیں خیالات
میں غلطان و پیچان تھا کہ خواجہ محمود بھی
آگئے اور ان سے یہ باتیں ہونے لگیں۔
شہزادہ۔ صاحب آج کچھ خیریت نظر نہیں
آتی کیونکہ میری بائیں آنکھ … صبح
…

خدا ہی خیر کرے کہ یہ شگون اچھے نہیں …
دریافت حال کیلئے کوئی آدمی بھی روانہ کیا …
خواجہ محمود بیشک اس وقت آپ کی حالت
بہت ہی غیر ہو رہی ہے خدا خیر کرے آدمی
تو ابھی اسی روز روانہ کیا ہے …
عرصہ میں واپس آجائے یہ بات ابھی پوری نہ ہونے
پائی تھی کہ … ایک
قاصد آتا نظر پڑا مرزا نے کہا …
قاصد واپس آگیا۔
… یہ قاصد نہ تھا شہزادہ کا ملک الموت
تھا یہ ہرکارہ نہ تھا۔ شہزادہ کی جان ستانی کا …
یہ پیامی نہ تھا شہزادہ کا پیام موت تھا۔
یہ مخبر نہ تھا شہزادہ کا جان لیوا تھا یہ پیامی …
اس نے آتے ہی سلام کیا اور ایک خط خواجہ
محمود کے ہاتھ میں دیا محمود نے …
اف اف! یہ خط تھا کہ شہزادہ کا …
تھا جو شہزادہ کے کسی دوست نے …
لاہور سے بھیجا تھا اور جس میں …
لکھی تھی۔ شہزادہ عالم و عالمیان …
ایسی منحوس خبر کے آنکھوں نے … سیہ …
قسمت میں لکھا تھا کیا اچھا ہوتا کہ اس خبر …
…

نہیں معلوم کہ قیامت خیز و محشر انگیز واقعہ نے
والیعہد کے دل و جگر کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوگا
ہائے!! آج لاہور میں قیامت ٹوٹ پڑی۔ جسے
دیکھئے غمگین جسے دیکھئے اندوہگین نظر آتا ہے
بیکسیں؟ ایسے گناہ و بیگناہ کے آگے کی طرح روا
[illegible] آپ کی جلد اور آپ کی تمکنت کو
جس کی زبان پر بے تصرف کے اپنے اشتیاق
یہ شعر جاری ہے

اس پامالی د سر فرازی ہے
رہے میں ہو ہمراہ اور [illegible] کاش

آج [illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک [illegible] قیامت خیز [illegible] ہوا
ہائے ہائے!! آگے لکھنے کی تاب نہیں
کلیجہ شق ہے عبرت [illegible] ابھی نہیں تمام
عالم اور خاص کر لاہور کا [illegible] سے [illegible] اسلام
[illegible] نیاز [illegible] ولفگار
اس خبر کا پڑھنا تھا کہ شہزادہ [illegible] مرغ بسمل
کی طرح [illegible] زمین پر لوٹنے لگا اور صدمہ
غم و الم سے بیہوش ہو گیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سمجھاتا یا مرزا کی [illegible]
پس [illegible] غم و الم سے یہی حال
رہا۔ زندگی میں اسکا غم [illegible] رہا۔ آخر جب
انقلاب زمانے نے آہستہ آہستہ
کچھ دلکو ٹھہرایا اور تاج شاہی بھی اسکے
ہاتھ آیا تو [illegible]
شاہ سلیم اس مقام پر جہاں [illegible]
انارکلی زندہ درگور کی گئی تھی [illegible]
بھی اسکا غم [illegible] زیادہ ہوگیا [illegible] تھا
جاتا تھا۔ اور بار بار یہ فقرہ زبان پر لا
تا تھا کہ

[illegible] این جا انارکلی زندہ مدفون شد
[illegible] این جا انارکلی زندہ مدفون شد

اتفاق دیکھئے کہ یہی فقرہ انارکلی کی [illegible]
کا تاریخ [illegible] نکلتا ہے [illegible]
آخر [illegible] اس کا مقبرہ بنایا
نہایت [illegible]
مسٹر [illegible] صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ اس عمارت کے نقش و نگار [illegible]
تمام [illegible] دیکھا [illegible]
ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

است تناگو گم کردگان رخ خویشتن را
لیک بار ہم روئے یار خویش را
[illegible] کے شمال کی طرف باری تعالیٰ کے
ناموں کی تختی میں کندہ ہے
ہو السمیع البصیر
عمارت میں بیٹھ پر [illegible] لگی ہوا جو
ہے۔ تاریخ آثار [illegible] جسکے نام سے مشہور ہوا
یہ عمارت خانہ خدا [illegible] کی مصداق
بطور گرجا استعمال میں آنے لگی تو اس کا
بوقت [illegible] عمارت کے ایک [illegible] میں
ایک تعمیر سنگ مرمر کا [illegible] تھا جس کی
[illegible]
مذکور بطرف [illegible]
[illegible] ۱۰۹۹ھ [illegible] ہے
[illegible] کی طرف [illegible] (۱۰۹۹ھ) [illegible]
[illegible] ایک [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبرہ کا
تعمیر ہے کیونکہ شہنشاہ اکبری سے
[illegible] وفات پائی تھی اس حساب سے یہ مقبرہ
کی وفات کے دس برس بعد تعمیر ہوا۔
عمارت کی [illegible] مدرسہ ہے۔ اور یہ
ایک وسیع گنبد [illegible] بھاری [illegible]
[illegible] ہے۔ جسکی [illegible]
[illegible] ہے۔
[illegible] عمارت [illegible]

اور یہ عمارت کے نفاست کی ایک نفیس
تعمیر ہے [illegible] کے زمانے میں اس مقبرے
کے [illegible] وضع پر نقشہ [illegible] تھے اور کئی
عالیشان عمارتیں اس سے ملحق تھیں مگر
گردوں نے انکا آثار مٹا دیا [illegible]
[illegible] اس مقبرے کی عمارت کو اپنا [illegible] سمجھ
کر اس کے قریب رہتا تھا مگر اب وہ بھی
اپنا اثاثہ سمیٹ کر علیحدہ ہو گیا [illegible]
[illegible] کے زمانے میں [illegible]
[illegible] رہتا تھا
لیکن [illegible]
اور [illegible]
[illegible] پیشہ اختیار کی [illegible] کے
[illegible]
تھا۔ اور [illegible]
یہاں [illegible] بھی تھی
اس وقت [illegible] میں بہار [illegible]
تعمیر ہونے کے [illegible] ہیں اور اس مقبرے
کی وضع قطع بھی غالباً کسقدر تبدیل
کر دی گئی ہے۔
اس مقبرے ہی کی وجہ سے [illegible] کی
[illegible] تمام [illegible] کیا ہے [illegible]
[illegible] ہے۔
[illegible]
[illegible]

اسمیں اکثر مکانات نئے اور عمدہ
اور بڑے شان و شوکت سے بنے ہوئے
ہیں جنمیں بڑے بڑے تاجروں کی
دکانیں اور کارخانے ہیں اور انگریزی
اشیاؤں اور سامانوں کا گنج ہے ۔ اس

عالیشان مقبرے ہیں مقبرے نیا شہلے
پر سرکاری کچہریاں اور عدالتیں اور بڑے
بڑے انگریزی جنرل مرچنٹوں کی کوٹھیاں
لائبریری اور سول لائن اسکول اور
عجائب خانہ اور بیرسٹر ... وغیرہ ہیں

تمام شد

قطعات تاریخ طبع ناول

از نتائج طبع عالیجناب ڈاکٹر ابوالحسن محمد عبد الغفور صاحب میطر شاگرد حضرت احسان

چشم بد دور ذوق پر فن کی
ہوگئی کمل کے عطر بار کلی
ذوق کے گلشن سخن میں یوں
جلوہ افروز خوشگوار کلی

لائی شاخ طبع ہزار سی
ذوق کا غنچہ بلاغت سے
پہلو سے تا حشر بہار کلی
گلشن اردو کا ماحیہ لکھا

واہ واہ ہمت رسا کی ...
یا فصاحت کی جب پیار ...
ہو جو نغمہ وہ ہوا کس ...
یا کمال ہیں ہیں ... ر

لکھو تاریخ طبع اسکی میطر
مخزن طرفہ ہے آثار کلی

CALL No. { ۸۹۱٫۴۴۳۳
ف ۲۶ ا
ACC. No. ۵۷۳۰۱
AUTHOR فوق، محمد الدین
TITLE انار کلی

URDU STACK
MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.